



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظر میں

ناشر

سواد اعظم اہلسنت و جہال پاکستان

ملنے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹر ریشا ور صدر



آغا خانیت



علمائے اُمت کی نظر میں



ناشر



سوادِ اعظم اہل سنت و جماعت
حیرال پاکستان

میلے کا پتہ

دارالعلوم تعلیم القرآن سول کواٹریشاور صد

نام کتاب آغا خانیت علماء امت کی نظر میں

مرتب فیض الہی چترال

فن کتابت تلمیذ پروین رقم دہی

مصحح مولانا نعمت الہی چترال

ناشر سواد اعظم اہلسنت چترال پاکستان

ذیونگر الخی

مولانا عبید اللہ چترال

مدیر دارالعلوم تعلیم القرآن سول کوارڈر پشاور - مسدود

فہرست

صفحہ	عرض مرتب
۴	مقدمہ، مولانا محمد یوسف لدھیانوی
۵	الاستفتاء
۲۵	مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن صاحبک فتوی
۳۷	مفتی رشید احمد صاحبک فتوی
۴۵	فتوی دارالعلوم کراچی
۴۶	فتوی مولانا سلیم الشرفان صاحب
۱۰۵	توقیعات علمائے سندھ
۱۰۶	فتوی علمائے پنجاب
۱۰۸	فتوی علمائے سرحد و شمال علاقہ جات
۱۲۲	ازاد کشمیر
۱۳۱	بلوچستان
۱۳۲	فتوی دارالعلوم دیوبند (اندیا)
۱۳۳	فتوی مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (اندیا)
۱۳۴	فتوی جامعہ انہر
۱۳۵	فتوی شیخ عبد اللہ بن باز
۱۳۶	ضمیمہ فتوی مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن متعلق آغا خان ٹرسٹ
۱۳۸	

عرض مرتب

پاکستان میں جن افراد کو آغا خان کا کہنا جاتا ہے ان کا ابتدائی تعلق اسماعیلی
 مذہب کی نزاری شاخ سے ہے اسماعیلی مذہب کی ابتدا دوسری صدی
 ہجری کے اواخر میں ہوئی۔ اسماعیلیوں کے عقائد پر یونانی، ایرانی، مجوسی
 اور نصرانی فلسفوں کا شدید غلبہ نظر آتا ہے ان کے یہاں تعلیمات کو دو حصوں
 میں منقسم کیا گیا ہے ایک ظاہری دوسری باطنی۔ اُس دور کے علماء نے ان کے
 عقائد پر نقد و نظر کے بعد اُن کو خارج از اسلام قرار دیا۔ اس وجہ سے بیشتر تاریخوں
 میں اسماعیلیوں کا ذکر واقف باطنیہ یا ملحدہ (جمع ملود) کے عنوان کے تحت
 کیا گیا ہے۔ اسماعیلیہ سے تعلق زیادہ لٹریچر عربی و فارسی میں ہے یا انگریزی
 میں ہے جس کے سہل الحصول نہ ہونے کی وجہ سے عوام اُس سے مستفید
 نہیں ہو سکتے۔ دوسرے اس ایک ہزار سال کے عرصہ میں گمراہی میں مزید
 اضافہ ہوا ہے۔ لہذا آغا خانیوں کے موجودہ عقائد کی روشنی میں دنیا بھر کے
 جید علماء کرام سے فادویٰ حاصل کر کے کتابی شکل میں پیش کئے جاتے
 ہیں تاکہ عوام کو حقائق کا علم ہو سکے اور وہ گمراہی سے بچیں،
 وما توفیقی الا باللہ

فیض اللہ چترالی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَلَحْمَدُ اللَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى

مَقْلَمَةٌ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی

آغا خانوں کے جن عقائد کی بنیاد پر یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے ان کا خلاصہ حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مفتی اعظم پاکستان کی تحریر میں اس کی کافی تفصیل دارالعلوم کراچی کے فتوے میں آپ ملاحظہ فرمائیں گے لیکن آغا خانوں کے بارے میں چند ضروری مباحث کا ذکر کر دینا ضروری ہے جن سے قارئین کو آغا خانی مذہب کے بارے میں کافی حد تک بصیرت حاصل ہو سکے۔

۱۔ آغا خانی سلسلہ امامت

اسمعیلی مذہب میں سلسلہ امامت کو کلیدی حیثیت حاصل ہے ان کے نزدیک حاضر امام کا فیصلہ ناطق ہے اس لئے سب سے پہلے ان کے سلسلہ امامت پر نظر ڈالنا ضروری ہے ان کے یہاں ائمہ کا سلسلہ حسب ذیل ہے۔

- ۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ۴۹ھ
- ۲۔ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما ۶۱ھ
- ۳۔ حضرت زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ ۹۴ھ
- ۴۔ حضرت محمد باقر ۱۱۴ھ
- ۵۔ حضرت جعفر صادق ۱۴۸ھ

جعفر صادق کے بعد فرقہ امامیہ میں مسئلہ امامت پر اختلاف فرقا ثنا عشریہ نے حضرت جعفر صادق کے صاحبزادہ موسیٰ کاظم کو امام مانا اور اسمعیلی اسکے بڑے صاحبزادے حضرت اسمعیل

بن جعفر صادق کی امامت کے قائل ہوئے۔ ڈاکٹر زاہد علی نے تاریخ ناظمین مصر میں اس سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے۔

امام جعفر صادق کے ترتیب عمر کے لحاظ سے سات بیٹے تھے۔ ۱۔ اسمعیل ۲۔ عبد اللہ انطع ۳۔ موسیٰ کاظم ۴۔ محمد معروف بہ دیاج ۵۔ اسحق ۶۔ عباس ۷۔ علی عیسیٰ۔ اول الذکر چاروں نے امامت کا دعویٰ کیا۔ جس سے متعدد فرقے پیدا ہو گئے۔ ان میں مشہور اور اہم فرقہ اسمعیلیہ اور فرقہ موسویہ ہے اسمعیلی امام جعفر صادق کے بعد حضرت اسمعیل کی امامت لے ڈاکٹر زاہد علی صاحب "تاریخ ناظمین مصر میں عام مورخین کی غلطیاں کے زیر عنوان لکھتے ہیں۔

جہاں کہیں عام مورخین نے سلسلہ نسل اللہ کا ذکر کیا ہے وہاں حضرت علیؑ کو امام اول بتایا ہے اور اس طرح سلسلہ قائم کیا ہے ۱۔ حضرت امام علیؑ ۲۔ امام حسن ۳۔ حسینؑ ۴۔ امام علی زین العابدین ۵۔ محمد الباقر ۶۔ امام جعفر صادق ۷۔ امام اسمعیل۔ اس طرح امام اسمعیل کو ساتواں امام شمار کیا ہے حالانکہ حضرت علیؑ عقائد اسمعیلیہ کے مطابق امام اول نہیں ہیں اسمعیلیوں کے ہاں امامت کا سلسلہ حضرت امام حسن سے شروع ہوتا ہے حضرت علیؑ تو اساس اور رومی ہیں البتہ فرقہ اثنا عشریہ نے حضرت علیؑ کو بھی ائمہ کے سلسلہ میں شریک کیا ہے اس طرح ان کے عقیدے کے مطابق بارہویں امام محمد المنتظر ہیں مورخین نے اسی پر قیاس کر کے ائمہ فرقہ اسمعیلیہ کے سلسلہ میں حضرت علیؑ کو بھی امام اول قرار دیا۔ لیکن اسمعیلیہ کے عقیدے کی رو سے یہ بالکل غلط ہے ان کے ہاں حضرت امام حسن پہلے امام ہیں اور ساتویں امام اسمعیل کے فرزند محمد ہیں۔ جو صالح النطقا کہے جلتے ہیں اسمعیل عقائد کا بڑا دار و مدار اس عدد پر ہے۔

لیکن آغاخان ائمہ کی مستند تاریخ "جو نور مبین" کے نام سے آغاخان ثالث کے دور میں لکھی گئی اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ جو حال ہی میں خود آغاخان کی طرف سے کراچی سے شائع ہوئی ہے ان میں امام اول حضرت علیؑ کو قرار دیا گیا ہے اور امام دوم حضرت حسینؑ کو حضرت حسنؑ کو سلسلہ ائمہ میں سرے سے لیا ہی نہیں گیا۔ چنانچہ نور مبین کی عبارت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسین (س امامت

کے قائل ہیں، اور اثنا عشری یا موسوی حضرت موسیٰ کاظم کو امام مانتے ہیں اسمعیلیوں کا کہنا ہے کہ حضرت اسمعیل حضرت امام جعفر کے بڑے صاحبزادے تھے امام جعفر نے ان کی امامت پر نص کی تھی اور اسمعیل کی والدہ کی موجودگی میں انہوں نے نہ کوئی نکاح کیا نہ لونڈی خریدی لہذا ہی امام ہیں اثنا عشریوں کا کہنا ہے کہ اسمعیل پر امام جعفر نے نص ضرور کی تھی مگر ان کا انتقال باپ کی موجودگی میں ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو یہ ہو گیا (یعنی دلے بدل گئی) اور امامت موسیٰ کاظم کی طرف منتقل ہو گئی۔

علامہ مجلسی کی روایت کے مطابق امام جعفر صادق نے اسمعیل کو اپنا جانشین بنایا تھا۔ لیکن ایک موقع پر انہوں نے شراب پی لی تو ان کے والد برفروختہ ہو گئے اور ان کو مغرول کر کے امام موسیٰ کاظم کو منتقل کر دی۔ مگر فرقہ اسمعیلیہ نے اس کو نہیں مانا۔ اسمعیل بن جعفر کے باپے میں دو قول ہیں ایک یہ کہ ان کا انتقال والد کی زندگی میں ہو گیا تھا اور دوم یہ کہ ان کا انتقال نہیں ہوا تھا مگر قیقہ کے طور پر وہ روپوش ہو گئے تھے۔ اور اپنی موت مشہور کرادی تھی تاکہ قتل سے بچ جائیں۔

(ملخص تاریخ فاطمیں مصر ص ۳۹ تا ۴۱ ج ۱)

بہر حال اسماعیلی حضرت جعفر صادقؑ کے بعد ان کے بڑے صاحبزادے اسمعیل کو چھٹا امام مانتے ہیں اور یہاں سے ان کے ائمہ کا دودستر "شروع ہوتا ہے اس دور میں ان کے حسب ذیل پانچ امام ہوئے۔

(بقیہ حاشیہ) از سلسلہ تاسعہ - کوثر کی مسجد میں جب حضرت علیؑ کو عبدالرحمن بن بلجم نے شہید کیا تو مندا امامت پر حضرت امام حسینؑ جلوہ افروز ہوئے (ص ۴۸-۴۹) تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کی عبادت درج ذیل ہے۔ حضرت امام حسینؑ ۳ دور امامت ۴۰ تا ۵۶ - ۶۶ تا ۷۸ - حضرت علیؑ کی شہادت کے بعد ۲۱ رمضان ۴۰ھ/ ۲۸ جنوری ۶۶۱ء کو حضرت امام حسینؑ مندا امامت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۳۶ سال کی تھی، (ص ۱۱۶-۱۱۷ ج ۱)

- ۶۔ حضرت اسمعیل بن جعفر صادق ۱۵۸ھ
 ۷۔ حضرت محمد بن اسمعیل المکتوم ۱۹۷ھ
 ۸۔ عبداللہ بن محمد دہمی احمد ۲۱۲ھ
 ۹۔ احمد بن عبداللہ تقی محمد ۲۲۵ھ
 ۱۰۔ حسین بن احمد رضی عبداللہ ۲۶۸ھ

دورِ ظہور

حسین بن احمد کے صاحبزادے عبداللہ نے ۲۹۷ھ میں مغرب (افریقہ) میں حکومت قائم کر لی اور المہدی کا لقب اختیار کیا یہاں سے بقول ان کے ائمہ کا دور کشف شروع ہوتا ہے عبداللہ المہدی کی قائم کی ہوئی سلطنت ۴۳۶ھ تک افریقہ میں اور ۳۸۵ھ سے ۵۶۷ھ تک مصر پر رہی۔ ان خلفاء کو خلفاء عبیدیہ میں، یا فاطمین کہا جاتا ہے اور ان کی فہرست یہ ہے۔

- ۱۔ عبید اللہ المہدی ولادت ۱۲ شوال ۲۶۰ھ آغاز حکومت ۲۹۷ھ وفات ۳۲۲ھ
- ۲۔ ابو القاسم محمد القائم باہر اللہ ۲۷۵ھ - ۳۲۲ھ ۲۲ شوال ۳۲۲ھ
- ۳۔ ابوطاہر اسمعیل المنصور باللہ ۳۰۲ھ - ۳۳۴ھ ۲۸ شوال ۳۳۴ھ
- ۴۔ ابوقیم محمد المغرلین اللہ ۳۱۹ھ - ۳۴۱ھ ۱۱ ربیع الثانی ۳۶۵ھ
- ۵۔ ابو منصور نزار العزیز باللہ ۳۴۴ھ - ۳۶۵ھ ۱۲ رمضان ۳۸۶ھ
- ۶۔ ابوعلی الحسین الحاکم باللہ ۳۷۵ھ - ۳۸۶ھ ۲۷ شوال ۴۱۱ھ
- ۷۔ ابو محمد علی الظاہر لاغر از دین اللہ ۳۹۵ھ - ۴۱۱ھ شبان ۴۷۲ھ
- ۸۔ ابوقیم محمد المستنصر باللہ ۴۲۷ھ - ۴۷۲ھ ۴۸۷ھ

مستنصر باللہ اسمعیلیوں کے اٹھارویں امام تھے ان کے انتقال کے بعد ان کی جانشین کے مسئلہ پر اختلاف پیدا ہوا۔ مستنصر کے امیر ابجوش افضل نے ان کے چھوٹے بیٹے کے مستعلی کو اس کا جانشین بنا دیا۔ اس کے بڑے بیٹے نزار نے اس کی اہمیت کو تسلیم نہیں کیا بلکہ خود اہم

حسن بن صباح جو اس زمانے میں بہت بڑا اسماعیلی داعی تھا۔ اس نے نزار کی حمایت کی۔ یہاں سے اسماعیلیوں کی دو شاخیں ہو گئیں۔ ایک نزاریہ کہلائی اور دوسری مستعلیہ۔ نزار نے مصر سے بھاگ کر اسکندریہ پر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور المصطفیٰ لدین الشرا لقب اختیار کیا۔ امیر البحر ابو الفضل نے اس کے مقابلہ میں لشکر بھیجا جس کو نزار کے مقابلہ میں ہزیمت اٹھانی پڑی ایک سال کے بعد پھر ایک لشکر بھیجا۔ اس دفعہ نزار کو شکست ہوئی اور اسے گرفتار کر کے قاہرہ لیجا یا گیا۔ مستعلی نے نزار کو دو دیواروں کے بیچ میں کھڑا کر کے اس پر دیواریں چنوا دیں اور ایک روایت یہ ہے کہ اس کو قید کر دیا جس کے بعد وہ اس چار دیواری سے باہر نہیں نکل سکا اور ۳۹۹ھ میں انتقال کی۔

اگرچہ نزار کو اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ مگر اس کے حامیوں نے اس کی دعوت جاری رکھی جس کے نتیجے میں حسن بن صباح نے قلعہ الموت پر نزاری حکومت قائم کر دی۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن صباح نے نزار کے بیٹے ہادی کو مصر سے بلا کر اس کے باپ نزاری کی مسند امامت پر بٹھایا اور یہ حکومت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک جاری رہی۔ مستنصر کے بعد نزاریوں کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

دفات	امامات	
۶۵۳۰	۲۰ بادی بن نزار	۱۹۰ - نزار بن مستنصر
۶۵۵۷	۲۲ قاہر بن مہدی	۲۱ مہدی بن ہادی
۶۶۰۷	۲۴ علی محمد	۲۳ حسن علی ذکرہ و سلام
۶۶۵۳	۲۶ علاء الدین محمد	۲۵ جلال الدین حسن
		۲۷ رکن الدین خورشاه

رکن الدین کے دور میں قلعہ الموت کو تاتاریوں نے تاراج کر دیا اور رکن الدین کو قتل کر دیا۔ جس سے نزاری اقتدار کا خاتمہ ہوا، اور نزاری اماموں کا مرکز الموت ایران منتقل ہو گیا۔ کہا جاتا ہے اس دور میں ان کے مندرجہ ذیل امام ہوئے۔

دفات	امامات	
۶۷۱۰	۶۷۵۴	۲۸ شمس الدین

امامت	وفات	امامت	وفات
۲۹ قاسم شاہ ۷۱۰	۷۷۱	۳۰ اسلام شاہ ۷۷۱	۸۲۷
۳۱ محمد بن اسلام شاہ ۸۷۲	۸۲۸	۳۲ مستنصر باللہ دوم ۸۶۸	۸۸۰
۳۳ عبدالسلام ۸۸۰	۸۹۹	۳۴ شاہ غریب مرزا ۸۹۹	۹۰۲
۳۵ ابوذر علی ۹۰۲	۹۱۵	۳۶ مراد مرزا ۹۱۵	۹۲۰
۳۷ ذوالفقار علی ۹۲۰	۹۲۲	۳۸ نور الدین علی ۹۲۲	۹۵۷
۳۹ خلیل اللہ علی ۹۵۷	۹۹۳	۴۰ نزار دوم ۹۹۳	۱۰۳۸
۴۱ سید علی ۱۰۳۸	۱۰۷۱	۴۲ حسن علی ۱۰۷۱	۱۱۰۶
۴۲ قاسم شاہ ۱۱۰۶	۱۱۴۳	۴۴ ابوالحسن علی ۱۱۴۳	۱۱۹۴
۴۵ خلیل اللہ علی دوم ۱۱۹۴	۱۲۲۳		

آغاخان کالقب

خلیل اللہ علی ایک شورش میں قتل کر دئے جس پر اسماعیلیوں کی طرف سے شورشیں شروع ہو کر ایران کے بادشاہ فتح علی قاجار نے اسماعیلیوں کو مطمئن کرنے کے لئے خلیل اللہ کے دو سالہ لڑکے حسن علی کو آغاخان کالقب دیا اور اپنی لڑکی اس سے بیاہ کر دی لیکن فتح علی کی وفات کے بعد حسن علی آغاخان کو ایران میں مشکلات پیش آئیں اور انہوں نے اپنا مستقر ایران کے بجائے ہندوستان بنالیا۔ اور بمبئی میں سکونت اختیار کی۔ یہاں سے اسماعیلی اماموں کے نام کے ساتھ آغاخان کالقب شروع ہوا۔

۴۶ آغاخان اول حسن علی	۱۲۹۸ء
۴۷ آغاخان دوم علی شاہ	۱۳۰۲ء
۴۸ آغاخان سوم سلطان محمد شاہ	۱۳۷۶ء
۴۹ آغاخان چہارم کریم شاہ	حاضر امام

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اسمعیلی مذہب کی بنیاد سلسلہ امامت پر قائم ہے اس لئے تمام قارئین کو خصوصاً اسمعیلی مذہب سے منسلک حضرات کو فہم و انصاف کے ساتھ چند امور پر غور کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۱۔ امام حسنؑ کو کیوں نہیں لیا گیا؟

میں اوپر نو دسین اور تاریخ ائمہ اسمعیلیہ کے حوالوں سے بتا چکا ہوں کہ آغاخانِ حضرتِ حضرت علیؑ کا جانشین اور امام ثانی حضرت حسینؑ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ اصول یہ ہے کہ امام کا فرزند اکبر تختِ امامت کا مالک ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت حضرت حسنؑ کو حضرت علیؑ کا مندرشتین تسلیم کرنا چاہیے تھا جیسا کہ حضرت علیؑ کے بعد مندر خلافت کے وہی وارث ہوتے اور ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند اکبر کو ان کا جانشین ہونا چاہیے تھا۔ غرضیکہ سلسلہ امامت حسنؑ ہونا چاہیے تھا نہ کہ حسینؑ۔ لیکن کیا بات ہوئی کہ آغاخانوں نے حضرت حسنؑ اور ان کی اولاد کو سلسلہ امامت میں داخل کرنے کے لائق نہیں سمجھا۔؟ اس کی وجہ کہیں یہ تو نہیں کہ حضرت حسنؑ رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہؓ کے حق میں خلافت سے دستبردار ہو گئے تھے اور ان کے اس قصور کی سزا انہیں یہ دی گئی کہ انہیں اور ان کی اولاد کو امامت سے محروم کر دیا گیا؟ یہ بھی کیا یہ معقول ہے کہ امام تو چھوٹا بھائی ہو۔ لیکن خلافت کا مستحق بڑے بھائی کو تصد کیا جائے۔ اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ نظریہ امت نام کی کوئی چیز حضرت علیؑ حضرت حسنؑ اور حضرت حسینؑ رضی اللہ عنہم کے زمانے میں نہیں تھی۔ ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ حضرت علیؑ اپنے فرزند اکبر کو اپنا جانشین نہ بناتے اور حضرت حسینؑ اپنے برادر اکبر کی موجودگی میں خود مدعی امامت بن بیٹھتے الغرض اگر نظر انصاف دیکھا جائے تو اسمعیلی سلسلہ امامت کی پہلی بسم اللہ غلط ہے۔

۲۔ حضرت اسمعیل بن جعفر کی امامت

سلسلہ امامت میں امام جعفر صادقؑ کے فرزند اکبر حضرت اسمعیل بن جعفر کو چھٹے امام

کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے (سمعیل مذہب) اپنی طرف منسوب ہے اور ان کا سن وفات ۵۸ھ ذکر کیا گیا ہے حالانکہ تاریخی طور پر حضرت اسمعیل کی امامت کا مسئلہ قطعاً مشکوک ہے۔ خیر الدین زرکلی الاعلام میں لکھتے ہیں

ولیس فیما بین ایدینا من کتب التاریخ ما یدل علی انه کان فی حیاتہ شیاً مذکوراً۔ توفی فی حیاۃ والدہ۔ وفی الاسمیعیلیہ من یری ان اباه اظهر موتہ تقیۃ حتی لا یقصد العباسیون بالقتل۔ (ص ۳۱۱ - ۱۲۰)

اور ہمارے سامنے تاریخ کی جتنی کتابیں ہیں ان میں کوئی چیز ایسی نہیں جو یہ بتاتی ہو کہ کردہ اپنی زندگی میں قابل ذکر چیز تھے ان کا انتقال ان کے والد کی حیات ہی میں ہو گیا تھا اور اسمعیلیوں میں سے بعض کی رائے ہے کہ ان کے باپ نے تقیہ کے طور پر ان کی موت ظاہر کر دی تاکہ عباسی ان کے قتل کا قصد نہ کریں۔

جس شخصیت کے بارے میں قطعیت کے ساتھ یہ بھی نہ کہا جاسکے کہ وہ پانچویں امام (جعفر صادق) کے بھائی تھے اس کا کوئی تاریخی دلیکاڑہ ہی موجود ہو ایسی مشکوک و مبہوم چیز پر ایمان کی بنیاد رکھنا اہل عقل سمجھ سکتے ہیں کہ کس حد تک صحیح ہے؟

۳۔ ائمہ مستورین

امام اسمعیل بن جعفر کے بارے میں تو صرف یہی بات مشکوک تھی کہ آیا ان کا سلسلہ حیات ان کے والد ماجد کی وفات کے بعد تک دراز رہا یا نہیں؟ لیکن اس امر میں کسی اسمعیلی کو بھی اختلافی نہیں کہ وہ اپنے باپ کی حیات ہی میں روپوش ہو گئے تھے صرف عوام ہی سے نہیں بلکہ محدودے چند افراد کے سوا ان کے خاص مریدوں کو بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہیں اور کیا ہیں؟

یہی حال ان کے بعد کے ائمہ مستورین کا رہا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے شجرہ نسب میں بھی اختلافات رونما ہوئے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے تاریخ فاطمین مصر - فصل ۵-۶) اس دور میں نہ کسی کو ائمہ کے نام کا صحیح علم تھا نہ ان سے تعارف تھا نہ ان کی تعلیمات سے آگاہی تھی۔ جو لوگ اپنے آپ کو ائمہ کے داعی، کی حیثیت سے پیش کر کے اہل بیت کے نام پر دعوت دیتے تھے وہ ائمہ کے معتقدین کو جس جانتے تھے تعلیم دیتے تھے۔ نہ ان کے بارے میں کسی کو یہ معلوم تھا کہ وہ واقعتاً امام کی طرف سے مقرر کردہ داعی ہے یا اس نے محض لوگوں کو راستہ سے بہکانے کے لئے ائمہ اہل بیت کی اٹلے رکھی ہے۔ الغرض اس دور میں داعیوں کی طرف سے جو تعلیم پیش کی جاتی۔ اسمعیلی عوام کے پاس اس کے سچ اور جھوٹ کے درمیان امتیاز پیدا کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا بلکہ داعی کی چرب زبانی ہی اسمعیلی عوام کے لئے یقین دایمان کا واحد معیار تھی۔ امام تو خیر اسمعیلی عقیدے میں معصوم ہی نہیں ہیں لیکن انھیں کرنا چاہیئے کہ غیر معصوم داعیوں کے بیانات اور ان کے بلند بانگ دعوے پر ایمان لانا کہاں تک صحیح ہے؟

ائمہ کے داعی محض اپنی اغراض کے لئے زمین و آسمان کے قلابے کس طرح ملاتے تھے اس کی ایک واضح مثال مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کذاب کی شخصیت ہے جس نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد کوفہ اور اس کے اطراف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند حضرت محمد بن حنفیہؑ کے نام سے دعوت دی۔ یہاں تک کہ کچھ علاقوں پر اپنی حکومت قائم کر لی وہ حضرت محمد بن حنفیہؑ کو مدعی امامت قرار دے کر نہایت غلط تعلیم ان کے حوالے سے پیش کرتا تھا۔ اور حضرت کے جعلی خطوط لوگوں کو پڑھ کر سنا تا تھا حالانکہ حضرت محمد بن حنفیہؑ مدینہ طیبہ میں موجود تھے اور وہ مختار کی دعوت سے منکر تھے۔ اس کے باوجود اسے جھوٹ پھیلانے میں کامیابی حاصل ہوئی۔ ائمہ مستورین کی حالت ایسی تاریکی میں تھی کہ نہ عوام کو ان کا نام معلوم نہ ان کے مقام کا پتہ، نہ ان سے رابطہ کی صورت نہ داعیوں کے دعووں اور ان کی تعلیمات کے صدق و کذب کو جانچنے کا کوئی ذریعہ تھا۔ ایسی تاریکی میں داعیوں نے ان کی طرف جو کچھ منسوب

کر دیا۔ اس پر آنکھیں بند کر کے ایمان لانے کی گنجائش رہ جاتی ہے یہ اسمعیل سلسلہ امامت میں ایسا جھول ہے جسے کوئی شخص بقائم فہم و انصاف نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اور کوئی شخص جس کو مذہب کی قدر و قیمت معلوم ہو ایسی مشکوک چیزوں پر ایمان لا کر اپنی عاقبت خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

۴۔ میمون قداح

حضرت اسمعیل بن جعفر اور ان کے صاحبزادے محمد المکتم کے دور میں میمون قداح اور عبداللہ بن میمون اسمعیلی مذہب کے بہت بڑے داعی ہو گئے ہیں۔ اسمعیلی تاریخین ان کی تعریف و توصیف میں لڑطب اللسان ہیں۔ "نور مبین" میں ہے۔

"عبداللہ بن میمون ایک جلیل القدر داعی تھے آپ سلمان الفارسی کی نسل سے تھے اور جید عالم تھے عبداللہ بن میمون اور ان کے والد ابو میمون حضرت امام جعفر صادق کے عاشق تھے اور ساری زندگی ان کی غلامی میں بسر کی اسی کا نتیجہ ہے کہ وہ داعی اکبر کے درجہ کو پہنچے اور اسمعیلی مذہب کے درجہ "باب" سے بھی مشرف ہوئے۔"

(ص ۱۲۸)

واقعہ اسمعیلی مذہب کے بانی یہی دونوں باپ بیٹا (عبداللہ اور اس کا باپ میمون) ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے حضرت اسمعیل بن جعفر صادق اپنے والد کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں یا روپوش ہو گئے ہوں بہر حال عام لوگوں کے ساتھ ان کا کوئی رابطہ نہیں تھا نہ انہوں نے اسمعیلی عقائد کی تعلیم دی۔ بلکہ جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت محمد بن حنفیہ کی طرف تو ان کی زندگی میں مختار بن ابی عبیدہ ثقفی غلط عقائد گھڑ گھر کر ان کی طرف منسوب کیا کرتا تھا۔ اس طرح حضرت اسمعیل کی روپوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے باطنی عقائد کا ایک طوطا مار گھر کر جس شخص نے ان کی طرف منسوب کیا وہی دراصل اسمعیلی مذہب

کا بانی ہے۔ ڈاکٹر زاہد علی صاحب لکھتے ہیں۔

مہدی کی نسبت عبداللہ بن میمون القدری کی طرف اور اس کا سبب

اکثر مؤرخین نے مہدی کو عبداللہ بن میمون القدری کی طرف منسوب کیا ہے ان کی مختلف روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ میمون ایران کا ایک باشندہ تھا جس کا باپ کا نام ویصان تھا یہ شخص مختلف ادیبان و مذہب کے اصول سے خوب واقف تھا۔ اس نے زمانہ قدیم کی تائید میں ”کتاب المیزان“ لکھی ہے جس کے پڑھنے سے آدمی لامذہب ہو جاتا ہے یہ ظاہر میں اپنے مریدوں سے محمد بن اسماعیل کے نام پر بیعت لیتا تھا۔ لیکن حقیقت میں یہ خود ملحد و زندقہ تھا۔ آخرت کا قائل نہ تھا اس کا جانشین اس کا بیٹا عبد اللہ بن میمون تھا۔ جس نے اپنے باپ سے اسراء دعوت اسماعیلیہ کیے۔ اس نے اپنا پیشہ آنکھوں کا معالجہ اختیار کیا۔ اس لئے یہ ”قدری“ کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اسی نے دعوت اسماعیلیہ کے نو مدراج فری میسنری کے مدارج کے مانند مرتب کئے جن کو سلسلے سے طے کرنے کے بعد آدمی معطل اور اباحی بن جاتا ہے یعنی اعمال شریعت چھوڑ دیتا ہے اور محرمات کو مباح سمجھتا ہے۔ یہ اپنے وطن ”قوزح العباس“ سے جو ابوازی میں ایک موضع ہے عسکر مکرم کو روانہ ہوا۔ جہاں اس نے اپنے باپ کی طرح اپنا کفر چھپانے کے لئے تشیع ظاہر کیا۔ اس جیلے سے اس نے بڑی شہرت حاصل کی اور زکرکثیر بھی جمع کیا۔ یہاں کے شیعہ باشندوں پر جب اس کا راز کھل گیا تو وہ بصرہ ہوتا ہوا سلمیہ پہنچا۔ جسے اس نے اپنا مستقر بنایا۔ مہدی کے ظاہر ہونے تک یہ اور اس کے جانشین یہیں رہے۔ عبداللہ کے انتقال کے بعد اس کے لڑکے احمد نے اس کی جگہ لی۔

(تاریخ فاطمین مصر ص ۷۶-۷۷-۷۸ ج ۱)

علامہ محمد فرید وجدی ”دائرة المعارف“ میں لکھتے ہیں۔

واصبحت فی القرن الثانی الهجری علی وشک الامحلال الا انہ

ظہر رجل مدلس اسمہ عبد اللہ بن میمون بن فارس علوقا مالاً و

اقدامافرادان مستخدم الاسمعیلیہ لاغراضہ فادعی انہ شیعی
 غیور و هو فی الحقیقۃ دہری لایعتقد بشیء واستمس بین الاسمعیلیہ
 جمیعۃ سریۃ واستعمل لذلک من الدہا و الحیل مالامذید علیہ
 ورتبہا علی تسعۃ رتب لا یرضی احد من رتبۃ الی ہا فوقہا

الابلا استعداد والاہلیۃ - (دائرۃ المعارف القرن العشرين ص ۲۴۸/۲)
 ترجمہ :- دوسری صدی ہجری میں اسمعیلی مذہب کا شیرازہ بکھرنے کے قریب تھا مگر
 ایک مکار شخص جس کا نام عبداللہ بن میمون تھا فارس کے ظاہر ہوا ۔ جو اذول اور اقدامات
 سے بھرا ہوا تھا اس نے اسمعیلیت کو اپنی مقصد بردی کا ذریعہ بنانا چاہا پس اس نے دعویٰ کیا کہ
 وہ فیور شیعی ہے حالانکہ وہ خالص دہریہ تھا ۔ کسی چیز پر عقیدہ نہیں رکھتا تھا ۔ اس نے
 اسمعیلیوں کی ایک خفیہ تنظیم بنائی اور اس کے لئے ایسے مکر و فریب اور حیلوں سے کام لیا ۔ جن
 پر اضافہ نہیں ہو سکتا تھا ۔ اور اس نے اسمعیلی دعوت کے بالستریب نو مدارج قائم کر کے کوئی شخص
 نیچے سے اوپر کے مرتبہ پر نہیں پہنچ سکتا تھا ۔ جب تک کہ اس میں اس کی خاص استعداد و صلاحیت
 نہ ہو ۔ (ان مدارج کی تفصیل آگے آتی ہے ۔ ناقل)

مند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے بھی تحفہ اثنا عشریہ کے پہلے باب
 میں اسمعیلی مذہب کے بانی کی حیثیت سے عبداللہ بن میمون القدر کا تذکرہ کیا ہے حضرت شاہ
 صاحب اس شخص کے بارے میں لکھتے ہیں ۔

داین عبداللہ بن میمون قدر شخصے بود ملحد و زندق و دشمن اسلام و خواست
 بنہجہ دریں دین نماید ، قابونی یافت ، اکتوں اور انان دروغن افاد ، بدستور
 عبداللہ بن سبا کہ اصل و منشاء تشیع است ۔

(تحفہ اثنا عشریہ ص ۸ ۔ مطبوعہ سہیل الیڈمی لاہور)

ترجمہ :- یہ عبداللہ بن میمون قدر بڑا ملحد اور زندق ۔ دشمن دین و اسلام

تھا مدت سے چاہتا تھا کہ اس دین میں فساد ڈالے مگر قابو میں نہیں پاتا تھا اس وقت اس کو خوب گھی چڑی روٹی مل گئی اور مراد حاصل ہوئی۔ مثل عبد اللہ بن سبا کے، کہ اصل و منشا مذہب تشیع کا ہے :-

(بدیہ مجیدیہ، ترجمہ تحفۃ ثنائی عشریہ ص ۱۵۔ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علوم کراچی)
خلاصہ یہ ہے کہ اسمعیل مذہب کی تعلیم نہ تو حضرت امام جعفر صادق کی طرف منسوب کی جاسکتی اور نہ ان کے بیٹے حضرت اسمعیل بن جعفر کی طرف۔ اس مذہب کا اصل بانی میمون اور اس کا بیٹا عبد اللہ بن میمون القدراسی ہے۔

۴۔ کیا خلفائے فاطمین کا نسب صحیح تھا؟

اسمعیلی فرقہ مغرب اور مصر کے خلفائے عبیدیہ کا نسب ائمہ مستورین کے ذریعہ اہل بیت سے ملتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے اکثر مورخین ان کا نسب میمون قداح مجوسی سے ملاتے ہیں ڈاکٹر ذہاب علی صاحب "تاریخ فاطمین مصر" میں موافق اور مخالف آراء پر طویل بحث کے بعد خود خلفاء عبیدیہ کے طرز عمل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

خود فاطمین اور ان کے مشہور داعیوں کی مسئلہ نسب کی طرف عدم توجہ ان تمام مباحث کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ خود فاطمین یا ان کے عہد کے مشہور داعیوں نے اثبات نسب میں کیا حصہ لیا۔ متعدد دفعہ ظہور کے زمانے میں نسب کا سوال اٹھایا گیا۔ لیکن کسی ایام نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ یہ لوگ کبھی اتنی جرأت نہیں کر سکتے تھے کہ اپنا نسب منبر یا کسی مجمع میں بیان کریں۔ معزز سے مصر میں داخل ہونے کے بعد کسی امیر نے پوچھا۔ آپ کا نسب کیا ہے اس کے جواب میں معز نے ایک جملہ منعقد کیا اور اپنی تلوار میان سے نکال کر کہا یہ میرا نسب ہے، "پھر اسکی سونا حاضرین پر نثار کر کے کہا۔ یہ میرا حسب ہے،" اسی طرح

لے اخو حسن محمد بن علی (انتفاخ الحنفیہ ۱۵) لے ترجمہ ابن مطاطیہ (ابن خلکان ۵۹) -

اسکے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مہدیؑ کے ظہور سے لے کر اس کے بیٹے محمد (متوفی ۳۲۴ھ) کے بعد یعنی تقریباً ۳ سال تک بھی نسب کا مسئلہ سر بستہ راز تھا۔ اس کے بعد بھی نہ معلوم کت تک یہ مسئلہ معرض خفایں رہا۔ قاضی مذکور کی ایک دوسری تصنیف "المجالس المسائرات" جو معز متوفی ۳۶۵ھ کے ہمد میں لکھی گئی ہے اس کی دوسری جلد میں ایک روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ معز کے پاس ایک شخص کسی داعی کی طرف سے ایک کتاب لایا۔ جس میں یہ درج تھا کہ کسی امام کے بعد امامت میمون القدر اور ظلال فلان کی طرف منتقل ہوئی۔ اس کے جواب میں معز نے صرف اتنا کہا کہ سبب امامت ہم سے منقطع نہیں ہو سکتا۔ میمون القدر مستورع تھا۔ امامت کا حقیقی مالک مستقر امام تھا۔ اس امام کا نام نہیں بتایا نہ اس کے بعد کے اماموں کا ذکر کیا۔ عجیب ترین امر یہ ہے کہ قاضی مذکور نے اپنی مشہور فقہ کی کتاب "دعائم الاسلام" میں جو دعاء تقریب لکھی ہے اس میں امام جعفر صادقؑ کے نام کے بعد کسی امام کا نام نہیں پایا جاتا حالانکہ یہ دعاء ہر نماز کے بعد عقیدت مندی سے پڑھی جاتی ہے اور بہت مبارک سمجھی جاتی ہے۔

قاضی مذکور کے "مولى" داعی جعفر بن منصور الدین کی قصائیف بھی اس بحث سے معری ہیں اس کی ایک کتاب "الفرافض وصدور الدین" میں ائمہ مستورین کا ذکر اس قدر پیچیدہ ہے کہ اس کے بجائے یقین حاصل ہونے کے شک اور بڑھ جاتا ہے خود مصنف نے اقرار کیا ہے کہ مجھے سلسلے سے ہمدی کا کلام یاد نہیں رہا۔

سب سے پہلی کتابیں جن میں ائمہ مستورین کا ذکر ہے "تنبیہ الہادی والمہدی" مصنف داعی محمد بن محمد المجالس والمسیات ۲/ ۲۵۶ھ اس بنا پر مصنف "متدرک الوسائل ومنتبذ المسائل" لکھا ہے کہ قاضی نعمان بن محمد حقیقت میں اسمعیلی نہیں تھے اس کے یہ حجت پیش کی ہے تو کان اسماعیلیا لذكر جعفر الصادق اسماعیل بن جعفر ثم محمد بن اسمعیل انی امام عصرہ ولم یکن له داعی الی الاہمام اہلباطن فلا کونہ معتقدہ واما ظاہر اقلہم وافقتہ لطریقہ خلیفہ عصرہ۔ اس سلسلے میں دعائم الاسلام کا دروایت بھی پیش کی گئی ہیں (الحاج مزاہر حیدر انوری مترک الوسائل ۲/ ۳۱۳)۔

الفرافض وصدور الدین ص ۱۶-۱۸۔

الکرمانی اور استاذ الامام . مصنف داعی احمد بن ابراہیم ہیں جو ظہور کے ایک سو پندرہ سال بعد کی ہیں۔ ان میں بھی صرف ائمہ مستورین کے نام ہیں۔ نسب پر کوئی بحث نہیں کی گئی ہے استاذ الامام حال ہی میں قاہرہ میں چھپی ہے۔ اس کے شائع کرنے والے کی یہ رائے ہے کہ یہ کتاب تاریخ میں شمار نہیں کی جاسکتی اس میں جو باتیں پائی جاتی ہیں ان پر افسانوں کی روح غالب ہے لہٰذا اس کا ذکر ہم مقدمے میں کر چکے ہیں۔

بحث نسب کا خلاصہ

بحث نسب کا خلاصہ یہ ہے کہ محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق اور عبد اللہ بن میمون القدری دونوں کا وجود تاریخ سے ثابت ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے ثبوت طلب امر حسب سحرۃ ذیل صرف اتنا ہے کہ دولت فاطمیہ کا پہلا امام مہدی محمد بن اسماعیل کی نسل سے ہے نہ کہ عبد اللہ بن میمون القدری کی نسل سے جو دعوت اسماعیلیہ کا صدر تھا اور جس نے یہ دعویٰ کیا کہ میں عقیل بن ابی طالب کی ذریت سے ہوں یا جس کے بیٹے احمد نے جب اسے کافی قوت حاصل ہو گئی تو یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت علی کی اولاد میں شامل ہوں جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ

(۲)

میمون القدری (کفیل)
عبد اللہ
احمد
حسین
المہدی

(۱)

محمد بن اسماعیل بن جعفر الصادق
عبد اللہ
احمد
حسین
المہدی

یہ بحث نہایت اہم ہے کیونکہ فاطمیین کا یہ دعویٰ تھا کہ ہم حضرت فاطمہؓ کی ذریت سے ہیں اگر یہ اندیشہ یا ان کے ہم عصر داعی کوئی مفصل رسالہ اس موضوع پر لکھتے تو مورخین میں اختلاف نہ ہوتا۔

۱۔ فہرست مآخذ کتب جو اس کتاب کے آخر میں ہے کہ مقدمہ استاذ الامام صفحہ ۸۹ ۲۔ فصل ۶۔ میمون القدری ۳۔ محمد بن اسماعیل کا باہمی تعلق۔

۵۔ امام نزار کے بعد

پہلے گزر چکا ہے کہ ۴۸۷ء میں آنکھوں میں فاطمی خلیفہ مستنصر باللہ کی وفات کے بعد ان کی جانشین کے مسئلہ میں اختلاف ہوا، آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے اپنے بڑے بیٹے نزار پر نقل کی تھی۔ اس لئے وہی باپ کے جانشین تھے لیکن امیر افضل نے ایک سازش کے تحت ان کے چھوٹے بھائی احمد متعل کو تخت خلافت پر بٹھادیا۔ امام نزار قاہرہ سے بھاگ کر اسکندریہ چلے گئے وہاں کے حاکم نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ اس طرح امام نزار نے اپنی الگ خلافت قائم کر لی اور المصطفیٰ لدین اللہ کا لقب اختیار کیا لیکن دو جنگوں کے بعد اسکندریہ کے گورنر اور امام نزار کو امیر افضل قید کر کے قاہرہ لے گیا اور دونوں کو مروادیا۔

آغاخانوں کا دعویٰ ہے کہ امام نزار کے بعد قلعہ الموت میں منتقل ہو گئی اس سلسلہ میں دو روایتیں نقل کی جاتی ہیں ایک یہ کہ امام نزار نے اپنا ایک بیٹا ہادی حسن بن صباح کے سپرد کر دیا تھا جسے وہ الموت لے گئے اور دوسری روایت یہ کہ حسن بن صباح کے زمانہ میں ابو الحسن سعیدی نامی کوئی شخص امام نزار کے بیٹے امام ہادی کو مصر سے الموت لایا۔

(تاریخ الامم اسمعیلیہ ص ۱۲-۱۳ جلد سوم)

لیکن امام نزار کے بعد سلسلہ امامت کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی داستان نہ صرف مشکوک ہے۔ بلکہ صاف نظر آتا ہے کہ بھولے بھالے اسمعیلیوں کو پھانسنے کے لئے یہ داستان تصنیف کی گئی ہے۔ اور مندرجہ ذیل وجوہ کی بناء پر کوئی شخص اس کو عقل و انصاف کی روشنی میں تسلیم نہیں کر سکتا۔

اول :- اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے کہ امام نزار کے بعد ان کے کسی وادٹ کو زندہ چھوڑ دیا گیا تھا۔

دوم :- امام ہادی کے مصر سے الموت منتقل ہونے کی دونوں اسمعیلی روایتیں

آپس میں متضاد ہیں اور یہ تضاد بیانی غمازی کرتی ہے کہ یہ افسانہ خود تصنیف کر کے بھولے بھالے بے خبر اسمعیلیوں کو مطمئن کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

موسم :- اسمعیلی آغا خانی عقیدہ کے مطابق امام نزار کے بعد مندرجہ ذیل امام ہوئیں۔

(امام ہادی :- ولادت ۴۷۰ھ امامت ۴۹۰ تا ۵۳۰

(امام مہندی :- * ۵۳۰ ۵۵۲

(امام قاہر * ۵۵۲ ۵۵۷

حسن علی ذکرہ سلام * ۵۵۷ -----

لیکن یہ دیکھتے ہیں کہ اس ستر سالہ طویل دور میں ہادی سے قاہر تک تینوں امام گوشہ گمنامی میں فروکش ہیں معاشرتی سرگرمیوں میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔ قلعہ الموت کی اسمعیلی حکومت پر یکے بعد دیگرے۔

حسن بن صباح - المتوفی ۵۱۸ھ - کیا بزرگ - المتوفی ۵۳۳ھ

محمد بن کیا بزرگ ۵۵۷ھ

قابل نظر آتے ہیں سوال یہ ہے کہ جب حکومت اسمعیلی ہے تو اس ستر سالہ دور میں حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا بزرگ تحت خلافت پر کیوں ممکن نظر آتے ہیں۔ اسمعیلی نزاری امام اگر واقعہ موجود تھے تو ان کو تین نسلوں تک روپوش رہنے کی کیا ضرورت تھی۔

چہارم :- اصل قصہ یہ ہے کہ اسمعیلی عوام بے چارے "ائمہ" کے نام سے بہلائے گئے ہیں ورنہ ان کی (اسمعیلی عوام کی) رسائی اپنے امام تک کبھی نہیں ہوتی ستر سال تک حسن بن صباح، کیا بزرگ اور محمد بن کیا نے اماموں کے نام سے حکومت کی، لیکن جب محمد بن کیا کے بعد اس کا بیٹا حسن قلعہ الموت کا حکمران بنا تو اس نے "حسن علی ذکرہ السلام" کا لقب اختیار کر کے اپنا نسب نامہ امام نزار سے ملا دیا۔ گویا سید ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اور اپنا نسب نانہ لوگوں کو پڑھ کر سنا دیا۔

تایخ ائمہ اسمعیلیہ کے مصنفین لکھتے ہیں۔

جہاں تک الموت کی اسمعیلی ریاست کی تاریخ کا تعلق ہے ہمارے پاس کوئی مٹھوس اسمعیلی
 ماخذ نہیں ہے جتنے بھی ابتدائی ماخذ ہیں سب غیر اسمعیلی اور اسمعیلیوں کے مخالفین کے لکھے ہوئے
 ہیں عطا ملک جوینی جس کا کتاب تاریخ جہاں گشاہ اس دور کا قدیم ترین ماخذ ہے اس کے تعصب کا یہ
 عالم کہ اسمعیلی ائمہ کے مبارک ناموں کے ساتھ گالیوں کا استعمال کرتا ہے ان حالات میں الموت
 کے اسمعیلی ائمہ کی تاریخ کے متعلق صحیح اطلاعات کی تلاش کرنا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔
 جہاں تک حضرت امام حسن علی ذکرہ السلام کے نسب کا تعلق ہے جوینی اور اس کے
 متبعین کا بیان ہے کہ آپ لوگوں میں محمد بن کیا بزرگ کے فرزند کی حیثیت سے مشہور تھے لیکن
 محمد بن کیا بزرگ کی زندگی ہی میں آپ اپنے علم کی بدولت عوام میں بے حد مقبول ہو گئے تھے اور عوام
 سمجھ گئے تھے کہ یہ دہی امام ہیں جن کی پیشین گوئی سیدنا حسن بن صباح نے کی تھی جوینی کے
 مطابق جب اس کی اطلاع محمد بن کیا بزرگ کو ہوئی تو انہوں نے لوگوں کو سمجھایا کہ حسن میرا
 فرزند ہے اور نہ میں امام ہوں اور نہ میرا بیٹا امام ہے مگر جب محمد بن کیا بزرگ کے بعد حسن منہ حکومت
 پر آئے تو انہوں نے پہلے اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک داعی کی حیثیت سے پیش کیا مگر بعد
 میں امام کی حیثیت سے متعارف کرایا اور کہا کہ میں نزار کی اولاد سے ہوں۔

(تایخ ائمہ اسمعیلیہ حصہ سوم صفحہ ۵۸)

ان مصنفین کو اعتراف ہے کہ ان کے پاس کوئی اسمعیلی ماخذ نہیں لیکن دوسرے مورخین کے
 بیانات کو مبنی بر تعصب قرار دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ کے پاس کوئی صحیح ماخذ ہی نہیں
 تو آپ بغیر منہ اور حوالے کے کیسے یہ ایمان رکھتے ہیں کہ "حسن علی ذکرہ سلام" واقعہ امام نزار کی
 اولاد سے تھا اور یہ کہ اس نے جو اپنا نسب نامہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ محض اس کے کہہ دینے
 سے آپ کو اس پر کیسے یقین آگیا؟ آپ کے یہاں سلسلہ امامت ایمان کی بنیاد ہے اور آپ کے
 عقیدہ میں امام کی شخصیت اتنی اہم ہے کہ وہ خدا و رسول کے احکام منسوخ کر سکتا ہے شریعت

میں ترمیم و ترمیم کر سکتا ہے۔ قرآن ناطق ہونے کی حیثیت سے اس کا حکم اور فیصلہ قرآن کریم سے بھی بالاتر ہے۔۔۔۔۔ ایک طرف امام کے بھاری بھر کم منصب کو دیکھتے اور دوسری طرف یہ دیکھتے کہ اپنے ایسی جمہول النسب شخصیتوں کو منصب امامت تفویض کیا۔ جن کے بارے میں آپ کو خود بھی اعتراف ہے کہ ہمارے پاس کوئی صحیح مآخذ موجود نہیں ہے۔

میں انسانی نفسیات سے واقف ہوں کہ بعد میں آنے والے اپنے باپ دادا کی لکیر سے ہٹنے کا سوچ ہی نہیں سکتے اور نہ ہی کسی کے ذہن میں یہ بات آ سکتی ہے کہ ان کے باپ دادا کو غلطی بھی لگ سکتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ہندو کالڑ کا ہندو، سکھ کالڑ کا سکھ، فارسی کا فلاسفی، یہودی کا یہودی اور عیسائی کا عیسائی ہوتا ہے (الامام اشارہ) انہیں اپنے باپ دادا کی لاش سے ہٹ کر سوچنے کا خیال ہی نہیں آتا۔ اس نفسیات کے پیش نظر اسماعیلی بھائیوں کے سامنے خواہ کیسے ہی قطعی دلائل پیش کر دئے جائیں مگر وہ اپنے باپ دادا کی لاش سے ہٹنے پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لیکن ہر صاحب عقل و شعور کو اس پر ضرور غور کر لینا چاہیے کہ جس چیز پر وہ اپنے دین و ایمان کی بنیاد رکھتا ہے آیا وہ مشکوک تو نہیں؟

۶

آغاخانوں کے موجودہ حاضر امام کریم آغاخان کے مادرسی حسب و نسب میں زیادہ دلچسپ اور عبرت آموز باتیں ہیں ان کو یہاں ذکر کر کے ہم کتاب کے معیار کو گراما نہیں چاہتے تفصیل کے لئے دیکھئے

” آغاخانوں کے سیاسی عزائم اہل وطن کے لئے ایک لمحہ فکر یہ“

۷۔ آغاخانوں کے نزدیک امام کا مرتبہ

ایک طرف اسماعیلی ائمہ کے حسب و نسب میں سو طرح کے شکوک و شبہات ہیں اور دوسری

طرف اسمعیل عقائد میں "حاضر امام" کو معبود کا مرتبہ دیا گیا ہے، آغاخانی حضرت اللہ تعالیٰ کے بجائے "حاضر امام" کی عبادت کرتے ہیں۔ آغاخان سوم کہتے ہیں۔

"میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں کی کثیر تعداد مجھ پر ایمان رکھتی ہے مجھے اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے مجھے خراج ادا کرتی ہے اور میری عبادت کرتی ہے۔"

(ایوریونگ گائیڈ۔ از قاسم علی ایم جے) شائع کردہ۔ اسمعیل الیوشین پکتنی، کراچی

۸۔ آغاخانوں کے بارے میں فتویٰ شائع کرنے کی ضرورت۔

بہت سے مسلمان، آغاخانوں کے عقائد و نظریات سے واقف نہیں، اس لئے وہ آغاخانوں

کو بھی مسلمانوں کا فرقہ تصور کرتے ہیں اور خود آغاخانی اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے ایک مسلمان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں عام مسلمانوں کی آگاہی اور خود بھولے بھالے آغاخانوں کی اطلاع کے لئے یہ فتویٰ شائع کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ آغاخانی عقائد اسلام کی ضد ہیں اور جو شخص آغاخانی عقائد پر ایمان رکھتا ہو اس کا اسلامی برادری سے کوئی تعلق نہیں وہ ملت اسلامیہ سے خارج، کافر، مرتد اور زندیق ہے۔ آغاخانوں کے جو عقائد اس فتویٰ میں باحوالہ درج کئے گئے ہیں ان کے ملاحظہ کے بعد کسی ادنیٰ عقل و فہم کے آدمی کو بھی شک نہیں رہ جاتا کہ آغاخانی مسلمان نہیں۔ بلکہ کافروں کا ایک ٹولہ ہے۔

ذرا انصاف فرمائیے کہ۔

۱۔ جو فرقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت کا قائل ہو، اور اس کے کلمہ میں یہ داخل ہو۔
(شہداء ان علی اللہ) (میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں) وہ مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔

یاد رہے کہ اسمعیل عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ میں حلول کر گیا تھا اس لئے

حضرت علیؓ خود خدا تھے اور حضرت علیؓ کے بعد کیے بعد دیگرے اسمعیلؑ ائمہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول ہوتا رہا گویا اسمعیلیوں کے عقیدہ کا خلاصہ یہ ہے کہ -

حاضر امام بعینہ علیؓ ہے اور

علی بعینہ اللہ ہے ، لہذا

حاضر امام بعینہ اللہ ہے

یہی وجہ ہے کہ اسمعیلؑ فرقہ حاضر امام کو خدا سمجھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں اسی کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں اسی سے دعائیں کرتے ہیں اسی کو حی و قیوم مانتے ہیں اور اسی کے سامنے سجدہ کرتے ہیں ۔

۲۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے لیکن آغا خانی عقیدہ کے مطابق ساتویں امام مولانا محمد بن اسمعیلؑ سابق انقطاع ہیں جس کا مطلب ہے کہ جس طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب شریعت رسول تھے جن کی شریعت سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں اس طرح آغا خانیوں کے نزدیک ساتویں امام محمد بن اسمعیلؑ بھی مستقل صاحب شریعت رسول ہیں ، جن کی باطنی شریعت سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری شریعت منسوخ ہو گئی ۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے ڈاکٹر زاہد علی کی کتاب ” تاریخ فاطمین مصر “ حصہ دوم فصل ۳۵)

سینئر ” ہمارے اسمعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام “ (فصل ۶)

سب جانتے ہیں کہ قادیانی فرقہ باجماع امت کافر و مرتد اور زندقہ ہے کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی و رسول مانتے ہیں ۔ حالانکہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب شریعت رسول نہیں ، بلکہ غیر شرعی نبی ہے جب مرزائی قادیانی مرزا کو غیر شرعی نبی مانتے کی وجہ سے اسلام سے خارج اور کافر و مرتد ہیں تو آغا خانی ٹولہ ، امام محمد بن اسمعیلؑ کو صاحب شریعت رسول مان کر کیوں کافر و خارج از اسلام نہیں ہوگا ؟

۳۔ آغاخانوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حاکم امام جب چاہے ظاہر شریعت کو معطل کر سکتا ہے چنانچہ آغاخانوں کے امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ۱۵۵ھ میں شریعت کے معطل ہونے کا اعلان کیا ہے اور اسمعیلیوں کو طوق شریعت سے آزاد کر دیا۔

اس کا تفصیل کے لئے دیکھئے "نور مبین" ۳۹۸ - ۴۰۲ - ۴۲۰ کا اور تاریخ فاطمین مصر حصہ دوم صفحہ ۱۷۶ - ۱۷۸

۴۔ اسمعیلی فرقہ قیامت خسرو شریعت کا کتاب اور ثواب و عذاب کا بھی قائل نہیں۔ ان کے نزدیک قیامت کا مفہوم یہ ہے۔

دبستان المذاہب کی روایت کے بموجب اسمعیلی عقائد میں امام حق کے طرف سے جو نفس کی تفتیش ہوتی ہے اس کا نام قیامت ہے ان کا عقیدہ ایسا ہے کہ لوگ

جب خدا کے قریب میں پہنچتے ہیں اس وقت (قیامت) قائم ہوتی ہے

اور اس وقت شریعت کی تکالیف سب دور ہو جاتی ہیں اس قیامت

کے معنی یہ ہیں کہ حضرت امام اپنے امامت کے زمانے میں مخلوق خالق کے ساتھ

توسل کرتا ہے اس لئے ان کے اوپر سے شریعت کے اسم اٹھالیا ہے۔

"آثار محمدی کی روایت کے بموجب حضرت امام حسن علی ذکرہ اسلام نے ان لوگوں کو علم

لے لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط ہے وہ بھی اسمعیلی باطنیوں کی طرح مرزا کو صاحب شریعت رسول سمجھتے ہیں جس کی کچھ تفصیل میرے رسالہ "قادیانیوں کی طرف سے کلام طیبہ کی توہین" میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

تاویل سکھائے اور بتایا کہ دنیا قیام ہے۔ جاودانی ہے قیامت صرف روحانی ہے۔ بہشت دوزخ معنوی (باطنی) ہیں ہر ایک شخص کی قیامت اس کی موت ہے۔ باطن میں خلقت کو خدا تعالیٰ کی خدمت میں رہنا چاہیے اور ظاہر میں صوابی زندگی کے طور پر زندگی بسر کرنی چاہیے جس کے لئے تمام شریعت کے اعمال کی باپندی اور بندشیں مخلوق سے اٹھالی جاتی ہیں۔

(الموت میں اسمعیلیوں کی عید القیام)

حضرت امام حسن علی ذکر یا اسلام نے اپنی سلطنت کے تمام ملکوں کے اسمعیلیوں کو جمع کیا، اور امامت و سلطنت کے تخت پر جلوہ افروز ہو کر مجمع عام کے سامنے فرمایا کہ قائم القیام میرے ذریعہ ہے اس دن کو الموت کے تمام اسمعیلیوں نے بڑا جشن منایا اور یہ دن تاریخ میں - "عید القیام" کے طور پر مشہور ہوا۔ (نور مبین صفحہ ۳۹۹ - ۴۰۰)

گویا اسمعیلی عقیدہ کے مطابق جب امام شریعت کی بندشیں اٹھا کر لوگوں کو شریعت کے اعمال آزاد کر دیتا ہو تو یہی قیامت ہے۔

جس شخص نے قرآن کریم میں قیامت، حشر و شر اور جزا و سزا کی تفصیل پڑھی ہوں کیا وہ آغاخانوں کے انکار قیامت کے عقیدہ کو کفر و زندقہ قرار دینے میں تامل کر سکتا ہے۔

۲۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر رکھی گئی ہے۔

۱۔ توحید و رسالت کی شہادت دینا (۲) پنجگانہ نماز ادا کرنا (۳) ماہ رمضان کے روزے (۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔ کوئی شخص جو ان پانچ ارکان میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو

وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آغا خانی ان پانچوں ارکان کے منکر ہیں نہ وہ توحید و رسالت کے قائل ہیں نہ نماز و روزہ اور حج و زکوٰۃ کے، جو لوگ ان پانچوں ارکان کے منکر ہوں ان کا اسلام اور مسلمانوں سے کیا تعلق ہے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

۵۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم آخری کتاب ہدایت ہے اور وہ ہر قسم کی تحریف سے پاک ہے، لیکن آغا خانی قرآن کریم کو تحریف شدہ سمجھتے ہیں اور ان کے نزدیک امام کا فرمان قرآن سے بالاتر ہے۔

آغا خان سوم کے فرامین کا جو مجموعہ ”کلام امام مبین“ کے نام سے شائع کیا ہے اس کے چند حوالے ملاحظہ فرمائیے۔

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ بڑھا دیا گیا ہے۔ امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک چیز نئی ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد ہم بتلائیں گے۔ (کلام مبین، صفحہ ۹۰۔ فرمان ۳۸) یکے از مبلغی استغیثا لیریکین اندامہیں جس امام کی بادی ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا۔ اصل میں تو ریت انجیل زبور اور فرمان۔ یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ دفعہ پر نازل ہوئی ہیں قرآن شریف بھی حق تھا مگر خلیفہ عثمان کے وقت میں رد و بدل کر دیا گیا ہے اگے کے الفاظ تیسچھے اور پیچھے کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں اس معاملے میں سائے خلاصے ہمارے پاس ہیں۔

تم لوگ ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔ صفحہ (۹۶) کلام امام مبین آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گنان ہے قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے گنان کو سات سو سال ہوئے ہیں۔ تم لوگوں کے لئے گنان ہے اور اسی پر عمل کرنا۔ (صفحہ ۸۱ فرمان ۳۱) کلام امام مبین حضرت علی نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ نے دی ہے اور آپ لوگوں

پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے۔ اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے وہ کافی ہے۔ آپ کی کتاب کی ہم کو ضرورت نہیں ہے اس پر مرتضیٰ علی نے فرمایا کہ اس کتاب کی دلی برابر خیر آپ لوگوں کو تا قیامت نہیں ملے گی یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔

وہ کتاب بقیہ دس پائے ہیں جس کے بائے میں پیر صدر الدین نے گمان میں سمجھایا ہے۔ اس کے مطابق عمل کرو۔ (کلام امام مبین صفحہ ۶۴-۶۵-۶۶) آپ جانتے ہیں کہ انسان کی زندگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے جس میں صحیح ہدایت امام حاضر ہونے سے ملے گی۔ اسمعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ مگر زندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین صفحہ ۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵)

(مطبوعہ اسماعیلیہ السیسیشن برائے انڈیا بمبئی)

آغاخانیوں کے کفر یہ عقائد بے شمار ہیں مگر میں اپنی پانچ نکات پر اکتفا کرتے ہوئے اہل فہم کو انصاف کی دعوت دیتا ہوں وہ خود فیصلہ کریں کہ کیا ان عقائد کے بعد آغاخانیوں پر کفر کا فتویٰ حق بجانب ہیں۔

یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ آغاخانیوں کے کفر کا فتویٰ صرف موجودہ دور کے اہل علم اور مفتیان کرام نے نہیں دیا، بلکہ ہمیشہ سے علمائے امت ان کے کفر و ارتداد اور مذمت و الحاد پر متفق چلے آئے ہیں گویا قادیانی گروہ کی طرح آغاخانی گروہ کا خارج از اسلام ہونا بھتیجی و یقینی اور متفق علیہ مسئلہ ہے، مناسب ہوگا کہ اس ضمن میں دور قدیم کے چند اکابر کے فتوے بھی نقل کر دئے جائیں۔

امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد بن محمد الخزازی (المتوفی ۵۰۵ھ) اپنے رسالہ المستطیری میں جو "فضائح الباطنیہ" کے نام سے مشہور ہے لکھتے ہیں -

والقول الوجیز فیہ أنه یُسَلِّکَ بہم مسلک المرتدین فی النظر فی الدم والمال والنکاح والذبیحة ونفوذ الأقضية وقضاء العبادات . أما الأرواح فلا یُسَلِّکَ بہم مسلک الکافر الأصلی ، إذ یتخیر الإمام فی الکافر الأصلی بین أربع خصال : بین المن والقداء والاسترقاء والقتل . ولا یتخیر فی حق المرتد ، بل لا میل إلی استرقاقہم (۲) ولا إلی قبول الجزیة منهم ولا إلی المن والقداء ، وإنما الواجب قتلہم (۳) وتطہیر وجہ الأرض .
نہم - هذا حکم الذین یُحکَمُ بکفرہم من الباطنیة .

(نوٹ - فضائح الباطنیہ ص ۱۵۶ - طبع قاہرہ)

ترجمہ - ان کے (سمعیلیوں کے) بارے میں مختصر بات یہ ہے کہ خون ، مال ، نکاح ، ذبیحہ فیصلوں کے نفاذ اور قضائے عبادات کے بارے میں ان کا حکم مرتدین کا ہے لیکن ان کی جان لینے کے بارے میں ان کے ساتھ کافر اصلی کا معاملہ نہیں کیا جائیگا کیونکہ کافر اصلی کے معاملہ میں براہ راست حکومت کو اختیار ہے کہ بطور احسان ان کو چھوڑ دے یا فدیہ لیکر چھوڑ دے یا ان کو قتل کر دے یا ان کو غلام بنالے لیکن مرتدین کے معاملے میں اس کو یہ اختیار نہیں - ان کو غلام نہیں بنایا جاسکتا ، نہ ان سے جزیہ قبول کیا جاسکتا ہے نہ ان کو بطور احسان یا فدیہ لے کر چھوڑا جاسکتا ہے بلکہ ان کا قتل واجب ہے اور خدا کی زمین کو ان کے ناپاک وجود سے پاک کر دینا ضروری ہے یہ حکم ان باطنیوں سمعیلیوں کا ہے جو کفریہ عقائد رکھتے ہیں -

امام ابو محمد علی بن احمد بن حزم الظاہری (المتوفی ۴۵۶ھ) کتاب الفصل فی الملل والایہواء والنحل میں عقیدہ حلول کے بارے میں لکھتے ہیں -

وأما من قال ان الله عز وجل هو فلان لانسان بعینه أو ان الله تعالى یحل فی جسم من اجسام خلقه أو ان بعد محمد صلی الله علیہ وسلم نبیا غیر عیسی بن مریم فانه لا یختلف اثنان فی تکفیرہ لصحة قیام الحجة

بكل هذا على كل أحد) (فؤاد، کتاب الفصل فی الملل والایہا والنحل حافظ ابن حزم ص ۲۰ ج ۳)
 ترجمہ :- جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی ہے یا یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے
 کسی جسم میں ملوث کرتا ہے یا یہ کہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے
 آئے گا تو ایسے شخص کے کافر ہونے کے بارے میں دو آدمیوں کا بھی اختلاف نہیں کیونکہ ان تمام امور میں ہر شخص پر
 حجت قائم ہو چکی ہے۔

دوسری جگہ امامیہ عقائد کو ذکر کر کے امام ابن حزم لکھتے ہیں -

وقال ابو محمد وكل هذا كفر صريح لا خفاء به فهذه مذاهب الامامية وهي المتوسطة
 في الغلو من فرق الشيعة واما الغالية من الشيعة فهم قسمان قسم اوجب التوبة بعد النبي صلى
 الله عليه وسلم لغيره والقسم الثاني رجبوا الالهية لنير الله عز وجل فلهقوا بالنصارى واليهود
 وكفروا اشنع الكفر فؤاد، کتاب الفصل فی الملل والایہا والنحل حافظ ابن حزم ص ۱۸۳ ج ۴

ترجمہ :- یہ تمام باتیں صریح کفر ہیں جن میں کوئی خفا (پوشیدگی) نہیں یہ امامی کے مذاہب

ہیں جو علوم میں متوسط ہیں، وہ شیعوں کے غالی فرقے، تو ان کی دو قسمیں ہیں ایک قسم وہ ہے جنہوں نے
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دوسرے لوگوں کے لئے نبوت ثابت کی - دوسری قسم وہ ہے جنہوں
 نے غیر اللہ کے لئے الوہیت ثابت کی جس کی وجہ سے وہ یہود و نصاریٰ کے ذمے میں شامل ہو گئے
 اور بدترین کفر کے مرتکب ہوئے۔

امام ابو منصور عبد القادر بن طاہر البغدادی (المتوفی ۴۲۹) الفرق بین لکھتے ہیں -

قال عبد القادر : الذي يصح عندي من دين الباطنية انهم دهرية زنادقة يقولون بفسم
 العالم وينكرون الرسل والشرايع ، كلها مليلها الى استباحة كل ما يميل اليه الطبع .

(فؤاد، کتاب ، الفرق بین الفرق - ص ۱۷۷)

ترجمہ :- باطنیہ (اسماعیلیہ) کے دین کے بارے میں جو چیز میرے نزدیک معتق ہوئی وہ یہ
 ہے کہ یہ لوگ دہرے ہیں زندقہ ہیں عالم کو قدیم مانتے ہیں، رسولوں اور شریعت کے یکسر منکر ہیں
 اور ان تمام چیزوں کو جن کی طرف ان کی طبیعت مائل ہو ان کو حلال سمجھتے ہیں۔

مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (المتوفی ۱۲۳۹ھ)
تحفہ اشاعرہ میں لکھتے ہیں -

وزیر مسلم اگر کفر و حکم ارتداد شیعہ بلا اختلاف منطبق بر حال غلام و کیسانہ و اسماعیلیہ

(نوٹ: تحفہ اشاعرہ، مطبوعہ سہیل اکیڈمی لاہور ص ۱۱)

ترجمہ :- اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غالی شیعوں، کیسانہ اور اسماعیلیوں پر بغیر کسی
اختلاف کے کفر و ارتداد کا حکم نافذ ہے -

علامہ محمد بن ابی عابدین شامی (المتوفی ۱۲۵۲ھ) رد المحتار میں لکھتے ہیں

[تنبیہ] يعلم بما هنا حكم الدرر والنباهة فإنهم في البلاد الشامية يظهر أن الإسلام والصوم والصلاة مع أنهم يعتقدون تناسخ الأرواح وحل النحر والزنا وأن الكوهمية تعذر في شخص بعد شخص ويحسدون الحشر والصوم والصلاة والحج، ويقولون المسمى به غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا صلى الله عليه وسلم كلمات فظيعة وللعلامة المحقق عبد الرحمن العماد فيهم فتوى مؤثر " وذكر فيها أنهم يتحلون عقائد النصرانية والإسماعيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف. ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يعمل إقرارهم في ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكتهم ولا ذبايحهم، وفيهم فتوى في انجيرية أيضا فراجعها.

مطلب حلة من لا تقبل توبته

والحاصل أنهم يصدق عليهم اسم الرديق والمنافق والملحد. ولا يخفى أن إقرارهم بالشهادتين مع هذا الاعتقاد الخبيث لا يجعلهم في حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصبح إسلام أحدهم ظاهرا إلا بشرط التبري عن جميع ما يخالف دين الإسلام لأنهم يدعون الإسلام ويقرون بالشهادتين وبعد الفطر بهم لا تقبل توبتهم أصلا.

نوٹ - کتاب رد المحتار، شامی - ص ۲۴۴ ج ۴ - طبع بیروت

ترجمہ :- یہیں سے درویشوں اور تیا منہ کا حکم معلوم ہو جاتا ہے یہ لوگ شام کے علاقوں میں اسلام کا
اظہار کرتے ہیں اور نماز روزہ بھی کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تاسکخ کا عقیدہ رکھتے ہیں شراب
اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ کہ الوہیت ایک کے بعد دوسرے شخص میں ظاہر ہوتی رہتی ہے - یہ لوگ حشر اور
نماز روزہ اور حج کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ حقیقت معنی مراد کے علاوہ ہے اور جناب نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان گھناؤنے الفاظ بولتے ہیں - ان کے بارے میں علامہ محقق عبد الرحمن عماد کی
ایک طویل فتویٰ ہے جس میں ذکر کیا ہے کہ یہ لوگ نصیری اور اسماعیلی عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور

باطنیہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور جن کا تذکرہ صاحبِ مواقف نے کیا ہے اور مذاہبِ اربعہ کے علمائے یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کو دارالاسلام میں بٹرنے کی اجازت دینا حلال نہیں نہ جزیہ کیساتھ اور نہ بغیر جزیہ کے نہ ان کی عورتوں سے نکاح جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے۔ نیز ان کے بارے میں فتادی خیرہ میں بھی فتویٰ ہے اس کو دیکھ لیا جائے۔ حاصل یہ کہ ان پر زندیق، منافق اور ملحد کا لقب صادق آتا ہے اور محض نہیں کہ ان غیبت عقائد کے باوجود ان کا دعویٰ اسلام ان کو مرتد کے حکم میں قرار نہیں دیتا کیونکہ تصدیقِ مفقود ہے اور ان میں سے کسی کا بظاہر دعویٰ اسلام قابلِ اعتبار نہیں جب تک کہ ان تمام عقائد سے برأت کا اعلان نہیں کرتا جو دینِ اسلام کے خلاف ہیں کیونکہ اسلام کا تودہ دعویٰ کرتے ہیں اور شہادتوں کا بھی اقرار کرتے ہیں (لہذا ان کا صرف دعویٰ اسلام کافی نہیں، بلکہ تمام غلط عقائد سے نیز امدی کا اعلان شرط ہے) اور اگر ان میں سے کوئی ہاتھ آجائے تو اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی (بلکہ اس کا قتل واجب ہوگا)

حضرت حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ امداد الفتاویٰ جلد ششم صفحات ۱۱۰ سے ۱۱۵ تک آغا خان جماعت کے بارے میں کفر کا فتویٰ موجود ہے۔ اس کا ایک فقرہ یہاں نقل کرتا ہوں۔

اور ان کے کفریات کے ہوتے ہوئے نہ ایسے شخص کا دعویٰ اسلام کافی ہے نہ اس کا نمازی اور روزہ دار ہونا کافی ہے نہ اس پر نماز جنازہ ہے نہ مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا جائز ہے اور نہ مصلحت کے سبب کافر کو مسلمان کہنا یا اس کے ساتھ مسلمانوں کا سامعہ کرنا جائز ہے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۶ ص ۱۱۴)

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَوَّلًا وَاٰخِرًا

محمد یوسف لدھیانوی

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵

الْإِسْتِغْنَاءُ

کیا فرمائیں گے علمائے دین متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے علاقہ چترال کے علاوہ گلگت، کراچی اور دیگر علاقوں میں اسمعیلی (آغا خان) فرقہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کافی تعداد آباد ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتے ہیں مگر ان کے عقائد و نظریات مندرجہ ذیل ہیں۔

① کلمہ ۱۔ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَ اَشْهَدُ اَنْ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ اللّٰهِ۔

② امام ۱۔ یہ لوگ آغا خان کو اپنا امام مانتے ہیں اور اسی کو جملہ اشیاء اور ہر نیک و بد کا مالک جانتے ہیں اور اس کے اقوال و احکامات کو فرمان کا نام دیتے ہیں اور اس کے فرمان مانتے کو سب سے بڑا فرض سمجھتے ہیں۔

③ مشرعیّت ۱۔ ظاہری شرع کی پابندی نہیں کرتے بلکہ آغا خان کو قرآن ناطق کعبہ بیت المعمور اور سب کچھ جانتے ہیں ان کی کتابوں میں ہے کہ اس ظاہری قرآن میں جہاں کہیں ”اللّٰهُ“ کا لفظ آیا ہے ان سے مراد امام زمان (آغا خان) نماز پنجگانہ کے منکروہیات ۱۔ ان کے بجائے تین وقت کی دعاؤں کے قائل ہیں۔

⑤ مسجد ۱۔ مسجد کے بجائے جماعت خانہ کے نام سے اپنے لئے مخصوص عبادت خانہ بناتے ہیں۔

⑥ زکوٰۃ ۱۔ شرعی زکوٰۃ کو نہیں مانتے اس کے بجائے اپنے ہر قسم کے مال کا دسواں حصہ مال واجبات اور ”دشوند“ کے نام سے آغا خان کے نام پر دیتے ہیں۔

دو روزہ ۱۔ رمضان المبارک کے روزہ کے منکر ہیں۔

۸ حج ۱۔ حج بیت اللہ کے منکر ہیں اس کے بجائے آغا خان کی دیدار کو حج کہتے ہیں

۹ سلام ۱۔ السلام علیکم کے بجائے ان کا مخصوص سلام "یا علیٰ ہد دے

۱۰ جواب سلام ۱۔ وعلیکم السلام کے بجائے "یا علیٰ مدد" کے جواب میں وہ

مولانا علی مدد کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ۱ ان عقائد و نظریات کے باوجود کیا یہ

فرق مسلمان کہلانے کا مستحق ہے یا کافر ہے ؟

۲ ان پر نماز جازہ جائز ہے ؟

۳ مسلمانوں کے مقبرہ میں ان کو دفنانا جائز ہے ؟

۴ ان کے ساتھ مناکو جائز ہے ؟

۵ ان کا ذبیحہ حلال ہے ؟

۶ کیا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے ؟ اللہ جواب صادر فرما کر

مسلمانوں کے الجھنوں کو دور فرمائیں۔

واجزکم علی اللہ

المستفتی: قاضی خلیل الرحمن حیرانی، دارالعلوم سرحد پشاور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن

صاحب ٹونکی مدہم کا فتویٰ

الجواب باسمہ تعالیٰ

فرقہ آغا خانی جن عقائد اور نظریات کا حامل ہے ان کے پیش نظر اس فرقہ کو مذہب اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ ان کے عقائد اور نظریات کی بنیاد پر ان کا شرک اور کافر ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں چنانچہ بطور نمونہ ان کے چند اہم عقائد ملاحظہ ہوں۔

۱۔ اسلامی کلمہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بجائے ان کا کلمہ "اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ واشہدان امیر المومنین علی اللہ" یعنی گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ امیر المومنین علی اللہ ہیں۔
۲۔ آغا خانی فرقہ اللہ کے بجائے اپنے امام حاضر کی عبادت کرتا ہے۔

۳۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؑ کی بیوی بتلاتا ہے۔

۴۔ اسلامی سلام "السلام علیکم" کی بجائے ان کا سلام "یا علی مدد" اور اس کا جواب یہ لوگ "وعلیکم السلام" کی جگہ "مولانا علی مدد" دیتے ہیں۔

۵۔ اسمعیل تعلیمات کتاب ۱۹۶۸ء، شائع کردہ :- اسمعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان (کراچی) ۵۷ حوالہ : گینان برہم پرکاش از پیر شمس الدین - مجموعہ مقدس گینان صفحہ نمبر ۲۹۷ - مطبوعہ - اسمعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی

۶۔ حوالہ : گینان موسیقی منی، از سید امام شاہ، مقدس گینان کا مجموعہ صفحہ نمبر ۱۳۴ - مطبوعہ، اسمعیلیہ ایسوسی ایشن - برائے انڈیا بمبئی سکھ حوالہ - سبق ۷۷ صفحہ ۷۷ "شکستن مالا" درسی کتاب، ناٹ اسکولز مطبوعہ ایضاً -

۵۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی ہے۔ ۵۵

۶۔ اللہ تعالیٰ اپنے اوتار میں غریبوں پر رحم کر نیوالا پروردگار مومن "امام حاضر" کے روپ میں ہو کر تشریف فرما ہے ۵۶

۷۔ امام حاضر کے عقل کل ہے اسی وجہ سے جو کچھ ہو چکا ہے جو ہو رہا ہے اور جو ہوتے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے یعنی وہ عالم الغیب والشہادت ہے کہ
۸۔ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں شریک قرار دینا شرک نہیں ہے بلکہ ان کے

امام کے بجائے دوسرے کسی کو امام تسلیم کرنا شرک ہے ۵۷
۹۔ انبیاء علیہم السلام کے متعلق ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ان سے گناہ سرزد ہو سکتا ہے

وہ معصوم نہ تھے اور انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے۔ بخلاف حضرت علی اور ان کی نسل سے ہونے والے ائمہ کہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہیں تھے۔ اور یہ سب ملائکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور انبیاء

اور مرسلین سے چار درجے افضل ہیں ۵۸

۵۹ حوالہ: ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام، صفحہ نمبر ۹۲، حصہ ۲۲ سے حوالہ: تعارفی صفحہ نمبر ۲
شاکشن مالالا: دسی کتاب برائے ریلجسٹرانٹ اسکول۔ پبلشر: شیخ تعلیم اسماعیلیہ السیوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔

۶۰ حوالہ: "مارگ ڈشیکا" ۸ حصہ ۲ صفحہ ۸۱۔ دسی کتاب برائے ریلجسٹرانٹ اسکول۔ مطبوعہ اسماعیلیہ
ایروسی ایشن برائے انڈیا بمبئی۔ ۵۹ "ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام" ص ۹۹۔ اس کا اصل عبارت ہے
"الشک فی المحدث لا فی المعبود" یعنی ہر دور میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا، اور ان کے
اعتقاد کے مطابق ان کے امام اور امام کے مددگاروں کو خدا کہا جاتا ہے (تو ہر دور کے بارے میں شرک ہو سکتا ہے)

یہی جوتلے بندہ نے نبوی میں تحریر کیا (ملاحظہ ہو: ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ حصہ ۳۔
۶۱ حوالہ: ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹۹ حصہ ۳۔

۱۰ — پیر شاہ یعنی امام حاضران کے گاہ بخش دیتے ہیں نہ

۱۱ — قرآن مجید کے چالیس سپاے ہیں آخری دس سپاے علی گھر واپس لے گئے۔

موجودہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں ہے بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے

۱۲ — قرآن مجید ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے اور دوسروں کے لئے گنہگار ہے اور

اس پر عمل کرنا چاہیئے

۱۳ — امام حاضر کا فرمان اللہ کے کلام کے برابر ہے

۱۴ — امام حاضر میں اللہ کا نور طول کیا ہوا ہے، اور فرقہ آغا خان اس کو سجدہ کرتے ہیں

۱۵ — حضرت علی اللہ کا آوار ہے

۱۶ — جو لوگ علی کو دل سے اللہ مٹائیں گے ان کی آل و اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں

گے اور زعل، پوری کائنات کا خالق مطلق ہے

۱۷ — نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ جو ارکان اسلام ہیں ان کی ضرورت سے انکار کرتے ہیں

بلکہ نماز کی جگہ آغا خان پر فرض ہے کہ تین وقت ان کی عبادت کا "جماعت خانہ" میں جا کر دعا کریں

اور زکوٰۃ کی جگہ "دشمنہ" یعنی آمدنی میں سے ہر روپیہ پر دو آنہ ادا کرنا فرض ہے اور جو ان کا امام حاضر

کا دیدار ہے

۱۸ — حوالہ: سبق نمبر ۱۶ صفحہ نمبر ۱۲، بخشش مالہ کے جی، ایضاً کلام امام مبین - حصہ اول، صفحہ ۶۲، فرمان ۲۰

مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۹۵، ہمارا اسماعیل مذہب، مقدمہ - ۱۱۱۱ فرمان نمبر ۳۱ - صفحہ نمبر ۸۱، حصہ نمبر ۱ کلام امام

مبین آغا خان ۱۱۱۱ کے فرامین کا مجموعہ - مطبوعہ - اسماعیل الیوسی ایشین، برائے انڈیا - ۱۱۱۱ کلام الہی اور فرمان امام صفحہ ۶۲

از عالمیہ سلطان ۷، ترجمہ، مطبوعہ اسماعیل الیوسی ایشین برائے انڈیا - ۱۱۱۱ حوالہ سبق ۱۱۱۱، بخشش مالہ ۱۱۱۱

دری کتاب برائے مجلس ائمہ اسکول - مطبوعہ - اسماعیل الیوسی ایشین برائے انڈیا بمبئی - ۱۱۱۱ حوالہ گنان مومن قیامی

از امام شاہ، مجموعہ مقدس گنان صفحہ ۱۰۶، مطبوعہ اسماعیل الیوسی ایشین برائے انڈیا بمبئی - ۱۱۱۱ حوالہ، گنان مومن قیامی از امام

امام شاہ، مقدس گنان اول کا مجموعہ صفحہ ۱۱۳، مطبوعہ ایضاً ۱۱۱۱ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام صفحہ ۱۳۲ - ۱۱۱۱ حوالہ نمبر ۱۱۱۱

مطبوعہ اسماعیل الیوسی ایشین پاکستان کراچی - ۱۱۱۱ مجلس مذہب کیٹیج (مجموعہ خانہ بریشیہ) ڈاکر کراچی ۲، کی طرف سے شائع کردہ

آغا خان مذہب، اہل کائنات کا ستارہ - اشتہار -

۱۸ — ہوا الحی الحق سبحانہ کی عمل تصویر امام حاضر ہیں تھے

۱۹ — حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کر نیوالا "دانا و شنو" ہے

۲۰ — خواجہ ابوطالب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت پر دیکھا ہے

ان کے علاوہ بہت سے عقائد باطلہ اور نظریات فاسدہ کی تفصیلات ان کی شائع کردہ اپنی مذہبی اور دوسری کتابوں میں موجود ہیں، جن کو معلوم کرنے کے بعد کوئی عالم اور عقلمند تو درکنار ایک غیر عالم شخص بھی ان کو مومن اور مسلمان تسلیم کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو سکتا، اور اس قسم کے عقائد اور نظریات رکھنے والوں کے متعلق فتاویٰ شامی کے اندر علامہ ابن عابدین تحریر فرماتے ہیں:-

ترجمہ:- باب المرتدین میں اقسام کفار بیان کرنے کے بعد بعد لکھتے ہیں کہ "یہ ہیں سے درویشوں اور تیانوں کا حکم معلوم کیا جاسکتا ہے کہ وہ بلاد شام اپنے مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں حالانکہ وہ سناکسہ ارفاح (یعنی اگوان) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے امانوں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گر ہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گندی گندی باتیں کہتے ہیں، آگے علامہ شامی مزید فرماتے ہیں کہ "ان کے ساتھ رشتہ نکاح کرنا ناجائز ہے اور ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں ہے اور فتاویٰ خیر یہ کے اندر بھی ان کے متعلق کفر کا فتویٰ مذکور ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ وہ زندقہ منافق اور ملحد ہیں (رد المحتار ج ۳ ص ۳۲۶ مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ) اور فتاویٰ عالمگیری میں مذکور ہے۔

۲۱ — کلام امام مبین، فرامین امام سوم، حصہ اول ص ۵

۲۲ — گناہ مومن چیتا منی از سید امام شاہ - مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۱۰

۲۳ — ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۳ و ۶۴

ترجمہ ۲۔ ان روافض کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد مندرجہ ذیل ہوں۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں۔ روحیں جسمانی ڈھلچنے بدل کر دنیا میں پھرتے روپ میں آجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح منتقل ہو جاتی ہے۔ ایک باطنی امام کے آنے تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجائیں گی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاتے ہیں۔

مندرجہ بالا عقائد کے حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدین جیسے ہیں (فتاویٰ عالمگیریہ ص ۲۶۴ ج ۲) مطبوعہ مابعدیہ کوئٹہ

اس کے علاوہ دور حاضر کے تمام علما محققین اور مفتیاں اہل سنت والجماعت نے بھی آغا خانی فرقہ کا کافر مشرک ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے متعلق متفقہ فیصلہ دیا اور تحریری فتویٰ صادر فرمایا۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، امداد الفتاویٰ کے اندر بعنوان الحكم الحقاني في حيز الاغاخاني، ایک مفصل فتویٰ اس کے کفر کے بارے میں تحریر فرمایا۔ مفتی اعظم پاکستان محمد شفیع صاحب مرحوم نے بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغا خانی فرقہ کا حکم"، ایک مستقل رسالہ کی شکل میں ان کے متعلق ایک مفصل فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب نے علول الہیہ اور قرآن مجید کی زیادتی کے اعتقاد رکھنے والوں کے بارے میں کفر کا فتویٰ اور ان کے ساتھ رشتے طے کر نیکو نا جائز قرار دیا۔ (کفایت المفتی ج ۱) اور علامہ انور شاہ کشمیری۔ "اکفار المحدثین" کے اندر تحریر فرماتے ہیں۔ اسمعیل فرقہ سے توبہ طلب نہیں کی جائے گی اور باوجود اظہار توبہ کے ان کو قتل کر دیا جائے گا۔ (احکام القرآن ص ۵۴ ج ۱ بحوالہ اکفار المحدثین ص ۳)

نیز دارالعلوم دیوبند، مدد مظاہر العلوم سہارنپور، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

بنوری ٹاؤن کراچی، دارالعلوم کراچی، جامعہ فاروقیہ کراچی، جامعہ عربیہ خیر المدارس ملتان
جامعہ قاسم العلوم ملتان، جامعہ مدنیہ لاہور، جامعہ اشرفیہ لاہور، دارالعلوم حقانیہ
اکوڑہ خشک، دارالعلوم سرحد، اور پاکستان کے تمام مدارس دینیہ اور دنیا کے مشہور
و معروف درس گاہ جامعہ ازہر اور سعودی عربیہ کے مشہور عالم دین شیخ عبد العزیز بن باز
کی متفقہ رائے یہی ہے کہ اس قسم کے عقائد کے حامل آغاخان فریقہ کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہے۔

لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کرنا، ان کے ساتھ رشتے نہ بنانا،
ان کا جنازہ پڑھنا، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں ہے۔
فقط، واللہ تعالیٰ اعلم

دارالافتاء، جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن - کراچی ۵ (پاکستان)

المفتی ولی حسین

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

مولانا حبیب الرحمن صاحب

قاری عبدالحی صاحب

مولانا مفتی عبد القیوم صاحب

حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب

دکتر سید عتیق الرحمن صاحب

دارالامان جامعہ علوم اسلام

مفتی محمد رفیع الرحمن صاحب

حضرت مولانا محمد صاحب

حضرت مولانا مفتاح الرحمن صاحب

الجواب :- اسمعیلی فرقہ جس کا رہبر آغا خان ہے اس فرقہ کے عقائد کفریہ اظہر من الشمس ہیں
ان کے کفر میں شک کرنا بھی باعث کفر ہے ۔

محمد رفیع
جامعہ العلوم
۲۳/۶/۱۴۳۳ھ
مفتاح اللہ عفی عنہ

عبدالحلیم غفرلہ



آغا خانی فرقہ اسماعیلیہ کا بدترین فرقہ ہے، اسمعیلیہ کی تمام شاخیں اسلام سے خارج ہیں
آغا خانی حضرت علی کی الوہیت کے قائل ہیں اور انہوں نے شریعت کو معطل کر رکھا ہے، قرآن، حج
نماز سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ان کے خارج اسلام ہونے میں کوئی شک نہیں،
واللہ اعلم ، محمد عبدالرشید نعمانی

میں عرصہ چھ سال سے ان کی کتابوں کا مطالعہ کر رہا ہوں میرے نزدیک ان سے واشد
کافروئے زمین میں ملنا مشکل ہے ۔ محمد انور بدخشان

آغا خانیوں کا کافر ہونا اور اسلام سے خارج ہونا اظہر من الشمس ہیں ، محمد ولی

حضرت مولانا عبد السمیع صاحب	حضرت مولانا نعیم صاحب
حضرت مولانا مفتی عبد المنان صاحب	حضرت مولانا مفتی عطاء اللہ صاحب
حضرت مولانا خالد محمود صاحب	حضرت مولانا مزمل حسین کاپڑیا
	حضرت مولانا مفتی سعید الرحمن صاحب

حامد (و مصلیٰ و مسلماً)

ابا بعد میں نے اسماعیلی فرقہ کے بارے میں استفاء اور محترم مولانا اصغر علی صاحب
زید مجہدہ کی جانب سے اسماعیلی فرقہ کی کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات پر جمع کردہ
حوالہ جات کو بغور مطالعہ کیا۔

درج شدہ حوالہ جات کی رو سے اسماعیلی فرقہ اور اس جماعت کے پیروکار حضرت
علی کرم اللہ وجہہ اور ان کے بعد بعض ائمہ کے لئے باری تعالیٰ کی الوہیت ابویت،
قدرت وغیرہ صفات کے قائل ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور اس کے بعد دوسرے
ائمہ کے لئے رسالت اور نبوت ثابت کرتے ہیں۔ قرآن کریم کو صحابہ کرام کی تصنیف کردہ
کتاب سمجھتے ہیں اور مخرف مانتے ہیں وغیرہ وغیرہ، مذکورہ بالا عقائد و نظریات میں
سے ہر عقیدہ اور نظریہ ایسا ہے کہ جس سے آدمی کافر اور مرتد ہو جاتا ہے تو جس فرقہ
اور جماعت کی ہزاروں تعداد کفریہ اور گمراہ کن نظریات ہوں تو ان کے کافر اور دائرہ اسلام
سے خارج ہونے میں کیا تردد ہو سکتا ہے اسی وجہ سے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی
رو سے وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں ان کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے
ان کے ساتھ اور دوسرے اسلامی معاشرت جائز نہیں ہیں ان کا ذبیحہ مسلمانوں
کے لئے حلال نہیں ہے ان کی نماز خازہ میں شرکت کرنا مسلمانوں کے لئے ناجائز ہے
ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا بھی درست نہیں ہے یہی حکم تمام کافروں کا ہے

(اکفار المحدثین) کتبہ بندہ محمد عبد السلام ملیوی
اسلام آبادی عفا اللہ عنہ

مترادرس کراچی دارالافتاء جامعہ العلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی ۵

احمد الرحمن عظیمی
مستقیم جامعہ العلوم اسلامیہ کراچی
اللہ تعالیٰ ہم
صیحا امین

حضرت مولانا مفتی رشید احمد مدظلہم کا فتویٰ

۱ غاغانی مرتدا اور زندیق ہیں۔ آغاغانیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ لوگ بلاشبہ کافر اور مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں لہذا ایسے لوگوں کا اس خطرناک منصوبہ میں کسی قسم کا تعاون کرنا درحقیقت چند ٹکوں کی خاطر ایمان کو فروخت کرنا ہے حکومت اسلامیہ پر فرض ہے کہ سادہ لوح مسلمانوں کو مرتدین کے پیچھے کفر سے نجات دلائے اور اسلام کے ان دشمنوں کو عبرت ناک سزا دے وہاں کے علما اور صلحاء اور بابر لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ جلد از جلد اس بائیس میں موثر اقدامات کریں عوام پر ان لوگوں کا کفر و زندقہ واضح کیا جائے تاکہ اس خطرناک حربہ سے دنیا و آخرت برباد نہ کریں۔ وہاں کے مسلمانوں کو پھر باد کر لیا جائے کہ آغاغانی ادارہ میں شرکت خواہ کسی درجہ میں، کسی قسم کا تعاون، محرر و غیر بنانا جائز اور حرام ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
✓



دارالعلوم کراچی کا فتویٰ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

فتویٰ مذہبی ہم نے اسماعیلیوں کی قدیم و جدید معتبر کتابوں کے حوالہ جات درج کئے ہیں قدیم کتابوں کے حوالہ جات جناب ڈاکٹر زاہد علی اسماعیلی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ سے لئے گئے ہیں۔ واقعہً بقول مصنف یہ کتاب صحیح معنوں میں اسماعیلی مذہب کی معلومات کا مکمل خزانہ ہے۔

اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کے حوالہ جات پیش کرتے وقت ہم نے اس کتاب کا نام بعض جگہ صرف ”ہمارا اسماعیلی مذہب“ اور بعض جگہ ”ہمارا اسماعیلی مذہب“ اور اس کا نظام“ تحریر کیا ہے۔

مصنف کتاب جناب ڈاکٹر زاہد علی ولد فضل علی حسینی علم حیدر آباد دکن کے رہنے والے ہیں آپ بقول خود اصل نسلی اسماعیلی ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی سے بی۔ اے اور مولوی فاضل ہیں۔ اور نظام کالج حیدر آباد دکن کے سابق پروفیسر عربی اور وائس چانسلر ہیں۔ آپ ”تاریخ فاطمین مصر“ کے مؤلف اور دیوان ابن ہانی الاندلسی کے شارح ہیں اور آپ آغا پورہ حیدر آباد دکن میں قائم شدہ ”اکادمی آف اسلامک اسٹڈیز“ کے رکن رکیں ہیں۔

آپ اپنی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے مقدمہ میں اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں خود اصلًا اسماعیلی ہوں سات پشتوں سے“

میرے گھر میں اسمعیلی مذہب کا سرمایہ راز سب کی طرح سینہ بسینہ منتقل ہوتا چلا آیا ہے“
صفحہ ۵۔ بعنوان مقدمہ اور اپنی اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے یہاں کی
مستند اور معتبر خاص کر زمانہ ظہور کی کتابوں کے اصلی اقتباسات پیش کر دیئے ہیں تاکہ
ذمہ داری لکھنے والوں کے سر پہ۔ ان میں دو کتابوں ادعیۃ الایام السبعۃ لمولانا الامام
المعز لدین اللہ اور تاویل الشریعہ من کلام الامام المعز لدین اللہ کو تو ہمارے ظہور کے
چوتھے امام کی زبان مبارک سے صادر ہونے کا شرف حاصل ہے میری حیثیت ناقلِ محض
سے زیادہ نہیں۔ بہر طور ذاتِ اسلاف کے سوا اس ضمیر کا مرجع کوئی اور دوسرا نہیں قرار
پاسکتا۔ اب ان کی مزید تحقیق کی ضرورت نہیں“۔ صفحہ ۱۲ بعنوان عرضِ حال۔

میری طرف سے اس میں کوئی بات نہیں صرف مسائل حوالہ جات کے ساتھ ایک جگہ
جمع کر دیئے گئے ہیں سوائے تبصروں کے جو میرے ہیں اور جنہیں ناظرین کی تفہیم اور
مسائل کی تنقید کی غرض سے علیحدہ لکھا ہے۔ میرے بھائی خود ان پر غور کریں اور اگر میں کسی مقام
پر راہِ راست سے بھٹک گیا ہوں تو مجھ اپنے ارشاد سے متنبہ کریں میں پوری توجہ سے ان کا جواب
سننے کے لئے تیار ہوں حق کی تحقیق میں کسی کو تعصب سے کام نہ لینا چاہیے۔ صفحہ ۷ بعنوان مقدمہ
یہ تالیف چند فصلوں پر مشتمل ہے ہر فصل میں ایک علیحدہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے
تمام پہلوں پر روشنی ڈال گئی ہے تاکہ پڑھنے والے کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اور جس مسئلے کے
متعلق وہ چاہے معلومات حاصل کر سکے ہر فصل کے بعد ایک تبصروں میں نے اپنی طرف سے
لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق چند امور پر توجہ دلائی گئی ہے بہر حال جو کچھ میں نے لکھا
ہے وہ سب اپنی دعوت کی کتابوں سے ماخوذ ہے ترجمہ کرنے میں امکانی کوشش کی گئی ہے
کہ وہ اصل کے مطابق ہو گویا اگر نے میں مجھے بعض اوقات اردو محاورہ سے کچھ الگ ہو جانا
پڑا۔ حوالے کثرت سے دیئے گئے ہیں۔ جن بھائیوں کو میرے ترجمہ سے تشفی نہ ہو وہ ان
حوالوں کی مدد سے اصل کتاب سے خود تحقیق کر کے اطمینان حاصل کر لیں۔ اکثر مواضع پر

اصل اور ترجمہ دونوں نقل کر دیئے ہیں۔ بعض موقعوں پر تکرار سے کام لیا گیا ہے تاکہ مسائل اچھی طرح ذہن نشین ہو سکیں۔

آخر میں مجھے یہ کہنا ہے کہ میرے اسماعیل بھائی تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں تاکہ اُن پر بھی اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔ ص ۱۱ بعنوان مقدمہ

جدید کتابوں کے حوالہ جات ہم نے اپنے محترم دوست مولانا محمد ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ ایک مجموعہ سے لئے ہیں جو کہ اصل حوالہ جات کے فوٹو اسٹیٹ اور ان کے ترجمہ پر مشتمل ہے یہ مجموعہ بھی اسماعیل مذہب کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے معلومات کا خزانہ ہے۔ اس مجموعہ سے ہم نے جو حوالہ جات نقل کئے ہیں وہ اتنے سہل ہیں کہ جنہیں ایک معمولی لکھا پڑھا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

حوالہ جات کی عبارتوں کے متعلق چند ضروری گزارشات

○ قدیم کتابوں کے حوالہ جات کے لئے ہم نے ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی کتاب کے اقتباسات واوین ” کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ اور ان عبارت پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے تبصرے بھی (نوٹ) کے عنوان سے واوین ” کے درمیان نقل کر دیئے ہیں۔

○ حوالہ جات یا نوٹ کی اصل عبارت میں جس جگہ ہم نے افہام معنی اور توضیح مطلب کے لئے کسی لفظ یا فقرہ کا توسین () کے درمیان اضافہ کیا ہے تو ساتھ ہی اُس لفظ یا

فقرہ پر ” از اصغر علی لکھیا ہے تاکہ واضح رہے کہ یہ لفظ یا فقرہ میری جانب سے ہے۔ ہم نے جہاں زاہد علی کی کتاب کا اقتباس اُن کے عنوان سمیت نقل کیا ہے وہاں واوین

○ عنوان کے شروع میں لگائی ہیں اور جہاں اُن کا عنوان نہیں لیا گیا یا وہاں عنوان نہیں تھا بلکہ ہم نے عنوان لگایا ہے وہاں ہم نے عنوان کو چھوڑ کر حوالہ کی عبارت کے شروع میں واوین لگائی ہیں۔

ہم نے جس جگہ اپنی طرف سے کوئی مستقل (نوٹ) لکھا ہے وہاں بھی از اصغر علی لکھ دیا،
 ڈاکٹر زاہد علی صاحب نے اپنے اسمعیلی ہونے کی وجہ سے جہاں ہمارے امام، ہمارے
 مذہب، ہمارے عقائد، ہمارے پیشوا، ہماری کتابوں وغیرہ لکھا تھا ہم نے اقتباس میں اُسے
 اسماعیلی امام، اسماعیلی مذہب، اسماعیلی عقائد، اسماعیلی پیشوا، اسمعیلی کتابوں
 وغیرہ لکھ دیا ہے یہ بات زیادہ تر اقتباس کے شروع میں ہے اور کہیں کہیں درمیان
 عبارت بھی ہے۔

”اجمال تبصرہ“ ہمارا اور ڈاکٹر زاہد علی صاحب کا مشترک تبصرہ ہے۔
 جدید کتابوں کے حوالہ جات کے عنوان، سب ہمارے تجویز کردہ ہیں سوائے حوالہ نمبر ۴۴

۴۶-۵۲۔
 تین چار جگہ ڈاکٹر صاحب کے حوالہ جات میں شکل لفظ تھے وہاں ہم نے اُن کا مترادف لکھ دیا،
 آخر میں جناب ڈاکٹر زاہد علی صاحب کی بات دوہراتا ہوں یعنی کہ تمام مسائل پر گہری نظر ڈالیں
 تاکہ ناظرین کرام پر اسماعیلیت کی حقیقت کھل جائے۔

حردہ اصغر علی

دارالعلوم کراچی ۱۴

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ الجَوَابُ وَمِنْهُ الصَّدَقُ وَالصَّوَابُ ○

اسماعیلی یعنی آغا خانی فرقے کے بارے میں اولاً ہم ان کی قدیم و جدید معتبر کتابوں سے ان کے عقائد و نظریات بیان کریں گے تاکہ مسلمان عوام و خواص اُن کے مذہبی نظریات کے آئینہ میں اُن کی صحیح تصویر دیکھ سکیں اور ثانیاً استفادہ ہذا کے اصل سوالات کا جواب تحریر کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

(نوٹ) ہم نے حوالہ جات پیش کرتے وقت اسماعیلیوں کے جملہ قدیم و جدید پیشواؤں کے نام پورے القاب و آداب کے ساتھ ذکر کئے ہیں کیونکہ ہمارا مقصد سادگی اور سائنسگی کے ساتھ حوالے پیش کرنا ہے نہ کہ ناموں کو بگاڑنا یا ان کی بے حرمتی کرنا، قدیم کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے ڈاکٹر فزاہد علی کی کتاب ”ہمارے اسماعیلی مذہب کی حقیقت اور اس کا نظام“ کے اقتباسات شروع ہوتے ہیں۔

اصغر علی دارالعلوم کراچی۔

”عقل اول یا عقل عاشر یا امام الزمان کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا“
 (اسماعیلیوں کے ہاں) باری تعالیٰ کے تمام اوصاف و نعوت سے باری تعالیٰ مراد نہیں بلکہ عقل اول یا

عقل عاشر یا امام الزمان موصوف ہیں یہاں تک کہ آیات کریمہ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمَصُورُ میں ”اللہ“ سے مراد عقل اول یا

امام الزمان ہیں (اسماعیلیوں کے پیشوا) مولانا معز فرماتے ہیں کہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی تفسیر لا اِماما لا امام الزمان ہے (تاویل الشریعہ من کلام الامام مولانا معز ص ۱۷) بحوالہ ہمارا

”شہد اللہ انہ لا الہ الا هو“ میں ”اللہ“ سے اشارہ عقل اول کی طرف ہے

”سُبْحَانَ اللَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ“ لہ ملک

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَحْيَى وَيَمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، هو الاول و

الآخر والظاهر والباطن وهو بكل شئ عليم۔ هو الذي خلق
 السموات والارض في ستة ايام ثم استوى على العرش يعلم ما يلج في
 الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو معكم
 اينما كنتم والله بما تعملون بصير له ملك السموات والارض والى الله
 ترجع الامور "۔ یہ آیات عقل اول ہی سے مخصوص ہیں (کنز الولد صفحہ ۱۰۲) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب
 اور اس کا نظام ص ۲۶)

"واذ قال ربك للملائكة "میں رب" سے مقصود "امام مستقر" ہے۔

(قصہ آدم از قاضی نعمان بن محمد فصل ۱۵) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶)

۲۔ حضرت علی کا خدائی صفات سے موصوف ہونا۔ (اسماعیلیوں کی کتابوں میں) "یہ کلام حضرت

علی سے منسوب کیا گیا ہے۔ "انا وجه الله وانا يد الله الباسطة على

الارض انا جنب الله الذي يقول فيه القائلون واحسرتاه على ما فرطت في

جنب الله۔ انا الاول والآخر وانا الظاهر والباطن وانا بكل شئ عليم

وانا الذي رفعت سماءها وانا الذي دحوت ارضها وانا الذي ابنت

اشجارها وانا الذي اجریت انهارها "معاصم الہدیٰ از احمد حمید الدین کرانی

المجالبس المستنصرية۔ "بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶"

قال مولانا علی انا نقلت لادم ونوح وموسى وعيسى وانا نبأت

النبیین وانا ارسلت المرسلین

(انوار اللطیف از محمد بن طاہر بن محمد بن ابراہیم سر اوراق ۲ باب ۴) بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۶

۳۔ عالم الغیب والشہادۃ سے مراد عالم الغیب والشہادۃ سے مراد (امام)

(امام) قائم القیامۃ ہیں۔ قائم القیامۃ میں جو قیامت کے روز سب سے

حساب لیں گے۔ (تادیل الزکوۃ از سیدنا جعفر بن منصور المین ص ۱۲۳) کتاب الافکار از

ابو یعقوب سجستانی ص ۱۲۳)

ان ہی کتابوں میں مزید لکھا ہے کہ امام قائم القیامۃ حساب لیضے کے بعد) اہل جنت کو جنت میں اور اہل نار کو جہنم میں بھیجیں گے۔

”وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ“ میں ”علیم سے مقصود ”قائم القیامۃ“ ہیں۔
(راۃ العقل فی آخر الشرع الرابع عشر من السور السابع)

دقوله ”اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا“ اشارۃ الی القائم الذی ہوا یقیم عن اللہ ثم ابتداء فقال ”واعبدوا اللّٰه ولا تشركوا به شیئاً“ اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ ہوا اللہ الباری البر یا تبارک عن ان ینزلہ بشیۃ وشریک لکنہ ہوا القائم عن اللہ وداعی الخلق الی عبادتہ۔

ترجمہ: ”تم خدا کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ یہ اشارہ ہے امام یعنی حضرت علیؑ کی طرف کیونکہ وہی اللہ ہیں اور مخلوقات کے پیدا کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ منزہ ہے اس بات سے کہ اس کا کوئی شبیہ یا شریک ہو لیکن امام ہی قائم ہیں اللہ کی طرف سے اور وہ مخلوقات کو اپنی عبادت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (تاویل سورۃ النساء جعفر بن منصوۃ المصنف)
(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۸)

۴۔ اسماعیلیوں کا ہر ایک امام ”عالم الغیب والشہادۃ“ ہوتا ہے | ”توہ ما یکون من نبوی ثلثۃ الا هو رابعہم“ — فاعلم ان هذه الاوصاف واقعة علی کلّ ایام لانہ عالم باکان وما یکون لقول مولانا الصادق جعفر بن محمد لبعض شیخہ استخوانا فی مغابنا کما استخون منا فی محضرنا فانما نعلم برترکم ونجواکم۔ واللہ ما یدخل الداخل متکملینا الا ونعرفہ، اھو مو من صادق ام متافق کاذب۔ (الشمس الزاھرۃ از حاتم بن ابراہیم مت)
(بحوالہ ہمارا اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹)

۵۔ اسماعیلی تفسیر قرآن کا نمونہ | ”مسئل الصادق عن صفۃ الرّب فقال خمس کلمات: ۱۔ اللہ احد، محمد الصمد، فاطمہ لم تلد الحسن، ولم یولد

المحسین ، ولم یکن لأمیر المومنین علی بن ابی طالب کفواً احد .
 وقول الصادق هذا الاشارة الى الوهیتهم فاما النواصیت فهي مولودۃ
 ترجمہ ۱۔ مولانا صادق سے کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا صفت ہے ؟ آپ نے فرمایا
 پانچ کلمے ہیں " اللہ ایک ہے ، محمد بے نیاز ہیں ، فاطمہ سے حسن پیدا نہیں ہوئے اور نہ
 حسین کسی سے پیدا ہوئے ۔ اور نہ کوئی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کا سمسر ہے " امام
 صادق کا یہ جواب ان حضرات کے " خدا ہونے " کی طرف اشارہ ہے باقی رہے نواصیت
 سو وہ تو پیدا ہوئے ہیں (الشموس الزاهرة از حاتم بن ابراہیم)

(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۳۶)

۶۔ اللہ تعالیٰ ستر شکلوں میں ظاہر ہوتے ہیں اور آئمہ کرام
 مختلف لوگوں کے روپ اختیار کر سکتے ہیں اور مختلف
 بہر روپ بھرتے رہتے ہیں ۔

و انما یظهر اللہ
 نفسه فی سبعین هیکلًا
 وهو معنی قوله تعالیٰ هل
 ینظرون الا ان یابیتهم اللہ فی ظل من الغمام والملائکۃ " و اجل
 هیئا کلمۃ یعنی البیوت الرسل والائمة والاہام اجل هیئا کلہم والرسل
 والائمة هم المحب للہ محتجب بہم ، واول حجاب احتجب بہ الباری تعالیٰ
 هو آخر ما یظهر لاولیائہ وهو معنی قوله هو الاول والاخر وظهر الصادق
 فی صورة کالقمر وظهر فی صورة فاطمة و فی صورة محمد ثم التفت
 عن یمینہ فی صورة الحسن وعن یشارہ فی صورة الحسین ورجع الی صورۃ
 وقال هذا کلمہ واحد بلسان واحد ینطق ویصور کیف یشاء بقدرۃ
 رب العلمین وظهر فی صورة الانزعیۃ ورجع الی صورۃ لجابر بن عبد اللہ
 الانصاری قال یا جابر ایتحتم عقلک هذا ؟ ہذا قمیصتی وملابی
 فی کل وقت وزمان ۔ (زہر المعانی ص ۲۵-۵۲)

ترجمہ :- بے شک اللہ تعالیٰ اپنے آپ کو ترہیکلوں (یعنی شکلوں) میں ظاہر کرتا ہے
یہی تفسیر ہے اللہ تعالیٰ کے قول کی کہ ”کیا یہ لوگ منتظر ہیں کہ اللہ تعالیٰ بادلوں کا
چھتر لگائے، فرشتوں کو ساتھ لئے ان کے سامنے آجود ہو“ سب سے بڑی ہیکل
(یعنی شکل) یعنی ”بیوت“ انبیاء و مرسلین اور ائمہ ہیں۔ ان میں سب سے بڑی ہیکل یعنی شکل جس
میں خدا تعالیٰ ظہور کرتا ہے، امام ہے۔ ائمہ اور رسل سب اللہ کے حجاب یعنی پردے ہیں جن میں
وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ پہلا وہ پردہ جس میں اللہ تعالیٰ چھپا دہی وہ پردہ ہے جو آخرت میں
اس کے اولیاء کے لئے ظاہر ہوگا یہی ہے معنی اس قول ہوا الاول والاخر کے۔ امام جعفر
صادق ایک صورت میں جو چاند سی تھی، ظاہر ہوئے اور آپ حضرت رفا طہ کی صورت میں ظاہر
ہوئے اور محمد کی صورت میں بھی ظاہر ہوئے پھر آپ اپنے دائیں جانب حسن کی صورت
میں اور بائیں طرف حسین کی صورت میں پھرے۔ پھر آپ نے اپنی اصل صورت اختیار کر لی اور فرمایا
”یہ سب ایک ہی چیز ہیں جو ایک ہی زبان بولتی ہیں اور رب العالمین کی قدرت
سے جس طرح چاہتی ہیں صورت اختیار کر لیتی ہیں“

پھر آپ صورت ازیمہ (یعنی حضرت علی کی صورت) میں ظاہر ہوئے اور جابر بن عبد اللہ انصاری
کے لئے پھر اپنی صورت کی طرف لوٹ گئے (یعنی اپنی اصلی شکل اختیار کر لی) پھر آپ نے فرمایا
اے جابر! کیا تیری سمجھ میں یہ بات آسکتی ہے؟ یہ ہر وقت اور ہر زمانے میں میری تمہیں اور
لباس ہیں۔ (بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۳)

اسمعیلیوں کی مشرکانہ دعاؤں کا ایک انوکھا نمونہ ”یا محمد اہ، یا محمد اہ، یا محمد اہ
یا محمد اہ انی استجیر بک فاجرنی وانی استعین بک فاعننی وانی اتوکل
علیک فلا تحذلنی وانی اتوسل بک الی عاشر العقول وبک وبہ الی جمع
العقول الابداعیۃ وبک وبہم الی من جلت قدرتہ وعظمت مشیتہ ان
یصلی علیک وعلیہم اجمعین“

ترجمہ ۱۔ اے محمد! اے محمد! اے محمد! بے شک میں تجھ سے پناہ کا خواستگار ہوں تو مجھے پناہ دے اور بے شک میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں تو مجھے مدد دے اور بے شک میں تجھ پر توکل کرتا ہوں تو مجھے تہا سے پناہ نہ چھوڑ میں تیرے وسیلے سے عقل عاشق کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور آپ کے اور اس کے وسیلے سے تمام عقول ابداعیہ کی طرف متوجہ ہوں اور آپ کے اور ان کے وسیلے سے اُس ہستی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں جو کہ بڑی قدرت اور مشیت کا مالک ہے (اور دعا کرتا ہوں کہ) وہ تجھ پر اور ان سب پر درود بھیجے۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ ص ۱۴)

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴

۸۔ اسماعیلیوں کی مشرکین عرب کی دعاؤں سے ملتی جلتی دعا بوقت ذبح حیوان سے عقیقہ امین المومنین علی بن ابی طالب

وبسم مولانا طمۃ الزہراء وبسم مولانا الحسن وبسم الطیب ابی القاسم امین المومنین صلوات اللہ علیہم اجمعین۔ (صحیفۃ الصلوٰۃ عقیقہ کی دعا ص ۹)

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴)

۹۔ اسماعیلیوں کے نزدیک یہود و نصاریٰ اور بت پرست مشرک نہیں بلکہ حضرت علی کی ولایت میں کسی کو شریک ماننے والے مشرک ہیں میں اکثر مقامات پر یہ کہا گیا

ہے کہ ”الشِّرْکُ فِی الْحَدُودِ لَا فِی الْمَعْبُودِ“

یعنی حدود دین کے باہر میں شرک ہو سکتا ہے معبود میں نہیں ہو سکتا۔ (بحوالہ اسماعیلی مذہب ص ۹)

(نوٹ) اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات میں کسی کو شریک و ہمیم ماننے والا شخص مشرک نہیں بلکہ (ان کے) (امام کی بجائے دوسرے کو امام تسلیم کرنے والے مشرک ہیں)۔ (راصفعل)

”مولانا جعفر صادق نے فرمایا کہ آیت کریمہ ۱۔ وِیْلٌ لِّلْمُشْرِکِیْنَ الذِّیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوٰۃَ میں مشرکین وہ افراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت میں شرک کیا۔ کتاب الکشف ص ۳۱

(بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹)

مد سید ناموید اپنی ایک مجلس میں فرماتے ہیں کہ یہود شرک سے بری ہیں کیونکہ باری تعالیٰ کے متعلق ان کا اور مسلمانوں کا عقیدہ ایک ہی ہے۔ نصاریٰ مشرک نہیں کہے جاسکتے، اگرچہ وہ تین کو ملا کر ایک کہتے ہیں۔ ثنویہ بھی مشرکین میں شامل نہیں کیونکہ وہ خدا کے قائل ہیں اور ضد غیر شریک ہے اب صرف عبدة الاصنام یعنی بتوں کی پوجا کرنے والے باقی رہ گئے یہ لوگ عقلاء مکلفین میں ہی داخل نہیں ہیں کہ ان کو مشرکین کہا جاسکے۔ کلام مجید میں مشرکین کا ذکر تو ہے لہذا ان کا وجود ہونا چاہیے اس لئے مشرک وہ ہے جو رسول ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ رسول نہ ہو یا جو وصی ہونے کا دعویٰ کرے اور وہ وصی نہ ہو اور یہی شرک صحیح ہے۔

ذریعہ المکذبین سے وہ افراد مراد ہیں جنہوں نے حضرت علی کی ولایت کو جھٹلایا (شرح الاخبار ص ۶۶) ہمارا اسمعیل مذہب ص ۴۹

”لئن اشرکت لیحبط عملک“ کی تفسیر (اسماعیلیوں کے ہاں) یہ ہے کہ اسے رسول! اگر تم نے کسی اور کا تقرر کر کے اسے علی کے ساتھ امر خلافت میں شریک کیا تو آپ کے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب بتفسیر ص ۵

”۱۰۔ (اسماعیلیوں کے ہاں) حضرت آدم اور ان کی حقیقت | ہمارے دور ستر کے پہلے پہلے ناطق (رسول) یا مستودع تخوم بن بخلاج ہیں جن کا نام عبداللہ ہے لیکن یہ عام طور پر آدم کے نام سے مشہور ہیں ان کو دور کشف کے آخری مستقر امام ہنید نے قائم کیا اسی وجہ سے یہ آدم کے مقیم کہے جاتے ہیں (سرر النطق ما از جعفر بن منصور الہین ص ۲۹ اور ص ۳۲ حضرت آدم کے قصے کی تاویل بھی ملا خط فرمائیے)۔

جب انہوں نے دیکھا کہ دین میں فترت (سستی) واقع ہو گئی ہے اور لوگ ان کی عمت سے پھرتے جاتے ہیں اور ان میں یہ صلاحیت باقی نہیں رہی کہ انہیں عام طور پر حکم کھلا علم باطن کی تعلیم دی جائے تو انہوں نے دور ستر کی تہذیب شروع کی یعنی خود بھی چھپ گئے اور علم باطن کو بھی عام لوگوں سے چھپا دیا اور اپنی دعوت کے حدود (یعنی ارکان) میں سے جن

کی تمثیل مٹی سے دی گئی ہے ایک حد کو اپنا نائب مقرر کیا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ ظاہری شریعت کی طرف تمام لوگوں کو دعوت دے لیکن علوم باطن یا تاویل چند خاص لوگوں کے سوا جو اس کے مستحق ہوں کسی کو نہ بتائے آدم کی پیدائش کی یہی تفسیر ہے۔ آیت کریمہ ، **وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰئِكَةِ اسْمِعُوا لآدَمَ فَيَسْجُدْ وَالاٰ اٰبٰلٰیسَ** میں ”رب“ سے امام مستقر مراد ہے جنہوں نے ملائکہ یعنی اپنے حدود سے کہا کہ میں آدم کو تمہارا صدر مقرر کرنے والا ہوں تم ان کی اطاعت کرو۔ حضرت آدم کا بڑا دشمن شیطن جو باطنی دعوت میں شریک تھا اُس نے انہیں علم ظاہر کے ساتھ علم باطن بھی لوگوں کو بتائے اور قائم القیامہ کے رتبے پر کچھ روشنی ڈالنے کی رغبت دلائی ان سے یہ کہا کہ اگر وہ ایسا کریں تو ان کا مشن ترقی کرے گا اور ان کی دعوت میں لوگ کثرت سے داخل ہوں گے یعنی اس درخت کے پھل کھانے کی رغبت دلائی جس کے استعمال کی امام مستقر نے ممانعت کی تھی حضرت آدم دھوکے میں آ گئے اور علم باطن کے چند نکتے عوام پر ظاہر کر دیئے گئے۔ اس جرم کے سرزد ہوتے

ہی وہ اپنی جنت یعنی باطنی دعوت سے نکال دیئے گئے۔ اور ظاہری دعوت کے صدر مقرر کئے گئے۔ اس زمانے سے علم باطن کی تعلیم کے لئے آدم نے اپنے وصی بابل کو مقرر کیا۔ دور میں ظاہری شریعت کا معلم ناطق یعنی رسول ہوتا ہے اور باطنی شریعت کا معلم اساس یعنی وصی ہوتا ہے دور کشف میں اس تقسیم کار کی ضرورت نہیں پڑتی۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ اس وقت ظاہری شریعت یعنی اعمال مرتفع ہو جاتے ہیں محض باطنی شریعت یعنی علم باطن باقی رہ جاتا ہے۔ (مرآۃ النطق از سید جعفر بن منصور العین ص ۲۹، ۶۴)

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۷)

(نوٹ) اسمعیلی فرقہ پیغمبروں کے معجزات اور خوارق کماثل نہیں کیونکہ ان کے نزدیک یہ سب غیر فطری باتیں ہیں اس لئے انہوں نے پیغمبروں کے تمام معجزات اور خوارق عادت حالات کی تاویل بذریعہ تحریف کر ڈالی اور یوں معجزات تسلیم نہ کرنے کا ایک راستہ تلاش کر لیا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو اساس التاویل از قاضی نعمان بن محمد۔ از اصغر علی

۱۱۔ آنحضرت صلعم کے بعد اجراء نبوت جدیدہ اور ”حضرت آدم کے بعد آپ کے قائم مقام نسخ و تعطیل شریعت محمدیہ کا عقیدہ“ آپ کے وصی ہابیل ہوئے۔ ہابیل

نے دعوت یا ظن کے لئے اپنا ایک مددگار مقرر کیا جسے حجت کہتے ہیں اور جو آپ کے بعد آپ کے جانشین ہوئے اسی طرح آپ کے دور میں یکے بعد دیگرے اللہ ہوتے رہے یہاں تک کہ ناطق

ثانی (یعنی رسول ثانی) حضرت نوح کا دور آیا جن کو آپ کے زمانے کے مستقر امام مولانا ہود نے قائم کیا آپ کے وصی مولانا سام تھے آپ کے دور کے بعد ناطق ثالث (یعنی تیسرے رسول)

حضرت ابراہیم کا دور شروع ہوا آپ اپنے دور کے مستقر امام بھی تھے گویا آپ مستقر امام بھی ظاہر ہو گئے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت ابراہیم چاروں مراتب نبوت

رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے آپ نے حضرت اسحق کو ظاہری شریعت کے لئے اور حضرت اسمعیل کو باطنی شریعت کے لئے قائم کیا۔ وفدیناہ بذبح عظیم ک

یہی تفسیر ہے۔ آپ کے دور کے بعد ناطق رابع (یعنی چوتھے رسول) حضرت موسیٰ کا دور شروع ہوا جو مستقر امام نہ تھے آپ کے مقیم مولانا ادا اور آپ کے وصی مولانا ہارون تھے آپ

کے دور کے بعد ناطق خامس (یعنی پانچویں رسول) حضرت عیسیٰ کا دور شروع ہوا جن کے مقیم مولانا خزیمہ اور وصی شمعون باصفا تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سادس (یعنی چھٹے رسول)

آنحضرت صلعم کا دور شروع ہوا آپ کے مقیم مولانا ابوطالب اور وصی مولانا علی تھے آپ کے دور کے بعد ناطق سابع (یعنی ساتویں رسول) مولانا محمد بن اسمعیل کا دور شروع ہوا جو دور

روحانی اور قائم کا دور تھا۔ یہ سب انبیاء اس وجہ سے نطقاً کہے جاتے ہیں کہ ان میں سے ہر نبی نے اپنے پیش رو نبی کی شریعت کو معطل یعنی منسوخ کر کے ایک جدید شریعت

وضع کی چنانچہ مولانا محمد بن اسمعیل نے شریعت محمدی کے ظاہر کو معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔ (دیکھئے اساس التاویل مولفہ سیدنا قاضی نعمان از

ابتداء قصہ آدم اور بالخصوص کتاب الکشف ص ۱۵۲) کی یہ عبارت ملاحظہ ہو

النطقاً هم الذين ينطقون بالنزول والشرائع فهم آدم و
نوح وابراهيم وموسى وعيسى ومحمد وهو احمد ومحمد
المهدي الناطق السابع فهم بيوت وحى الله "

(بحوالہ ہزار اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۹، ۵۸)

۱۲ - موجودہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ صحابہ وغیرہ کی تصنیف ہے
سیدنا قاضی نعمان اور باب الالباب سیدنا
حمید الدین کرمانی دونوں کا اس امر پر اتفاق
ہے کہ حضرت علی نے آنحضرت کی وفات کے کچھ ہی بعد قرآن مجید جمع کر کے لوگوں کے
دوبرو پیش کیا لیکن دشمنی کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا گیا اور کہا گیا کہ ہمارے پاس جو کلام
اللہ ہے وہ کافی ہے آپ اپنا نسخہ واپس لے گئے اور یہ فرمایا کہ اب قائم کے سوا اسے
کوئی نہیں کھولے گا سیدنا جعفر بن منصور الیمین ایک طویل بحث میں فرماتے ہیں جس طرح
یہود و نصاریٰ نے اصلی تورات و انجیل کو چھوڑ کر اپنی رائے اور قیاس سے علیحدہ کتابیں
جمع کر لیں مسلمانوں نے بھی اسی طرح کیا۔ رسول خدا صلعم نے کلام اللہ جمع کر کے اسے
اپنے اصحاب کے سامنے اپنے دھڑکے سپرد فرمایا یہ لوگ اس سے بے پرواہ ہو گئے اور
اپنے قیاس و رائے سے ایک الگ قرآن مجید جمع کیا اس کے بعد خلیفہ ثالث نے شیخین کا
جمع کیا ہوا نسخہ جلاڈالا اور ایک دوسرا نسخہ تیار کیا پھر حجاج آیا اور اس نے خلیفہ
مذکور کے نسخے کو لے کر آگ میں جھونک دیا اس کے بعد اس میں سے جو چاہا نکال دیا اور
ایسی کتاب تالیف کی جو اب ان کے پاس موجود ہے (دیکھئے اساس التاویل فی ذکر وصی
رسول اللہ، معاصم الہدی از سیدنا حمید الدین کرمانی ص ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸)
(بحوالہ ہزار اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۵۸ بعنوان مقدمہ)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق، مالک، رزاق وغیرہ مجازی ہیں اسمعیلی نقطہ نظر
حقیقت میں یہ اوصاف امام الزمان کے ہیں۔ اور اعتقاد کے لحاظ

سے اللہ تعالیٰ کے تمام اوصاف مثلاً خالق ، مالک ، رزاق وغیرہ مجازی (یعنی برائے ہونے کا نام) ہیں حقیقت میں وہ عقل اول پر صادق آتے ہیں جو عالم روحانی کا پہلا موجود ہے عالم جسمانی میں ان اوصاف و نعوت سے امام الزمان موصوف ہوتے ہیں کیونکہ وہ اس عالم میں عقل اول کے مقابل میں یہاں تک کہ ”اللہ“ کا لفظ بھی جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا عقل اول اور امام پر اطلاق کیا جاتا ہے اس لئے ذات باری تعالیٰ کو مبدع یا غیب بلکہ غیب الغیوب کہتے ہیں اسے کسی وصف سے موصوف کرنا گویا اس کی ذات میں کثرت ثابت کرنا ہے جو شرک کا مترادف ہے۔ (باری تعالیٰ سے صفات سلب کر کے اور ان کو ان صفات سے موصوف کرنے کا یہ انوکھا استدلال ہے) (حوالہ کیسے ملاحظہ ہو) کنز الوداد زیدنا براهیم بن الحسین الحمادی ص ۴۵۶ ، فصل بعنوان عقل اول یا عقل عاشریا امام الزماں کا خدا تعالیٰ کے اوصاف سے موصوف ہونا۔ اسماعیلی مذہب

”مولانا محمد باقر سے روایت کی جاتی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ ”عالم“ ہے لیکن اس معنی سے کہ وہ جسے چاہتا ہے اسے علم کی دولت بخش کر عالم بنا آتا ہے نہ اس معنی سے کہ یہ صفت خود اس کی ذات سے قائم ہے۔ (ملاحظہ ہو راحة العقل) اسماعیلی مذہب

۱۴۔ اسماعیلیوں کے ہاں عقل اول کا مقام و مرتبہ

”عقل اول“ ہے اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس نے اپنی ذات کو پہچان لیا یہی ملک مقرب اور اسم اعظم ہے بلکہ یہی خالق اور باری اور مصور ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۱۔ **هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ** (اسماعیلی شریعت کی اصطلاح میں اسے عقل نہیں کہتے بلکہ قلم کہتے ہیں۔ (فلاسفہ یونان کی تقلید کرتے ہوئے اسماعیلیوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ) چونکہ باری تعالیٰ کی ذات میں کسی قسم کی نہ تو کثرت ہے اور نہ ترکیب اس لئے اس سے صرف عقل اول ہی کا صدور

ہوا جو ایک ہی ہے۔ اگر باری تعالیٰ ایک ہوتا تو اس سے دو موجود صادر ہوتے کیونکہ ایک کے بعد دو کا رتبہ ہے۔ (حاصل یہ کہ واحد یعنی ایک ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی صفت نہیں، از اصغر علی) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲

(نوٹ) حکمایونان بھی بقول ”لا یصید رعن الواحد الا الواحد“ موجودات کا نظام تخلیق ایسے ہی بتایا ہے (جو کہ ان کے لامذہب دماغ کی ایجاد ہے) از اصغر علی
(بحوالہ حاشیہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۲)

(حوالہ کیلئے مندرجہ ذیل عبارت غور سے پڑھئے۔ المبدع الاول۔ الناطق (المصور)
المنبعث الاول، الاساس (الباری) الموجود الثالث۔ الامام (المخالف)
فجمع الله تعالى المراتب الثلاثة في آية واحدة ونسبها الى الاول فقال هو الله
المخالف ابادي المصور كي له الاسماء الحسنى اي له المراتب الثلاثة التي دون ذلك
(راحة العقل المشرع السادس من السور السابع) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۲

۱۵۔ عبدالمطلب اور ابوطالب پیغمبر تھے بلکہ پیغمبر گرامر اور رسول ساز تھے ”آنحضرت صلعم انہوں نے ہی آنحضرت صلعم کو پیغمبری بخشی تھی“ کے دادا مولانا

عبدالمطلب حضرت ابراہیمؑ کی ذریت سے ہیں آپ بھی حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت عیسیٰ کے دور میں مستقر امام تھے یعنی آپ میں نبوت، رسالت، وصایت اور امامت چاروں مراتب جمع تھے آپ نے اپنے دو فرزندوں مولانا عبد اللہ اور مولانا ابوطالب کو خدا کے امر و وحی سے الگ الگ رتبے دیئے پہلے کو نبوت و رسالت کے رتبے دے کر ظاہری دعوت کا صدر بنایا اور دوسرے کو وصایت و امامت کا درجہ دیکر باطنی دعوت کا رئیس مقرر کیا۔
(کنز الولد ص ۴۹، الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۲ سراق ۲ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۶۳)

”مولانا عبد اللہ کے انتقال کے وقت آنحضرت صلعم پیدا نہیں ہوئے تھے اسی لئے مولانا عبدالمطلب نے اپنے فرزند مولانا ابوطالب پر نص کر کے انہیں آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا

اسی وجہ سے مولانا ابوطالب "ذوالکفل" کہلاتے ہیں تاکہ آپ اپنے انتقال کے وقت نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کے سپرد کر دیں۔ مولانا ابوطالب نے خدیجہ بنت خویلد، میرہ بحیرا (راحب) اور مرقل کو "حجت" کے رتبے میں قائم کیا آپ کے بارہ نقیب نہ تھے کیونکہ کیونکہ آپ صاحب دولیت یعنی صاحب امانت تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ کے دور میں ہوا۔ موسیٰ یوشع بن نون کو اپنے فرزند ہارون کے لئے جو سن بلوغ کو نہیں پہنچے تھے مستودع بنایا۔
 (سرائر النطق ص ۱۳۸ تا ص ۱۴۰) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲

مولانا ابوطالب نے نبوت و رسالت کا رتبہ آنحضرت صلعم کو اور وصایت اور امامت کا درجہ مولانا علی کو دیا۔ مولانا عبداللہ کے قائم مقام آنحضرت صلعم اور مولانا ابوطالب کے جانشین مولانا علی ہوئے۔ ایک دوسری روایت میں یہ ہے کہ مولانا عبداللہ نے اپنے انتقال کے وقت اپنے والد مولانا عبدالطلب کو آنحضرت صلعم کا کفیل بنایا تاکہ وہ اپنے بعد نبوت و رسالت کا عہدہ آنحضرت کے سپرد کر دیں۔ (کنز الاولاد ص ۴۹۶)
 بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴

"مولانا ابوطالب کی شان عظمت و جلالت اس سے ظاہر ہے کہ آپ میں بھی مولانا عبدالطلب کی طرح چاروں مراتب جمع ہو گئے تھے (الانوار اللطیفہ فصل ۵ باب ۱۲ مرادق)
 (بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴)

"آپ نے اپنی حجت حضرت خدیجہ کو آپ کی بعثت کے ایک روز بعد شنبہ کو ظہر کے وقت اللہ تعالیٰ کے امر و وحی سے یہ حکم دیا کہ وہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی کو اپنے پانچ "حدود" کے سامنے بلا کر آنحضرت صلعم کو رتبہ وصایت و امامت کے متعلق مولانا علی کے کفیل اور مستودع بنائیں۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے آپ کے حکم کے متعلق عمل کیا اور شرح و بسط سے آنحضرت صلعم کے سامنے کہا کہ مولانا علی آپ کے وصی اور آپ کے علم کے وارث ہیں اور آپ کی یعنی مولانا علی کی ذات وہ ہے جس میں چاروں مراتب نبوت

رسالت وصایت اور امامت جمع ہیں ۔

ان یسکفل محمدًا علی رتبة الوصایة والامامة ویستودع فیهمالہ
(ومولانا علی) هو الذی تجتمع الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن
(کنز الولد ص ۵۵) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۶۴ ۶۵

۱۶۔ بحیرار اہب اور چار دیگر آدمی آنحضرت صلعم کے ”پانچ ارکان دعوت جو آنحضرت
استاد تھے اور خدیجہ آپ کی اسانی تھیں جن سے آپؐ تکمیل علیہم کی صلعم اور آپ کے ”رب“ یعنی

مولانا ابوطالب کے درمیان معلموں کی حیثیت سے تھے ان کے نام یہ ہیں ۱۔

(۱) ابی بن کعب (۲) زید بن عمرو (۳) عمرو بن نفیل (۴) زید بن اسامہ

(۵) بحیرار اہب یہ پانچ ارکان ولایت، طہارت، صلوٰۃ زکوٰۃ اور صوم کے

مقابل ہیں گویا ہر ایک نے آنحضرت صلعم کو ایک رکن شریعت کی تعلیم دی آخر میں آپ نے
حضرت خدیجہ سے تعلیم پائی (کنز الولد ص ۴۹، ۵۱) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۶۵

۱۷۔ نبی اکرم صلعم غیر معصوم تھے مگر حضرت علی اور باقی سب امام ”سیدنا جعفر بن منصور
معصوم تھے اور نبی اکرم صلعم سے چار درجے افضل تھے۔“ الیمن کہتے ہیں کہ تمام

انبیاء کی حد تنزیل ہے ان کی شریعتوں میں اختلاف اور شبہ پایا جاتا ہے ان سے گناہ سرزد
ہوئے کیونکہ انہوں نے ایسے مراتب طلب کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے وہ سب غیر معصوم
تھے ان میں آنحضرت بھی شامل ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ خود آپ کو خطاب کر کے فرماتا ہے ۔

انا فتحنا لک فتحا جبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر“ بخلاف
اس کے آپ کے وصی مولانا علی اور آپ کی نسل سے جتنے ائمہ ہوئے ان کی حد تاویل ہے
جس میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ما تری فی خلق الرحمن
من تفاوت، انہوں نے ایسے مراتب طلب نہیں کئے جن کے وہ مستحق نہ تھے ۔ یہ سب
ملکہ بالفعل اور معصوم ہیں اور چار درجے انبیاء و مرسلین سے افضل ہیں ۔ سیدنا موصوف

نے اس مقام پر طویل بحث کی ہے جو تقریباً چھ صفحوں پر مشتمل ہے ان کے بعض حصے مجھے
یہاں درج کئے جاتے ہیں۔ الملئکہ المقربون هم الائمة المعصومون وهم افضل
من الرسل المودین۔ لا یعصون الله ما امرهم ويفعلون ما یأمرون
— والملئكة بالفعل هم المقربون فوق الرسل بارج درجات لان الانبياء وقعت
هنهم الذنوب والمعاصي ثم نالهم التوبة والرحمة اذ عصيانهم متوجها الى
الطاعة فكانوا غير معصومين لطلبهم مراتب فوق مراتبهم لم يستحقوها
وكان أسسهم معصومين لانهم لم يطلبوا فوق حد هم كادهم وما ذكره الله
من عصيانهم ويوسف وموسى وداود وما حكى الله في قصة نينا محمد في
قوله ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر وليس بين الرسل والملئكة
مساواة في الحقيقة — وكذلك ان المومنين المعصومين لا تجري عليهم
الذنوب كما ان الذنوب لا تجري على المومنين من الملئكة۔

(سرازمطالعہ ص ۶۵ ۶۶۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۷، ۸)

۱۸۔ اقرار ولایت علی کے بغیر ہر نیک عمل بے کار ہے حتی کہ جس
پیغمبر نے ان کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس سے پیغمبر کی چھین لی گئی
آنحضرت صلعم اسحاقی دور کے صرف مستجبین کے مجمع تھے یعنی اس دور کے مستجبین کی صورتیں
آپ میں جمع تھیں اور مولانا علی میں دو فرات کے تین ہزار سال اور دور ستر کے مولانا ہاشم تک تمام مقامات
یعنی حدود عالیہ اور ہیاکل نورانہ جمع تھے۔ کسی نبی کی توبہ، کسی ول کا انتخاب، کسی ول کی امامت اور
کسی عامل کا عمل اگرچہ کہ وہ عبادت میں فنا ہو جائے درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ساتھ مولانا
علی کی ولایت نہ ہو جس نبی نے آپ کی ولایت کا اقرار نہیں کیا اس کی نبوت ساقط ہوگی (یعنی چھین لی گئی) ^{مذہب}
بہر حال کسی عامل کا عمل آپ کی ولایت کے بغیر مقبول نہ ہوگا۔

ان الله لا يقبل توبة بني ولا اصطفأولي ولا امامة وصي ولا عمل طاعة من عامل ولو

تقطع فی العبادۃ والاجتهاد الابولایۃ علی بن ابی طالب فمن انی بغیر ولایۃ علی
اسقطت نبوتہ ووصایۃ وصالح عملہ ولا زکالہ، عمل (رائر انطفاۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمین
ص ۳۵ - بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۱)

(نوٹ) سیدنا جعفر بن منصور الیمین، مولانا معز کے باب الابواب تھے اور انہوں نے اسماعیل
دعوت کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۱

۱۹۔ حضرت علی عمر بھرا آنحضرت کے ساتھ کار نبوت میں شریک رہے۔ [۱۰ آٹھویں داعی مطلق سیدنا حسین
بن علی کہتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور مولانا علی دونوں کا مرتبہ اور درجہ ایک تھا ایک کو دوسرے پر کوئی
فضیلت نہیں بلکہ دونوں مساوی ہیں جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ ایک دوسرے سے افضل ہے اس نے
ایک میں غلو کیا اور دوسرے میں تقصیر کی (لے مومن) تو یہی اعتقاد رکھ۔ جس کا اعتقاد اس کے
خلاف ہو اس پر خدا کی لعنت (المبدأ والمعاد ص ۳۵) بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۱
"دونوں میں مساوات بھی اتنی تھی کہ بقول سیدنا ادریس، مولانا علی آنحضرت کی زندگی تک
آپ کے ساتھ رسالت میں بھی شریک تھے اور آپ (یعنی علی) درجہ نبوت پر فائز تھے (زہر المعانی ص ۳۵)
زہر المعانی کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

قال رسول اللہ صلعم فلما نلت کمال المراتب رفعت علیاً الی
المنزلۃ الی رفعت مساویۃ فی الدرجۃ الی ملکۃ۔ وقلت
ہو منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ عند اکمال ہارون منزلۃ
الرسالۃ وقلت ان علیاً فی ذلک الوقت قد حاز درجۃ النبوة
— وهذا ما ویل قولی "انہ لابی بعدی" کی شرح کی جاتی ہے
کہ مولانا علی آنحضرت صلعم کے ساتھ آپ کی زندگی تک کار نبوت میں شریک رہے۔
(بحوالہ ہار اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۴۱)

۲۰۔ حضرت علی کو نبوت سمیت چار اعلیٰ مراتب تھے۔ [۱۰ مولانا علی] هو الذی تجتمع

الیہ المراتب الاربع وهو مستقر الباطن - یعنی حضرت علی میں چاروں مراتب
یعنی نبوت، رسالت، وصایت اور امامت جمع تھے اور آپ باطن مستقر ہیں (کنز الولد ص ۵۱۵)
بحوالہ ہارال اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۴۳

۲۱ - مولانا علی غافر خطیبہ الرسول | اس بارے میں سیدنا جعفر بن منصور
نفس اللہ اور معبود الملئکہ اہل
الیمین کی تین روایتیں ملاحظہ فرمائیں

① وقد روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال علي رؤس الاشهاد
وهو آخذ بيد علي بن ابي طالب وقد علي به المنبر معه و
الناس محدقون به فقال بعد حمد الله وثنائه! هذا علي
اخى - والخليفة من بعدى وابو عترقى وسائر عوالتى
ومفروح كوثى وغافر خطيئتي (سراير النطقاء -
ازيدنا جعفر بن منصور اليميني ص ۱۲۵ ، ص ۲۰۹)

② وروى عن اسد الهجرى انه قال سمعت امير المؤمنين علي
بن ابي طالب يقول فى محضر من شيعته واصحابه: ما آمن
بالله ولا اقر بنبوته رسوله من لم يقرب ولايتى وان سليمان بن
داود سأل الله ان يعطيه ملكا لا ينبغي لاحد من بعده فاجاب
الله سؤاله - فاعجب بملكه فعرضت عليه ولايتى فتوقف
عن ولايتى فلبى الله ملكه وابنللاه بالجد على كرسيه وسقطت
نبوته اربعين يوما حتى آمن بى واقر بولايتى فرد الله عليه ما صلب
وكشف عنه بلاءه وكذلك داود عليه السلام امر بالحكم بين
الناس فحكم واعجب بما صار اليه فعرضت عليه ولايتى فتوقف
فابنللاه الله بما ذكره من بلاءه وكذلك يونس عرضت عليه

ولایتی فتوقف فابتلاه الله بالحقوت فابتلعه كما قال الله تعالى
فلولا انه كان من المسبحين لبث في بطنه الى يوم يبعثون
فلما اقر بولایتی وعرفنی خلصه الله مما ابتلاه. فما من نبی
الا وعرضت علیه ولایتی فمن سارع الى الاجابة بالولایة
كان من المرسلین ومن ابطأ عن الاجابة بولایتی والاقرار
بی كان غیر مرسل الا ان ولایتی ولایة الله -

وهو قوله ۱- هنالك الولایة لله الحق - فهي ولایتی فمن اقر بها
فقد اقر بالله واعترف بوحدانیته واقر لمحمد بالنبوة و
من انكرها فقد انكر الله وكفر به وانكر رسوله ولم یؤمن به
وروی عن ابی ذر جندب انه قال سمعت امیر المؤمنین علی
بن ابی طالب وهو یقول انا دین الله حقاً وانا توحید الله
حقاً وانا نفس الله حقاً لا یقولها غیری ولا یدعیها غیری
مدع الا کاذب -

(نقطے) یہ روایت عیسائیت کا چریہ ہے الوہیت کے علاوہ بھی عیسیٰ علیہ السلام
کے باپے میں انہوں نے اسی قسم کا غلو کیا ہے ملاحظہ ہو شہرستانی صفحہ ۱۴۲ -
قالت النصارى المسيح هو الذى به غفر زلّة آدم وهو الذى يحاسب
المخلوق (شہرستانی کی یہ عبارت) ہمارے اسمعیل مذہب اور اس کا نظام کے صفحہ ۸۱ پر
ملاحظہ ہو -

(۳) وروی عن رسول الله صلعم انه قال لما عرج بي الى السماء
الرابعة رأيت علياً جالساً على كرسي الكرامة والملائكة
حافون به يعظمونه ويعبدونه ويسبحونهم ويقدمونه

فلتت لحبیبی جبریل مسبقتی اخی علی الی هذا المقام فقال لی
 یا محمد ان الملكة شکت الی الله تعالی مشده شوقها الی علی
 لعلها بعلمه وحزنه وسئلت النظر الیه فخلق الله هذا اللک
 علی صورة علی والزهم طاعنه فکلما اشتاقوا الی علی نظروا الی
 هذا فیعبدونہ ولسبحونہ ویقدسونه وذلك قوله عز وجل -
 هو الذی فی السماء اله و فی الارض اله وهو الحکیم العلیم
 وقد قال رسول الله صلعم النظر الی وجهه علی عبادة -

(سراة النظم ص ۲۸۲، ص ۳۱۳ فی آخر الکتاب)

ترجمہ ۱۔ آنحضرت صلعم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ایک روز منبر پر تشریف لکھتے
 تھے اور لوگ آپ کو گھیرے ہوئے تھے آپ نے برسر عام مولانا علی کا ہاتھ پکڑ کر حمد و ثنائے
 بعد فرمایا اے لوگو! - یہ علی میرے بھائی ہیں اور میرے بعد میرے خلیفہ ہیں اور میری
 عسرت کے باپ اور میرے راز کے پردہ پوش اور میری تکلیفیں دور کرنے والے اور میری
 خطا معاف کرنے والے ہیں

ترجمہ (۲) اسد بھری سے روایت کیا گیا ہے کہ آپ نے مولانا علی کو اپنے شیعہ کی مجلس
 میں یہ فرماتے سنا کہ جو میری ولایت کا اقرار نہ کرے وہ مومن نہیں اور نہ وہ آنحضرت کی رسالت
 کا مقرر ہے۔ بے شک حضرت سلیمان نے اللہ تعالیٰ سے ایک ایسا ملک مانگا جو کسی کو
 آپ کے بعد سزاوار نہ ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول فرمائی آپ ملک پر مغرور ہو گئے آپ پر
 میری ولایت پیش کی گئی لیکن آپ نے اس کے مننے سے توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے
 آپ سے ملک چھین لیا اور آپ کی کرسی پر دھڑلا ڈالنے سے آپ کو مبتلا کیا (والقینا
 علی کرسیہ جسدًا) اور آپ کی نبوت چالیس روز تک چھن گئی یہاں تک کہ آپ مجھ پر
 ایمان لائے اور میری ولایت کا اقرار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ سے چھین لیا تھا اسے

والپس کر دیا اور آپ کی بلاء دور کی اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو حکم دیا کہ وہ
 بکوں کے درمیان فیصلہ کرے آپ نے فیصلہ کئے جس کی وجہ سے آپ مغرور ہو گئے
 پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر میری ولایت پیش کی آپ نے بھی توقف کیا اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ
 کو گرفتار بلا لیا۔ اسی طرح حضرت یونس پر میری ولایت پیش کی گئی آپ نے بھی توقف
 کیا لہذا اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے ذریعے آپ پر بلا نازل کی مچھلی آپ کو نگل گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے۔ اگر وہ تسبیح نہ کرتے تو قیامت کے دن تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہتے
 جب آپ نے میری ولایت کا اقرار کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مصیبت سے نجات دی۔
 کوئی نبی ایسا نہیں گزرا۔ جس پر میری ولایت پیش نہ کی گئی ہو۔ جس نے اسے جلد قبول
 کر لیا۔ وہ مرسلین میں شمار کیا گیا اور جس نے اس کے قبول کرنے میں دیر کی اور میرا اقرار
 نہ کیا وہ غیر مرسل ٹھہرا۔ خبردار! میری ولایت خدا کی ولایت ہے اور یہی معنی میں
 اللہ تعالیٰ کے قول۔

هناك الولایة الحق کے معنی ارب ولایت خدائے برحق ہی کو ہے
 جس نے اس کا اقرار کیا اس نے خدا کی وحدانیت اور رسول کی نبوت کا اقرار کیا اور ان
 پر ایمان لایا۔ روایت ہے ابوذر جبریلؑ سے کہ اپنے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو
 یہ کہتے سنا کہ میں حقیقت میں خدا کا دین ہوں۔ خدا کی توحید ہوں اور خدا کا نفس ہوں (یعنی
 خود خدا ہوں) میرے سوا کوئی شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ اور نہ ایسا دعویٰ کر سکتا
 ہے اگر دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔

ترجمہ ۲۔ آنحضرت سے روایت کی گئی ہے کہ معراج میں جب چوتھے آسمان پر پہنچا تو
 دیکھا کیا ہوں کہ علیؑ کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں اور فرشتے آپ کو گھیرے ہوئے
 ہیں اور وہ آپ کی عبادت تسبیح اور تقدیس کر رہے ہیں میں نے اپنے دوست
 جبریل سے پوچھا کہ علیؑ اس مقام پر مجھ سے پہلے پہنچ گئے ہیں جبریل نے کہا
 فرشتوں نے علیؑ کے بندہ مرتبہ کی وجہ سے آپ کو دیکھنے کا بہت شوق ظاہر کیا اس
 لئے اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو آپ کی صورت میں پیدا کیا اور ان اُس کی عبادت فرض کی

جب کبھی وہ آپ کو دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں تو اس کو دیکھ لیتے ہیں اور اس کی عبادت تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہی ہے معنی اللہ تعالیٰ کے قول -

هو الذي في السماء والارض والارض والسماء والارض والسماء
معبود برحق ہے کہ آسمانوں میں بھی اس کی بندگی ہے اور زمین میں بھی اس کی بندگی ہے
اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی کا منہ دیکھنا عبادت ہے -

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام منہ ۸۴)

نوٹ ۱ - منقولہ بالا روایتوں کے معتبر اور مستند ہونے میں کوئی شک و شبہ
نہیں ہو سکتا کیونکہ انہیں اسمعیلی دعوت کے بانی اور امام مولانا معز کے باب الابواب
سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے اپنی مہتمم بالشان کتاب سرائر النطقاء میں مدون فرمایا ہے
آپ کا یہ فرمانا کہ مولانا علی رسول اللہ کی خطا معاف فرمانے والے ہیں اور نفس اللہ ہیں
(یعنی خود خدا ہیں) اور چوتھے آسمان پر فرشتوں کے معبود ہیں جس کی وہ عبادت اور
تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہ ایسی غلو آمیز باتیں ہیں جن کی وجہ سے حضرت علی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر تو کجا خود اللہ تعالیٰ کے ہم درجہ وہم پلہ ہو جاتے ہیں
فتعالی اللہ عما يشركون ۱۰۰ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۸۵)

۲۲ - مولانا معز کی دعاؤں میں اسماعیلیوں کے خود ساختہ پیغمبر
محمد بن اسماعیل کے ذریعہ شریعت محمدیہ کے معطل و منسوخ ہونے کی ایک دعا
نبیئک سید الاوصیاء

المنتجبین و علی فاطمة الزهراء سيدة نساء العالمین و علی سبطیہ الحسن
والمحسین و صل علی القائم بالحق الناطق

بالصدق التاسع من جده الرسول الثامن من امیه الکواثر السابع من آباء
الائمة سابع الرسل من آدم و سابع الاوصیاء من شیت و سابع الائمة
البررة صلوات الله عليهم اجمعین کما قلت سبحانک خلقنا السموات و

الارض فی ستمۃ ایام سوا للساتلین - تم استوی الی السماء وهو استواء
 امر النطفاء بالسابع القائم صلوات اللہ علیہ (کما ذکرنا انفاً) الذی
 شرفته وکرمته وعظمتہ وختمت بہ عالم الطبائع وعظمت بقیامہ
 ظاہر شریعۃ محمد صلعم الخ (ادعیۃ الایام السبعۃ از مولانا المعز لدین اللہ)
 ترجمہ ۱۔ اور درود بھیج تو یا اللہ اپنے نبی کے بھائی علی پر جو اوصیاء منتخبین کے
 سردار ہیں اور عالمہ الزہراء پر جو عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اور ان کے دونوں نواسوں
 حسن اور حسین پر اور درود بھیج تو قائم بالحق اور ناطق بالصدق پر جو اپنے نانا رسول سے نبی
 اور اپنے باپ کوثر سے اٹھویں اور اپنے ابا سے ساتویں ہیں اور جو آدم سے ساتویں رسول
 اور شیث سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں۔ درود اللہ کا ان سب
 پر جس طرح فرماتا ہے کہ ”پیدا کیا ہم نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پھر بلند ہوا وہ
 اللہ آسمانوں کی طرف“ مراد اس سے ناطقوں کے امر کا بلند ہونا ہے قائم سابع سے درود
 اللہ ان پر (جیسا کہ ابھی ہم نے ذکر کیا ہے) اور وہ (یعنی محمد بن اسمعیل) ایسے ہیں
 جنہیں تو نے مشرف معظم اور مکرم کیا اور جن کے ذریعے سے تو نے عالم طبائع کو
 ختم کیا اور شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ ”بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۱۲۰

(نوٹ) اوپر کا اقتباس مولانا معز کی سات دعاؤں سے لیا گیا ہے جن میں ہر دعا ایک دن
 کے لئے مخصوص ہے ہر دعائیں ایک ناطق (یعنی رسول) ان کے وصی اور چھ اماموں کا
 ذکر ہے۔ پہلی یکشنبہ کی دعا میں حضرت آدم کا بیان ہے اسی طرح سلسلہ وار سات دعاؤں میں
 سات ناطقوں (یعنی رسولوں) اور ان کے حدود پر درود بھیجا گیا ہے (ان دعاؤں کو بخوف
 طوالت ہم نے یہاں ذکر نہیں کیا صرف شنبہ کی آخری دعا (مع ترجمہ) نقل کر دی ہے جس میں
 مولانا محمد بن اسمعیل کی شان بتائی گئی ہے کہ وہ نبی اکرم صلعم کے بعد رسول بنا کر بھیجے گئے
 جنہوں نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا یہ محمد بن اسماعیل، امام جعفر صادق کے پوتے ہیں،
 (از اصغر علی)

اسمعیل مذہب کی حقیقت دریافت کرنے کے لئے محقق کو اس سے بڑھکر کسی اور
 دوسرے حوالے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ یہ ان کے ایسے امام کی دعا ہے جن کی شان بہت
 بڑی ہے آپ ظہور کے اماموں کے چوتھے اور مولانا حسن سے چودھویں امام ہیں اور
 اور اسمعیلی اصول کے لحاظ سے چوتھا اور ساتواں اعلیٰ اور افضل ہوتا ہے (اسی وجہ
 سے اسماعیلی فرقے کو فرقہ سبعیہ بھی کہا جاتا ہے۔ از صغریٰ) حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو زہر المعانی
 از سیدنا ادریس صفحہ ۵۶۸۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۹۵۔

۲۳۔ رسول اللہ صلعم کا اپنی اذان میں مولانا محمد بن اسمعیل اور مولانا
 القائم محمد بن عبد اللہ المہدی کی رسالت کی گواہی دینا۔ داعی مطلق سیدنا ابراہیم

ابن الحسین الحامدی المتوفی ۵۵۷ھ جو ظہور کے آخری زمانے میں مولانا آخر کے عہد میں موجود
 تھے اپنی مہتمم بالشان کتاب کنز الولد میں اس طرح ارشاد فرماتے ہیں۔

واما محمد بن اسمعیل فہو مہتمم شریعتہ (ای شریعت محمد صلعم)
 وموفیہا حقوقہا وحدودہا وهو السابغ من الرسل۔ بیان ذلک فی ادعیتہ
 مولانا المعز السبعۃ وهو الذی یشہد (ای النبی صلعم) لہ وللقائم محمد
 بن عبد اللہ المہدی لانہ قائم القیامۃ الوسطی وقائم القیامۃ الاولی
 امیر المؤمنین وقائم القیامۃ الکبریٰ صاحب الکشف فی اذانہ بقولہ
 اشہدان محمدًا رسول اللہ واشہدان محمدًا رسول اللہ لان الخلی
 یشہدون برسالۃہ وهو یشہد لمتم دورہ وشریعتہ ومنہاجہ وهو
 منسوب الی عبد اللہ بن میمون فی التریبۃ۔

ترجمہ ۱۔ لیکن محمد بن اسمعیل وہ تو محمد (یعنی رسول اللہ صلعم) کی شریعت کے تمام
 واکمال کرنے والے اور اس کے حقوق و حدود کو پورا کرنے والے ہیں اور ساتویں رسول
 ہیں جن کا بیان مولانا معز کی سات دعاؤں میں ہے۔ اور وہ وہی ہیں کہ جن کے لئے اور

قائم محمد بن عبد اللہ المہدی کے لئے آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) اشہداً محمد رسول اللہ
 اشہدان محمد رسول اللہ کہ گواہی دیتے ہیں کیونکہ مولانا محمد بن اسمعیل قیامت وسطی کے قائم
 اور امیر المؤمنین یعنی مولانا علی قیامت اولی کے قائم اور صاحب الکشف قیامت کبری کے ہیں
 تمام لوگ آپ (یعنی رسول اللہ صلعم) کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔ اور آپ صلعم خود اپنے دور
 اور شریعت کے پورا کرنے والے کی گواہی دیتے ہیں جو تربیت کے لحاظ سے عبد اللہ بن مسمون
 طرف منسوب ہیں (کنز الولد الباب الحادی عشر ص ۵۰) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۹۷
 (مندرج بالا عبارت کا سلیس مطلب یہ ہے کہ اذا صغر علی)

اذان کے پہلے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا محمد بن اسمعیل
 اور دوسرے کلمے اشہدان محمد رسول اللہ میں محمد سے مولانا القائم محمد بن عبد اللہ المہدی
 مراد ہیں۔ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کی رسالت کی گواہی دیتے رہے۔
 بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۹۷

۲۴ - اماموں اور مؤمنین (یعنی اسماعیلیوں) کا اپنی اپنی اذانوں میں
 رسول اللہ صلعم اور (امام جعفر صادق کے پوتے) محمد بن اسمعیل کی
 رسالت کے گواہی دینا۔
 سیدنا محمد بن طاہر
 المکاسر سیدنا ابراہیم
 بن الحسین الحامدی

متوفی ۵۸۴ھ اپنی علم حقیقت کی مشہور کتاب الانوار اللطیفہ میں اس طرح فرماتے ہیں:-
 وتسلیمہ (ای تسلیم رسول اللہ صلعم) لمحمد بن اسمعیل شہادتہ
 لہ بالرسالہ فی الاذان عند قوله: اشہدان محمد رسول اللہ
 لان شہادتہ صلعم لنفسہ غیر جائزۃ وانما کانت شہادتہ لمحمد بن
 اسماعیل۔ واما شہادۃ الائمۃ وسانئ المسلمین فہی لہ (ای لرسول اللہ
 صلعم) لانه الناطق السادس وكون الشہادۃ مثناة فی الاذان لما کانت
 الشہادۃ الاولى لہ (ای لرسول اللہ صلعم) والثانیۃ لمحمد بن اسمعیل

الذی ہو متم دورہ، وهو مباح الرسل والیہ اشار مولانا المعز فی دعائہ
یوم السبت اذ هو الناطق السابع۔ فاما قائم القيامة علی ذکرہ السلام مامورہ
اعلیٰ من ذلک لانہ غیر منظم فی سلب الرسل۔

ترجمہ ۱۔ اور آپ کے (یعنی رسول اللہ صلعم کے) محمد بن اسمعیل کو (علم و حکمت)
کے سوچنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اپنی اذان میں اشهد ان محمداً رسول اللہ کے
محمد (بن اسمعیل) کی رسالت کی گواہی دی ہے کیونکہ آپ کی گواہی خود اپنے
لئے ناجائز ہے۔ آپ نے محمد بن اسمعیل کی رسالت کی شہادت دی اور اماموں اور دیگر مسلمانوں
کی شہادت کے یہ معنی ہیں کہ یہ لوگ آپ صلعم کی اور محمد بن اسمعیل کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔
کیونکہ آپ صلعم چھٹے ناطق (یعنی چھٹے رسول) ہیں اور محمد بن اسمعیل آپ کے دور کے متم اور
ساتویں رسول اور ساتویں ناطق ہیں اذان میں اشهد ان محمداً رسول اللہ کے مکر رہنے کے
یہی معنی ہیں اور اسی کی طرف مولانا معز نے اپنے یوم السبت (شنبه) کی دعا میں اشارہ فرمایا،
لیکن قائم القيامة کا معاملہ اس سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ رسولوں کی لڑی میں منسلک نہیں۔

بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۹۸، ص ۹۹

(نوٹ) جب قائم القيامة کا امر (یعنی معاملہ) رسول سے اعلیٰ ہے تو اس کا یہی
مطلب ہو سکتا ہے کہ وہ الوہیت کے منصب پر فائز ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ سے بھی
یہ بات بالکل روز روشن کی طرح واضح ہے۔ (ملاحظہ ہو نمبر ۲۵)

۱۵ امام قائم القيامة منصب وحدت والوہیت پر فائز | "وانساق الامر بعد مولانا
وتمکن ہیں اور محمد بن اسمعیل رسالت پر | الحسين بن علی الى باقی الائمة

انی ان اتقی فی مولانا محمد بن اسمعیل فکان محمد بن اسمعیل متم
الدور وخاتم الرسل المنہینہ الیہ غایۃ الشرائع المختومة بہ المشمل
علی مراتب حد و دھا المیخط بعلومہم وهو القائم بالقوة صاحب

انکشفۃ الاولی لان القائم بالفعل هو القائم الکلی الذی هو صاحب
 الکشفۃ الاخری والبطشۃ العظمی لان القیامات کثیرۃ اولہا
 الماذون المکفوف وآخرہا قائم القیامات - وهو الذی یخلف العاشر
 فی موضعه بعد ارتقاعہ من ہذہ الدار وانما وقع علیہ اسم الناطق
 السابع لنطقہ بالامر الالہی وقولہ "انا" لانہ غیر منظم فی سلب نطقہ
 دور الستراذہ ہو بخلافہ ولس ہو بتم ولا رتب بحدودہ ولا ہو برسول
 بل ہو منفرد برتبہ الوحیدۃ والالوہیۃ وانما مولانا محمد بن اسمعیل
 المخصوص بذلک لان نظامہ فی سلب مقامات دور السترو نطقہ
 فاذا عدت آدم ووصیہ ومتی دورہ الستۃ کان سابعہم ناطقاً
 وهو نوح — واذا عدت عیسی ووصیہ ومتی دورہ الستۃ کان
 سابعہم ناطقاً وهو محمد واذا عدت محمد ا ووصیہ ومتی دورہ
 الستۃ کان سابعہم ناطقاً وهو محمد بن اسمعیل — اذ بقیامہ
 تمام دور السترو اعتقاد دور الکشف ونسخ شریعۃ الرسول السادس
 صلعم وبذلک نطق مولانا المعز فی دعائہ یوم السبت حیث قال 'وعلی
 القائم بالحق الناطق بالصدق — سابع الرسل من آدم وسابع
 الاوصیاء من مشیت سابع الائمة البررة الذی شرفہ وعظمہ
 وکرمہ وختمت بہ عالم الطبائع وعظمت یقیامہ ظاہر شریعۃ محمد
 صلعم کل ذلک بالقوہ لا بالفعل لکونہ قائماً بالقوۃ -

ترجمہ ۱۔ اسی طرح امامت مولانا حسین بن علی کے بعد باقی متمین میں جاری رہا
 یہاں تک کہ مولانا محمد بن اسمعیل تک پہنچا جو دور کے پورا کرنے والے اور آخری رسول ہیں جن
 پر شریعتیں منتہی اور ختم ہوئیں اور جو حد و درجے کے مراتب اور ان کے علوم پر محیط ہیں اور قائم بالقوۃ

صاحب کشف اولیٰ میں کیونکہ قائم بالفعل قائم کل جاہیں جو کشف آخری اور بشرط عظمیٰ کے صاحب ہیں اس لئے کہ قیامتیں بہت ہیں جن میں پہلی قیامت مازون مکفوف ہے اور آخری قیامت قائم القیام ہے جو اس گھر سے مرتفع ہونے کے بعد عقل عاشر کے خلیفہ ہوں گے اور آپ (یعنی مولانا محمد بن اسمعیل یا قائم القیام) ناطق سابع اسی لئے کہے گئے کہ آپ نے امر الہی بیان فرمایا اور آپ یعنی قائم القیام نے "انا" کہا کیونکہ آپ دورِ ستر کے ناطقوں میں شریک نہیں اس لئے کہ آپ اس کے خلاف ہیں اور نہ آپ متم ہیں اور نہ آپ کے لئے حدود کے رتبے ہیں اور نہ آپ رسول ہیں بلکہ آپ مرتبہ وحدت والوحیۃ کے ساتھ منفرد ہیں اور مولانا محمد بن اسمعیل کے اس فضیلت (یعنی رسالت) کے ساتھ مخصوص ہونے کی وجہ یہ ہے کہ آپ دورِ ستر اور اس کے نطقاً میں شامل ہیں۔

(مولانا محمد بن اسمعیل کی فضیلت کا مفصل بیان یوں ہے کہ) جب تم آدم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) شمار کرو تو ان کا ساتواں امام ناطق ہوگا جو نوح ہیں اور جب تم علی اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے متم (امام) گنو تو ان کا ساتواں ناطق ہوگا جو محمد (یعنی محمد صلعم) ہیں اور جب تم محمد صلعم اور آپ کے وصی اور آپ کے دور کے چھ متم (امام) کا حساب لگاؤ تو ان کا ساتواں امام، ناطق ہوگا جو محمد بن اسمعیل ہیں اس لئے کہ مولانا محمد بن اسمعیل کے قیام سے دورِ ستر پورا ہوا اور دور کشف شروع ہوا اور چھٹے رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شریعت منسوخ ہوئی جو ہمارا اعتقاد ہے اسی وجہ سے مولانا معز اپنی سینیچر کی دعائیں یہ فرماتے ہیں "و ردو بھیج تو اے اللہ قائم بالحق ناطق بالصدق پر جو آدم سے ساتویں رسول اور شیت سے ساتویں وصی اور نیک اماموں سے ساتویں امام ہیں جن کو تو نے مشرف معظم مکرم کیا اور جن کے ذریعہ تو نے عالم طبائع کو ختم کیا اور جن کے قیام سے تو نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو معطل کیا۔ یہ سب بالقوۃ تھانہ کہ بالفعل اس لئے کہ آپ قائم بالقوۃ ہیں۔ بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۹۹ تا ص ۱۰۱

”نوٹ ۱۔ مولانا معز کی دعائیں بالفوہ ذکر نہیں یہ سیدنا محمد بن طاہر کی طرف سے ذاتی اضافہ ہے۔ مولانا معز کی ہفتہ بھر کی دعاؤں میں تو صاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کی شریعت کے ظاہر کو نوح کے قیام سے معطل کیا اور نوح کی شریعت کے ظاہر کو ابراہیم کے ظہور سے معطل کیا۔

اسی طرح عیسیٰ کی شریعت کے ظاہر کو آنحضرت صلعم کی بعثت سے معطل کیا اور آنحضرت صلعم کی شریعت کے ظاہر کو مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے معطل کیا۔ جب آدم وغیرہ کی شریعتوں کا ظاہر بالفعل معطل کر دیا گیا ہے تو آنحضرت صلعم کی شریعت کا ظاہر بھی مولانا محمد بن اسماعیل کے قیام سے بالفعل معطل کر دیا گیا ہے کیونکہ تمام انبیاء کی شریعتوں کی تعطیل ایک ہی نوعیت کی بتائی گئی ہے اور سیاق عبارت سے بھی یہی واضح ہے۔ (بحوالہ ہزار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۱۱۶) یہ نوٹ ڈاکٹر زاہد علی کے ایک طویل تبصرے کا اختصار ہے۔ (اضع علی)

۳۶۔ ساتویں امام یعنی محمد بن اسماعیل | ”وان السابع هو القائم بتبديل الشريعة
 نے شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دیا۔ لمن عرف ذلك وعقله فاذا ظهر

السابع وجب عليهم طاعته وترك الامر الاول الذي قامت الشريعة

ترجمہ ۱۔ اور بے شک ساتواں امام ہی وہ امام ہے جو مبدل شریعت ہے (یعنی تبدیل شریعت کا کام انجام دینے والا ہے) یہ بات اس شخص کے لئے ہے جو سمجھتا اور عقل رکھتا ہے۔ جب ساتواں ناطق (یعنی رسول) ظاہر ہوتا ہے تو اس کی طاعت واجب ہوتی ہے اور امر اول جس سے شریعت قائم تھی متروک ہو جاتا ہے۔ (سر اثر النطقاء از سیدنا جعفر بن مضیور الریمین ص ۹۵) بحوالہ ہزار اسماعیل مذہب ص ۱۲۲ تا ۱۲۳

۲۷۔ مولانا محمد بن اسماعیل کا دور مصطفیٰ کو پورا کرنا | ”وسابع النطقاء وهو هتم
 دور مصطفیٰ (ترجمہ) ساتویں ناطق ہی آنحضرت صلعم کے دور کو پورا کرنے

والے ہیں :- (کتاب الفترات والقرانات ص ۳) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۸ - مولانا محمد بن اسماعیل کا ساتواں | ہذہ البیوت انما ہی انطقاء
ناطق (اور مہبط وحی الہی) ہونا | الذین ینطقون بالمتنزیل و

الشرائع فہم آدم ونوح وابراہیم وموسى وعيسى و محمد وهو
احمد و محمد المہدی الناطق السابع فہم بیوت وحی اللہ۔
ترجمہ :- یہی گھر وہ نطقاء ہیں جو تنزیل اور شرائع بیان کرتے ہیں یعنی لاتے
ہیں ۔ وہ آدم ، نوح ، ابراہیم ، موسیٰ ، عیسیٰ ، محمد جو احمد ہیں اور محمد المہدی جو
ساتویں ناطق ہیں یہ سب خدا کی وحی کے گھر ہیں جن میں وحی اترتی رہی ۔

(کتاب الکشف ص ۵۲) بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۱۲۹

۲۹ - لا الہ الا اللہ میں "اللہ" سے مراد امام الزمان ہے اور "واعادة التکبیر"
مرتين بعد ذلك (ای بعد حجتی علی خیر العمل) مثل علی انہ عند
انقضاء امر المتین من الائمة یقوم الخلفاء بدعوة القائم بتأیید
الاصلین ثم یقول مرة لا الہ الا اللہ ای لا قائم الا امام الزمان
ولا صاحب العصر الا القائم بباطن الشرائع مجرداً محضاً
بلا ظاہر ووجہاً واحداً وحرفاً واحداً۔

ترجمہ :- حجتی علی خیر العمل کے بعد بحیر کا دو دفعہ کہنا مثل ہے اس امر پر کہ
ائمہ متین کے بعد جو خلفاء ہوں گے وہ اصلین (عقل و نفس) کی تائید سے امام قائم
کی دعوت کو قائم کریں گے پھر لا الہ الا اللہ کہنے کے یہ معنی ہیں کہ نہیں
ہیں قائم مگر امام الزمان اور نہ صاحب عصر مگر قائم جو وجود واحد کے لحاظ سے شریعتوں
کا باطن محض و مجرد بغیر ظاہر کے بتائیں گے (تاویل الشریعین کلام الامام المعز ص ۵)
بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۴

۳۰۔ تکالیف شرعیہ کا گرا دیا جانا اور شرائع عقلیہ کا باقی رکھنا۔

”واما الشرائع فتحط عنهم التكليفات كالصلوة والزكاة والصوم والحد والجهاد وتبقى معهم الشرائع العقلية التي هي النكاح والطلاق والميراث والاملاك ودفن الموتى وغسلهم الاجسام بالما وما شاكل ذلك من الشرائع العقلية۔“

ترجمہ :- لیکن تکلیفی شریعتیں مثلاً نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور جہاد ان سے گرا دی جائیں گی اور عقلی شریعتیں جو عقد نکاح، طلاق، میراث، املاک، دفن موتی اور ان کا پانی سے دھونا اور ان کے ماشی جو عقلی شریعتیں ہیں باقی رہیں (اگرچہ کتب اسمعیلیہ) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۱۳۶

۳۱۔ قائم مہدی کا دور علم کا ہے نہ کہ عمل کا (کیونکہ وہ تمام احکام شریعت کے ناسخ ہیں)

”القائم المہدی دورہ دور العلم بلا عمل والذہب من امثال القائم المہدی صاحب دور البحر“ وخاتم الدنيا وفتح باب الآخرة وانما مثل بالذہب لانه صاحب الظهور ومبطل الشرائع كلها ومستقر ظاهرا ونظما والعلم به۔

ترجمہ قائم مہدی کا دور علم بلا عمل کا دور ہے ”سونا“ قائم مہدی پر مثل ہے جو دور جزا کے مالک ہیں اور دنیا کے ختم کرنے والے اور آخرت کا دوسرا دہ کھولنے والے ہیں ”سونے“ کا آپ پر مثل ہونا صرف اس وجہ سے ہے کہ آپ ظہور کے صاحب تمام شریعتوں کے باطل کرنے والے اور ناطقوں کے ظاہر اور عمل بالظاہر کو ساقط کرنے والے ہیں۔

(تأویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور الیمین ص ۶۲) بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۱۳۹

۳۲۔ امام اور ولی کا عالم الغیب والشہادہ ہونا اور حوادث آئندہ کی خبر دینا۔

”سیدنا جعفر بن منصور الیمین“ فرماتے ہیں۔

القائم بالسيف يعلم الجهر من القول وما كنتم تكتمون۔

ترجمہ ۱۔ شمشیر بردار امام اس بات کو بھی جانتا ہے جو بلند آواز سے کہی جائے
اور اس بات کو بھی جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو۔ (کتاب الکشف ص ۱۷۸)
سیدنا مذکور اپنی دوسری تصنیف میں فرماتے ہیں کہ۔

اولیاء اللہ يعلمون افعال العباد ویطلعون علی سرائر العباد۔

ترجمہ ۱۔ اولیاء اللہ کو بندوں کے افعال کا علم ہے اور وہ ان کی مخفی باتوں کو جانتے ہیں
(سرر المنطق ص ۲۵۸)

سیدنا حمید الدین کرمانی کا ارشاد ہے ولہ (ای مولانا الحاکم) معجزہ بل

معجزات و اخبار الکائنات قبل کونہا و اظہار العلم المکنون۔

ترجمہ ۱۔ مولانا حاکم کا ایک معجزہ نہیں بلکہ کئی معجزات ہیں آپ حادثوں کی خبر ان کے
وقوع سے پہلے دیتے ہیں اور آپ پوشیدہ علوم کو جانتے ہیں۔ یعنی مولانا حاکم عالم الغیب
والشہادۃ ہیں (المصباح ذکر مولانا الحاکم) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۵۷

۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا اسمعیلیوں کے امام
اسمعیل بن جعفر کی طرف وحی بھیجنا
”سیدنا جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں
ولم یعلموا ان اسمعیل لم یغیب عن

الدار حتی خلف ولداً کاملأ وان الامر رجع الیہ بامر اللہ ووحیہ

وانہ لما حضرہ ما اراد اللہ من امرہ اوحی اللہ ان یسلم الامر الی ولده
محمد۔

ترجمہ ۱۔ وہ لوگ نہیں جانتے کہ مولانا اسمعیل دنیا سے اس وقت تک غائب نہیں
ہوئے جب تک کہ آپ نے اپنے بالغ بیٹے کو خلیفہ نہ بنا دیا جس کی طرف امر امامت خدا کے
حکم اور اس کی وحی سے راجع ہوا (یعنی ان کے سپرد ہو) جب آپ کی وفات کا وقت قریب ہوا
تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی بھیجی کہ آپ امر امامت کو اپنے بیٹے (مولانا) محمد کے سپرد کریں

(سرر المنطق ص ۲۲۵) بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۵۸

فوطے :- یہاں دجی بالمعنی الاختصاص ہے جو انبیاء کی طرف ترجیحی جاتی ہے کیونکہ
 خدا کے امر کے بعد اس کی دجی کا ذکر ہے ۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۵۸
 ۳۴ - امام کا فواحش و منکرات کا مرتکب ہونا ، فواحش کا ارتکاب کرنے سے
 امام کی شان یا اس کے ایمان میں کچھ فرق نہیں آتا ۔ لیکن ان فواحش کے ارتکاب میں
 اسے ملوث دیکھ کر اگر ” مومن “ اس کی امامت میں شک کرتے تو اس کا ایمان جاتا رہتا
 ہے ۔ اور اس کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے ۔

احام کے کسی فعل کو برا نہ سمجھنا چاہیے اگرچہ ہم اسے اپنی آنکھوں سے شرعی محرمات
 کا مرتکب ہوتا ہوا بھی دیکھیں ۔ یہ مسئلہ بہت ہم ہی ہم ہے اس لئے ہم یہاں سیدنا قاضی
 نعمان بن محمد کی عربی عبارت بحسنہ نقل کرتے ہیں ۔

وقد جاء عن بعض الدعاة المحم الاثمة قول يصير عن
 جميع ذلك ويأتي على جملة (اى الابتكار على الاثمة في افعالهم مما
 يتعلق في تقرير العمال على بلادهم - وكذلك ينكر بعض الجاهل
 على الاثمة ما يفعله الناس في زمانهم وياتيه من خالف امرهم من عالمهم
 وذلك ان بعض الاولياء من خراسان سأل داعية الاذن في المسير الى
 بعض الاثمة فلم يأذن له في ذلك فالح عليه فقال له ويحك ههنا اسلم
 لك واعفى قال وكيف ذلك قال انت ههنا على يقين ومعرفة باها مالك والاثمة
 لما ظهر والظهور امر الله لم تقم مورم الامعاملة اهل الدنيا بالدنيا واخشى عليك
 ان سرق الى دار الامام ان ترى بعض ذلك فتكره بلسانك او بقلبك فتهلك
 ويحبط عملك قال ما كنت بالذي انكر شيئاً من ذلك كما نأما كان فالح عليه
 بالاذن فقال ان لم يكن في ذلك بد اخذ عليك العهد كما اخذته اولاً
 منك انك ان رايت الاحام بعينيك يزني ويشرب الخمر ويأتي الفواحش

وقد اعاد الله الائمة من ذلك لا تنكر ذلك بقلبك ولا بلسانك ولا
يتخالف الشك فيه انه صواب وحق قال نعم فخذ علي فاخذني ذلك عليه
قال الرجل فوالله لولا ما كان منه الى لم كنت كما قال ولكن اذا رايت امراً
انكرت ما ذكرت ما كان منه وهذا وما يدخل في معناه اشبه بشيء مما
قد مرنا ذكره من قصة موسى والعالم فيما انكره موسى وهو صواب وحق
ترجمہ :- خراسان کے ایک "مومن" نے اپنے داعی سے امام

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی داعی نے اجازت نہ دی۔ "مومن" نے بہت اصرار
کیا داعی نے کہا بھلے آدمی تیرے لئے یہیں ٹھہرنا زیادہ اچھا ہے اور اسی میں تیری (دینی) سلامتی
ہوگی "مومن" نے کہا کس طرح؟ داعی نے کہا تو یہاں اپنے امام کے متعلق "یقین و معرفت"
پر قائم ہے المذبح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے صاحب اقتدار ہوئے تو ان کے معاملات اس
وقت تک درست نہیں ہو سکتے جب تک کہ وہ اہل دنیا کے ساتھ دنیاوی برتاؤ نہیں کرتے مجھے
ڈر ہے کہ اگر تو امام کے حضور میں جائے گا تو کچھ ایسی باتیں دیکھے گا کہ انہیں اپنے دل اور
زبان سے منکر (یعنی بُرا) سمجھے گا نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ تو اس بد اعتقادی کے سبب برباد
ہو جائے گا (یعنی "مومن" نہیں رہے گا) اور تیرا عمل رائیگان چلا جائے گا۔ "مومن"
نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ امام کی کسی بھی بات کو منکر (یعنی بُرا) سمجھوں خواہ کچھ ہو۔ اس پر اس
نے امر کیا۔ داعی نے کہا خیر تو جانا ضروری سمجھتا ہے تو میں تجھ سے وہ عہد و پیمان لیتا ہوں
جو میں نے تجھ سے اس سے پہلے لیا ہے کہ اگر تو اپنی دونوں آنکھوں سے امام کو زنا کرتے، شراب
پیتے اور دیگر فواحش کا مرتکب ہوئے ہوئے بھی دیکھے تو تو اسے اپنے دل اور زبان سے
منکر (یعنی بُرا) نہ سمجھنا اور اس کے درست اور حق ہونے میں دل میں کچھ شک نہ لانا کیونکہ اللہ تعالیٰ
نے ائمہ کو ان کاموں سے محفوظ اور معصوم رکھا ہے۔ "مومن" نے کہا بہت اچھا، آپ مجھ سے ایسا ہی
عہد و پیمان لیں داعی نے عہد و پیمان لیا مومن نے کہا خدا کی قسم اگر داعی مجھ سے عہد و پیمان نہ لیتا تو میں
جیسا کہ اس نے کہا تھا۔ ہلاک ہو جاتا۔ یعنی امام

کی بد فعلیاں دیکھ کر بد عقیدگی کی وجہ سے "مومن" نہ رہتا) لیکن جب میں کوئی بُری بات دیکھتا تو اس عہد و پیمان کو یاد کر لیتا تھا۔ یہ اور (فواحش کے) اس جیسے دیگر واقعات زیادہ مشابہ ہیں حضرت موسیٰ اور عالم کے قصے سے جسے ہم نے پہلے بیان کیا ہے حضرت موسیٰ نے عالم کے افعال کو بُرا سمجھا حالانکہ وہ درست اور حق تھے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۳

نوٹ ۱۔ یہ واقعہ سیدنا قاضی نعمان نے اپنی بلند پایہ تصنیف معروف بہ کتاب اللمۃ فی آداب اتباع اللہ میں بیان کیا ہے اس کی صحت میں کچھ شک نہیں ہو سکتا اس کتاب کے لکھنے کی غرض یہ ہے کہ "مومنین" اماموں کے آداب سے واقف ہوں اس میں بڑی اہم ہدایتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ مومن امام کے رد و روایے ادب سے کھڑا ہے جیسے وہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ جو کچھ آدمی کماتا ہے وہ "غنیمت" ہے اس میں سے امام کو پہلے "خمس" یعنی پانچواں حصہ دے پھر باقی ماندہ میں سے زکوٰۃ ادا کرے۔ حالانکہ خمس (صرف کفار سے حاصل ہونے والے) مال غنیمت میں ہوتا ہے۔ نیز اس کتاب میں امام کو سجدہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے یہ عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

ولیت الغنیمۃ ما اخذ من ایدی المشرکین خاصۃ بل ذلک وکل کسب کسبہ المرء فهو غنیمۃ۔ فما کسب احد کم من کسب او افاد من فائدة فلیخرج خمسہ فی وقت وصولہ فیرفعه الی امامہ ثم ینظر الی ما بقی فی یدہ فیزککہ کل عام واجب الزکوۃ فیہ و لیس فیہ بعد ذلک خمس (کتاب اللمۃ ص ۶۲)

تقبیل الارض بغیر نیۃ السجود علی اندہ لو سجد ساجد لولی من اولیاء اللہ اعطاء ما للہ لم یمکن بمعنکر (کتاب اللمۃ ص ۶۵)

اور اپنے متعلق لکھتے ہیں۔ فدخلت الی مجلس الخلافۃ واجتہدت عند وقوعی الی الارض ساجدًا لولی السجود ومستحقۃ (السیرۃ الموبدۃ ص ۶۵)
(بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۶۳)

(بہر حال ائمہ کی عیاش پرستی بلکہ زنا کاری اور سراب نوشی کو مذہبی تقدس کے پردے میں چھپانے کی کوشش کی گئی ہے اور ان کو ہر قانون الہی سے بالا قرار دیا گیا ہے۔ از صغریٰ)

نوٹ ۱۔ (اپنے ائمہ کے لئے) شرعی محرمات کے جواز کی تائید میں حضرت موسیٰ اور عالم کی مثال پیش کی گئی ہے لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ مثال یہاں بالکل موزون نہیں ہے کیونکہ یہ ائمہ "معصومین" کا مسئلہ ہے جن کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمین نے فرمایا ہے کہ ان سے ہرگز کوئی گناہ سرزد نہیں ہو سکتا بخلاف انبیاء و مرسلین کے جن سے گناہ سرزد ہوئے ان انبیاء و مرسلین میں موسیٰ تو ایک طرف خود آنحضرت صلعم تک شامل ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہو چکا ہے۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۶۶

۳۵۔ امامت کے سوا اللہ تعالیٰ کی | مولانا جعفر صادق سے یہ (نام نہاد) حدیث
 مشیت کا ہر چیز میں جاری ہونا۔ | منسوب کی جاتی ہے۔

ان البداوة والمشيئة لله تعالى في كل شيء الا الامامة اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مشیت کو ہر چیز میں دخل ہے لیکن امامت کے مسائل میں اس کی مشیت کچھ نہیں کر سکتی یہ حدیث مولانا اسمعیل بن جعفر کی وفات کے سلسلہ میں درج کی گئی ہے (یہ بات سرائر النطق میں آٹھ عشریوں کے ساتھ ایک اختلافی مسئلہ کے ضمن میں بھی گئی ہے) از صغریٰ

فلما غاب شخصه (اسمعیل) في حيوة ابيه كما تقدم القول في

اسمعیل بن ابراہیم مابدا الله في شيء كما بدا في اسمعیل اذ قبض في حيوة ابيه وقد روينا نحن وانتم انه قال ان البداء والمشيئة لله في كل شيء الا الامامة فعظمتم الفرية (سرائر النطق ص ۲۲۲۔ بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۶۹)

۳۶۔ سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم کو سجدہ کیا | سلمان فارسی نے رسول اللہ صلعم

کو ایک دن اس وجہ سے سجدہ کیا کہ آپ کی پیشانی میں "امامت کا نور" تھا۔

تاویل الزکوة از جعفر بن منصور الیمین ص ۱۴ (بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب ص ۳۸۱)

۳۷۔ عیسیٰ بن مریم سے علی بن حسین یعنی
 امام زین العابدین مراد ہیں آیت کریمہ "ولما ضرب ابن مریم

مثلاً اذ قومك منه يصدون" میں ابن مریم سے مولانا علی بن حسین یعنی
 امام زین العابدین مراد ہیں۔ واما القول لله تعالیٰ ولما ضرب ابن مریم مثلاً
 اذ قومك منه يصدون فیعنی بهذا علی بن الحسین بن علی ؑ

کتاب الشواہد والبیان ص ۲۱۱ بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب ص ۳۸

۳۸۔ لا الہ الا اللہ کا مطلب اور شرک کی حقیقت | کلمتہ یعنی لا الہ الا اللہ
 کی (اسماعیلیوں کے ہاں) مختلف تاویلیں -

لا الہ الا اللہ تاویل۔ لا امام الا امام الزمان (تاویل الشریعہ من کلام
 امام العزیزین اللہ ص ۴)

اسم اللہ فی التاویل "ولی الزمان" الذی یعرف الناس ربهم لو کان
 فیہما الہة الا اللہ لفسد تا یعنی یہ الامام (تاویل الزکوٰۃ از سیدنا جعفر بن منصور ^{ص ۲۳} ^{ص ۲۳}
 ولن ندرک ربنا احداً ای لا ندرک معہ (ای مع علی) احداً
 فی منزلتہ۔ (تاویل الزکوٰۃ ص ۱۵۸)

واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً اشارۃ الی الامام علیہ السلام لانہ
 هو باری البرایا تبارک اللہ تعالیٰ عن ان یکون لہ شبیہ ولا شریک
 لکنہ هو القائم عن اللہ وداعی الخلق الی عبادتہ -

تاویل سورۃ النساء از سیدنا جعفر بن منصور ^{ص ۲۴} ^{ص ۲۴} ہمارا اسمعیل مذہب ^{ص ۲۴}

نوٹ ۱۔ مندرجہ بالا حوالوں کے اعتبار سے لازم ہے کہ بندہ کلمہ لا الہ الا اللہ
 کہتے وقت "امام الزمان" کا تصور کرے نہ کہ ذات وحدہ لا شریک لہ کا جس نے امام کو
 پیدا کیا ہے۔ (فیما للعجب) ہمارا اسمعیل مذہب ص ۲۰۸

۳۹۔ ابوطالب کے بعد نبوت کے اصل وارث علی تھے اور آپ صلعم تو علی کے
جوان ہونے تک مستودع یعنی عارضی اور عبوری پیغمبر تھے یعنی یہ حقیقت آپ صلعم کا
منصب نہیں تھا۔

کے آخری امام) ایک وادی میں ملے اور نبوت کی میراث جوان کے پاس تھی وہ آپ کے سپرد کی جس
کی وجہ سے آپ نبی مشہور ہوئے اس کے بعد آپ اپنی قوت کے کمال کو پہنچے اور وحی آپ پر نازل
ہوئی جس کی بدولت آپ رسول ہوئے اب آپ کو یہ گمان پیدا ہوا کہ ابوطالب کے بعد میرے سوا
کوئی امام نہیں ہے اس گمان کی وجہ سے اُن مواردِ حانیہ میں جو آپ کو حدودِ علویہ کے ذریعہ
پہنچتے تھے فتور پڑ گیا اور ان کا سلسلہ ٹوٹ گیا یہ آپ صلعم کا پہلا گناہ ہے کیونکہ آپ صلعم کے نفس
نے ایک ایسا رتبہ حاصل کرنے کی کوشش کی جو آپ کا نہ تھا۔ پھر آپ کو معلوم ہوا کہ اس میں تو
اللہ کا ایک راز ہے اور حقیقی امام دوسرا ہے آپ صرف مستودع ہیں یعنی یہ رتبہ آپ کے پاس
امانت کے طور پر رکھا گیا ہے اس کا مالک تو دوسرا ہے۔ اس لئے آپ نے توبہ کی اور خدا کی
طرف حدود کا وسیلہ اختیار کیا پھر آپ کو منتظر اور قائم منظر کی معرفت حاصل ہوئی اور آپ زمین
کی طرف گرائے گئے یعنی فدیہ کی طرف جو صاحبِ العصا کی رحمت بھتیں سپرد کئے گئے
کہ وہ آپ کو تعلیم دیں یہی آپ کا ہبوط یعنی گرنا ہے۔

(تساویل الزکوۃ ص ۱۱، زہر المعانی صفحہ ۳۹۲) بحوالہ ہمارا اسمعیل ندوی اور اس کا نظام ص ۵۳۱ اور ط ۳۳ پر

(نوٹ ۱۔ اس حوالے کا حاصل یہ ہے کہ مولانا ابوطالب مستقر امام تھے اور چاروں
مراتبِ نبوت، رسالت، وصایت اور امامت کے مالک تھے۔ آپ نے آنحضرت صلعم
کو قائم کر کے یہ کہا تھا کہ آپ کے پاس امامت کا رتبہ امانت رکھا جاتا ہے اس کا اصلی
وارث میرا بیٹا علی ہے آپ اس کو نامزد کر کے یہ امانت اس کے سپرد کر دیں
مگر آنحضرت نے اس رتبہ کی اپنے لئے ناحق خواہش کر کے گناہ کا ارتکاب کیا
جس کی حدود ظہور کے وسیلہ سے معافی تلافی ہوئی۔ از ۱۔ اصغر علی)

۴۰۔ تحریف قرآن مجید | ”قرآن مجید کی تحریف و تبدیل کے متعلق سیدنا جعفر بن منصور الیمین کا قول گزر چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ مولانا علی نے ایک علیحدہ قرآن مجید جمع کیا تھا جسے ابن طاہر (صحاح) نے قبول نہیں کیا اس قسم کی تبدیل و تحریف کی بزرگ اسماعیلیہ (مذہب) چند مثالیں یہ ہیں۔

۱۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیہ من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالتہ یہ آیت یوں تھی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیہ من ربک فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔

۲۔ فاذا فرغت فانصب (بفتح الصاد) یہ آیت یوں تھی۔ فاذا فرغت فانصب (بکسر الصاد) یعنی فاذا فرغت من اقامۃ الفرائض فانصب علی الناس ففعل صلوۃ اللہ علیہ۔ (شرح الاخبار ص ۷)

۳۔ ”لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علينا جمعه وقرآنه فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علينا بیانه“ یہ آیت یوں تھی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به فاذا قرأه فاتبع قراءته ثم ان علیاً بیته۔ فتخوف من الناس ومن نفاق حجه بعده فضا ق صدر رسول الله صلعم وكان (ای صلعم) یرجوان لا یکشف حقیقۃ مرتبۃ وصیئہ الارموا حتی یبلغ الکتاب اجله فقال تعالی لا تحرك به لسانك لتعجل به ان علیاً جمعه وقرأ به ان (زہر المعانی ص ۴۵) بحوالہ بہار اسماعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۵۳۷، ۵۳۸)

(نوٹ) ہم جو قرآن مجید پڑھتے ہیں بزرگ اسماعیلیہ یہ اصلی منزل من اللہ قرآن نہیں ہے بلکہ یہ لوگوں کی تصنیف و تالیف ہے جو کہ تحریف و تبدیل میں تورات و انجیل جیسا ہے اصلی قرآن مولانا علی کے پاس ہے جیسے قائم القیامۃ ہی کھولیں گے۔

اسماعیلیوں کے معتبر و مستند پیشواؤں سیدنا جعفر بن منصور السیمن، سیدنا حمید الدین
کرمانی اور سیدنا قاضی نعمان بن محمد کا یہی مذہب و عقیدہ ہے۔ (از اصغر علی)

۴۱۔ ظاہری شریعت کی تعطیل اور ”سیدنا عبداللہ بن میمون القدراسی نے اپنے اسماعیلی
مذہب کی بنیاد اس اصول پر رکھی کہ آنحضرت صلعم نے

باطنی شریعت کے ابتداء ظاہری شریعت کی تبلیغ کی باطنی شریعت کے لئے آپ نے مولانا علی کو قائم کیا۔ مولانا علی
اور آپ کے بعد چھ امام گز سے انہوں نے باطنی شریعت کو مکمل کیا جس کی وجہ سے
یہ سب متین کہلائے۔ ساتویں امام مولانا محمد بن اسماعیل نے شریعت محمدیہ کے ظاہر کو
معطل کر کے باطنی شریعت جاری کی اسی وجہ سے تاریخ میں اس فرقے کا دوسرا نام۔

”سبعیہ“ پڑ گیا (بزعم اسمعیلیہ) آپ سے (محمد بن اسماعیل) سے روحانی دور شروع
ہوا آپ ہی وہ مہدی ہیں جن کی کہ آپ صلعم نے بشارت دی تھی یہ شرف آپ کو اس وجہ سے
حاصل ہوا کہ آپ ساتویں امام ہونے کے علاوہ ساتویں ناطق اور ساتویں رسول بھی تھے
جیسا کہ مولانا معز کی دعاؤں کے حوالہ سے پہلے بتایا جا چکا ہے گویا آپ کے زمانہ سے
ظاہری شریعت کے اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ کے ادا کرنے کی اور شرعی محرمات
سے بچنے کی ضرورت نہیں رہی بلکہ ان کی تاویل کی معرفت ہی کافی ہے۔

(بحوالہ ہمارا اسمعیلی مذہب اور اس کا نظام ص ۶۲)

۴۲۔ دعوت کے حدود، ان کی تعداد ان کے مناصب ان کے فرائض | اپنے مذہب کی

اشاعت کے لئے ہم فرقہ اسمعیلیہ نے جو نظام اور سلسلہ قائم کیا ہے اسے ”دعوت“
کہتے ہیں۔ دعوت کے صدر کو داعی کہتے ہیں خواہ ذہبی ہو یا دہشی یا امام اسے ”ہدای علی“

بھی کہتے ہیں اس کے چند مددگار بھی ہوتے ہیں جو حدود کہتے جاتے ہیں جو شخص داعی
کی دعوت کا جواب دے اور دعوت میں داخل ہوا اسے ”مستجیب“ کہتے ہیں۔ دعوت کے

دس حدود، ان کے عہدے اور ان کے فرائض ”راحتہ العقل“ کی ترتیب

کے مطابق حسب ذیل ہیں -

نمبر شمار	حدود (اِکوان)	عہدے	فرائض
۱	ناطق	رتبہ تنزیل	ظاہری شریعت کی تعلیم دینا -
۲	اساس	رتبہ تاویل	تاویل یعنی باطنی شریعت کی تعلیم دینا
۳	امم	رتبہ امر	ظاہری اور باطنی شریعت کی حفاظت کرنا اور دینی و دنیوی حکومت قائم کرنا -
۴	باب	رتبہ فصل الخطاب	آخری فیصلہ کرنا -
۵	حجت	رتبہ حکم درمیان حق و باطل	حق کو باطل سے علیحدہ کر کے بتانا
۶	داعی بلاغ	رتبہ احتجاج و تعریف معاً	آخرت کے مسائل سمجھانا -
۷	داعی مطلق	رتبہ تعریف حدود و علو عبادات	حدود و علو اور باطنی دعوت کی تعریف کرنا -
۸	داعی محدود یا محصور	رتبہ تعریف حدود و سفلیہ عبادات	حدود و سفلیہ اور عبادات ظاہرہ کی تعریف کرنا
۹	ماذون مطلق	رتبہ اخذ عہد و میثاق	مستحبین سے عہد و پیمان لینا -
۱۰	ماذون محدود یا محصور اسے مکاسر بھی کہتے ہیں	مخالضین سے مناظرہ بازی	مخالضین کے عقائد کو کسر کر کے یعنی توڑ کر انہیں مستحب بنانا -

بحوالہ ہمارا اسمعیل مذہب اور اس کا نظام ص ۲۹ تا ص ۳۲

۳۳ - دعوت کے حدود کی اصلیت اور اُن کا ماخذ !

دعوت کی تنظیم کے بارہ میں ہم نصاریٰ کے ممنون ہیں اس بارہ میں ہم نے اُن ہی کی پیروی کی ہے جیسا کہ میں نے

جعفر بن منصور الیمین فرماتے ہیں :-

المسیح نصب دینہ علی سبعة حدود و ظاہرة و ہم

۱۔ البطریق ۲۔ المطران ۳۔ الاسقف ۴۔ القس

۵۔ الشامن ۶۔ الموم ۷۔ الدوس -

جعلہم مستودعین علماً وحکماً۔ نصبہا الابل لقیام الدعوة و
 علی باطنہا یكون انقضاء دورہ ونسخ شریعتہ —
 فالبطریق مثل علی الناطق والمطران علی الاساس والاسقف علی
 المتم والقس علی الحجۃ والقوس علی الداعی والشماس علی
 الماذون والدوس علی المومن البالغ (سریر النطقاً ص ۱۶)
 (بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۲۹)

(نوٹ) ان حدود کے قیام کی نسبت حضرت عیسیٰ کی طرف کی گئی ہے یہ ہرگز درست
 نہیں کیونکہ نہ انجیل میں ان کا کہیں ذکر ہے اور نہ ہی کوئی اسے انجیل سے دکھا سکتا ہے
 بلکہ اسے تو رومن کیتھولک چرچ کے پادریوں نے اپنا اقتدار قائم کرنے کے لئے ایجاد کیا ہے۔
 (بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰)

۱۰ اسماعیلی دعوت کے حدود کی تنظیم سیدنا عبداللہ بن میمون القدراس کی اختراع ہے
 جن کے باپ میمون جو قداس کے نام سے مشہور ہیں۔ (ابوالخطاب کے شاگردوں
 میں تھے اسماعیلی دعوت کے حدود اور اس کی خفیہ کاروائی اور رازداری یہ سب ایسے اصول ہیں جن
 کا مقابلہ فری میسنوں یا چرچ مذکورہ بالا کے اصول سے کیا جاسکتا ہے۔

بحوالہ ہمارا اسماعیلی مذہب ص ۳۳۰

اسماعیلیوں کی جدید کتابوں کے حوالوں کے لئے یہاں سے مولانا
 ظاہر شاہ صاحب کے فراہم کردہ مجموعہ نقول فوٹو اسٹیٹس کے اقبالیات
 شروع ہوتے ہیں۔ از اصغر علی دارالعلوم کراچی ۱۲

(ب) ہم اسماعیلیوں کی جدید کتابوں سے حوالے پیش کرتے ہیں۔

۴۴۔ حقیقی کلمہ | اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا
 رسول اللہ و اشہد ان امیر المومنین علیؑ اللہ۔

ترجمہ :- میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ میں (یا علی اللہ میں سے ہیں) (شکستن مالا مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۵ - سب کچھ امام پر روشن ہوتا ہے یعنی جو کچھ ہو چکا | امام حاضر عقل کل ہے - اسی وجہ سے جو ہو چکا، جو ہو رہا ہے وہ بھی -

اور جو ہونے والا ہے یہ سب امام پر روشن ہے (یعنی وہ عالم الغیب والشہادہ ہے) اور قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک چیز امام ظاہر میں سمیٹی ہوئی ہے -

(درسی کتاب درجہ سوم ص ۷ شائع کردہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۶ - اللہ تعالیٰ حاضر امام کے روپ | چوتھا وید یعنی اتھروید کو جو گوگ برابر پوری طرح سمجھتے ہیں ان کا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے

دیسوں اور تار میں غریبوں پر رحم کرنے والا پروردگار مولیٰ "حاضر امام" کے روپ میں ظاہر ہو کر تشریف فرما ہے -

(تعارف ص ۲ شکستن مالا حصہ دوم شائع کردہ شعبہ تعلیم اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۷ - یا علی مدد | "یا علی مدد" ہمارا سلام ہے "مولیٰ علی مدد" سلام کا جواب ہے یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں - اٹھتے بیٹھتے "یا علی مدد" بولتے رہنا - گھر سے

باہر نکلنے وقت "یا علی مدد" بولنا - گھر میں داخل ہوتے وقت یا علی مدد کہنا - ماں باپ اور بھائی بہنوں کو (سلام کے طور پر) یا علی مدد کہنا - شکستن مالا ص ۷

۴۸ - امام، مکھی اور کامڑیا لوگوں کے | ہر چاندنات کو اور بڑے تہوار کے دن اور دانستہ اور نادانستہ گناہ معاف کر سکتے ہیں | امام حاضر کے فرمانوں کے تحت بیت الخیال

کی مجالس میں چھینٹے ڈال کر مکھی اور کامڑیا دانستہ یا نادانستہ گناہوں کو معاف

کر دیتے ہیں - (مارگ ورشکار از مشرعی علی بھائی بابائی ص ۲۸ مطبوعہ اسماعیلیہ ایوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

۴۹۔ پیغمبر سے امام کا درجہ بڑا ہے | **سوال** :- پیغمبر یعنی ناطق اور "اساس" یعنی امام، ان دونوں میں سے کس کا درجہ بڑا ہے

جواب :- اساس کا درجہ بڑا ہے کیونکہ جو کام پیغمبروں سے نہیں ہو سکتا تھا وہ اساس (یعنی امام) کرتے تھے۔ اور پیغمبروں میں سے اماموں کو بنانے کا اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے ہوا تھا۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اساس" کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔ پیغمبر اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچاتے ہیں اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پہچان کراتے ہیں جبکہ "اساس" یعنی امام اپنی خود کی طاقت سے بذاتِ خود ہدایت کرتے ہیں اپنی پہچان آپ کراتے ہیں اور ان کو کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔

(مدک و رشید کا حصہ اول ص ۶۵ از مشنری علی بھائی بابولنی شائع کردہ اسمعیلیہ السیوسی ایشن)
۵۰۔ خدا تعالیٰ امام کے روپ میں جو وہاں اور یہاں خدا کہلاتا ہے اس نے انسانی جسمانی شکل میں ظہور کیا اور اپنا نام رکھا۔

(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۲۵۱ کے از مطبوعات اسمعیلیہ السیوسی ایشن برائے ہند ممبئی)
۵۱۔ محمد صلعم، علی کی بیوی ہیں | اول ہی سے جو اللہ ہے اس کو علی کہتے نبی محمد صلعم نے (اسمعیلیوں کی کمال بے حیائی ۱۲ منہ) اپنے شوہر (یعنی علی) کو پہچانا۔
(مقدس گنان کا مجموعہ صفحہ ۱۲۴)

۵۲۔ علی کو اللہ کہہ کر اس کا سہارا حاصل کرو | جو لوگ دل سے علی کو اللہ مانیں گے ان کی آل اولاد میں اضافہ ہوگا اور وہ فلاح پائیں گے اس وجہ سے نہ علی کی اطاعت و عبادت کرنا۔ اس نرجی کو دشوند (دسواں حصہ) دینا اگر آپ نہ علی کو دشوند دیتے رہیں گے تو آپ کی آل اولاد اور مال میں برکت ہوگی اور وہ (یعنی علی) آپ کا ایمان سلامت رکھے گا اس لئے کہ ہمارا یہ نر علی (پوری کائنات کا) خالق مطلق ہے۔

(گینان مومن جیتا منی از سید امام شاہ، مقدس گینانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۳ شائع کردہ اسمعیلیہ السیوسی ایشن)

۵۳۔ علی ربّ الکائنات ہے | آسمان سے بادل آئیں گے ادھر ادھر برسیں گے یہ سب مولیٰ علی کے ہاتھ میں ہے جس نے ساری کائنات پیدا کی اور سب کا رب وہی ہے۔

گنان مومن چیتا منی ازید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۲ شائع کردہ اسماعیلیہ لائبریری

۵۴۔ قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں | قرآن مجید کے چالیس پائے ہیں جس میں سے تیس پائے اس دنیا میں ہیں اور دس پائے جو باقی ہے وہ اس کے (یعنی امام کے) گھر میں ہیں ان دس پیاروں کو "اطرودید" کہتے ہیں۔ ست گر (یعنی امام) کی زبان یہی (دس پائے) ہیں۔

(گنان مومن چیتا منی ازید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۹۵)

۵۵۔ نبی محمد صلعم، گرو برہما جی کے اوتار ہیں | نبی محمد گرو برہما جی کے اوتار ہیں نبی محمد صلعم پیدا ہوئے ان کا سلسلہ نصب چلا۔ ست گر برہما جی اور محمد ایک ہی ہیں ان کا پیدا کرنے والا داتا وشنو ہے۔

(گنان مومن چیتا منی ازید امام شاہ، مقدس گنانوں کا مجموعہ صفحہ ۱۲)

۵۶۔ شاہ مرداں شیریزاں حضرت علی کے مختلف دس روپ | پہلا اوتار شاہ نے مچھلی کے روپ میں لیا، دیونکھاسر کی گردن مروڑ کر شاہ نے مار ڈالا اور چاروں دید اس سے لے آئے۔ (۲) دوسرا اوتار کچھوے کی صورت میں لیا اور "دیومدھو ننگ" کو مارا اور پوری دنیا کا بوجھ اپنی پیٹھ پر اٹھایا۔ (۳) شاہ نے تیسرا اوتار واراہ (یعنی سور) کے روپ میں لیا اور شاہ نے "مور دیو" کو مارا اور دیو "ہرنانکس" کو بھی مارا اور "پرصلاد" اور پانچ کروڑ مریدوں کو نجات دلائی۔

(۴) شاہ نے چوتھا اوتار "وایمن" کے روپ میں لیا اور "دیوبلی" کو مارا۔

(۵) شاہ نے "پرشورام" کے روپ میں پانچواں اوتار لیا اور "شیشتر اجن" دیو کو

مارا۔ (۶) چھٹا اوتار شاہ نے "رام" کے روپ میں لیا اور دس سر والے "راون"

کومارا " سیتارانی " کو ازا دکر آیا اور راجہ " دہشتن " کو سری نسا کا راجہ بنایا ۔

۷۔

(۸) آٹھواں اوتار شاہ نے " کرشن " کے روپ میں یا " مند " کے گھر پیدا ہوئے
کالے مہیب ناگ کے ناک میں نیچل ڈال دی اور " کناسور " کومارا ۔

۹۔ شاہ نے نواں اوتار " بدھ " کے روپ میں لیا اور دیو " دریودھن " کو
ہلاک کیا ۔ پانچ پانڈؤں کو بچایا اور راجہ " پودھشٹر " کو نوکر و مریدوں کے ساتھ نجات
دلائی ۔ (۱۰) آج کل دسویں اوتار میں " علی " کے روپ میں شاہ کا ظہور ہے ۔

(مقدس گناؤں کا مجموعہ گنا ۷۷ مرتبہ پیر شمس از مطبوعات اسماعیلیہ السیسی ایشن)
(۱) خدا تعالیٰ کا ظہور اول :- شاہ امام " مچھل " کے روپ میں دنیا میں آیا اور پانی کے
انداز اتر اور " شکھاسر " نام دیو کو مار کر چار وید لاکر " برہما " کو دیئے ۔

(۲) دوسرا ظہور :- شاہ (امام) کچھوے کا روپ دھا کر دنیا میں آیا اور اپنی پیٹھی پر
سارابو جھ اٹھایا اور " مدھو کنگھ " نام دیو کو ہلاک کیا اور " نورتن " کو چمکایا ۔

۳۔ تیسرا ظہور :- شاہ یعنی امام " سور " کے روپ میں دنیا میں آیا اور اپنی داڑھ
میں پورے آسمان کو دکھ لیا اور " مور ڈے " نام دیو کو ہلاک کیا ۔

۴۔ چوتھا ظہور :- شاہ یعنی امام نرسی (آدھا جسم انسانی اور آدھا جسم شیر کا) کے
روپ میں دنیا میں آیا اور " ہیرا نکنش " دیو کو ہلاک کیا اور راجہ " پرھلا د " اور اس کے
پانچ کرور مریدوں کو بچایا ۔

۵۔ پانچواں ظہور :- شاہ (یعنی امام) " وایمن " کے روپ میں اس دنیا میں آیا اور
" برے " دیو کو ہلاک کیا ۔

۶۔ چھٹا ظہور :- شاہ (امام) " پرشورام " کے روپ میں دنیا میں آیا اور
" کھشتری " لوگوں کو ہلاک کیا ۔

۷۔ ساتواں ظہور ۱۔ رام چند جی کے روپ میں دنیا میں آیا اور "راون" جس کے دس سر تھے اس کو ہلاک کیا سینا کو بچایا اور لنکا کو جلایا۔

۸۔ آٹھواں ظہور ۱۔ کرشن کے روپ میں شاہ (امام) اس دنیا میں آیا مہیب کالے ناگ کو (دریائے جمناس) نیکل ڈال کر مارا۔

۹۔ نواں ظہور :- شاہ (امام) مہاتما بدھ کے روپ میں دنیا میں آیا کوروؤں کو قتل کیا اور پانچ پانڈوؤں کو بچایا۔

۱۰۔ دسواں ظہور۔ شاہ (امام) نے اپنا نام نک لنک بتایا اور پانچ سات، نو اور بارہ کورو انسانوں کو بچایا۔ پچھلے اوتاروں کی نیکیاں پھل ہوئیں۔

یہ دس اوتار گنن میں پیر صد الدین نے بیان کئے اور مومن لوگوں کو شاہ (امام) کا دیدار دکھلایا اور گنن سے غافل انسان شیطان کی طرح راستے سے بھٹک گئے۔

(مقدس گنن کا مجموعہ کنان ص ۱۳۷ ص ۱۳۸ ص ۱۳۹ از پیر صد الدین مطبوعہ اسماعیلیہ السوسی ایشیا)

۵۷۔ دشوند دینے سے "اوگون" سے نجات ملے گی [دشوند (یعنی سواں حصہ) دیتے رہتے اور روز بروز نیکیاں کماتے رہتے اسی کے ذریعہ آپ کو اوگوتوں کے چکر سے نجات ملے گی] (انت اکھاڑ و صفحہ ۳۷ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن کراچی)

خوٹے ۱۔ اوگوت ہندوؤں کے ایک عقیدے کا نام ہے جس کی رو سے کاپنے اعمال کی پاداش میں چور اسی جونیں یعنی چوراسی قالب بدلتا ہے اوگوتوں کے عقیدے کو کھامی کتابوں میں تناسخ ابدان کا نام دیا گیا ہے (جو کافرانہ عقیدہ ہے۔ ذبح)

۵۸۔ اسماعیلیوں کے پاس کوئی کتاب ہدایت نہیں | آپ جانتے ہیں کہ انسان کی مدگی اور دنیا ہر وقت بدلتی رہتی ہے ہر چیز بدلتی رہتی ہے۔ جس میں صحیح ہدایت امام مہربان دے سکتے ہیں اسماعیلیوں کے پاس ہدایت کے لئے کوئی لکھی ہوئی کتاب نہیں ہے۔ گندہ امام ہے (ہدایت کے لئے) (کلام امام مبین حصہ دوم ص ۳۶۳ زبان ۵۳۰ کے از مطبوعات اسماعیلیہ السوسی ایشن)

۵۹۔ ہو المجد القیوم کی علی تصویر نام ہے | امام حاضر دنیا میں موجود ہونا ہی چاہیئے امام کے سہارے

دنیا ٹھہری ہوئی ہے ۔ (آغا خان سوم کے فرامین کا مجموعہ کلام امام مبین حصہ اول ص ۵)

جماعت خانے میں داخل ہوتے وقت ”حی زندہ“ بولو ”حی زندہ“ کا معنی ہے ”حاضر امام“
(تکسہن مالا حصہ اول سبق ۳ صفحہ ۵۵ درسی کتاب برائے شبانہ سکول اسماعیلیہ السیوس اشین بمبئی)

۶۰۔ شاہ پیر کی عبادت | اس دنیا میں جو مومن پہلے تھے اور جو مومن اس وقت ہیں اور جو آئندہ

ہوں گے یہ سب مومن شاہ پیر یعنی امام کی عبادت کرتے تھے کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

(گینان برہم پیکاش از پیر شمر مقدس گینانوں کا مجموعہ ص ۲۹۷)

(نوٹ) پیر شاہ بولکر ”نبی اور علی“ مراد ہوتے ہیں حوالہ کیئے تکسہن مالا سبق ۱۱ (ص ۵۹)

۶۱۔ یا علی تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے وغیرہ | یا علی تم ہی حق تعالیٰ ہو تم ہی پاک ذات ہو

مہربان بادشاہ ہو علی تم ہی تم ہو یا علی! تو ہی رب ہے تو ہی رحمن ہے یا علی!

تو ہی اول ہے تو ہی آخر ہے اور تو ہی قاضی الحاجات ہے۔ یا علی اتم ہی نے پیدا کیا تم ہی نے

پرورش کی۔ یا علی! خالق مطلق تم ہی ہو۔ یہ سمندر کا پانی، یہ زمین یہ آسمان ان سب میں تمہارا

ہی حکم چلتا ہے۔ یا علی! تیری ہی دوستی میں پیر شمس بولے کہ یا علی! سب کچھ

تم ہی ہو۔ (چھپس گینانوں کا مجموعہ گینان۔ مطبوعہ اسماعیلیہ السیوس اشین برائے پاکستان کراچی)

۶۲۔ خود توں کو پردے کی ضرورت نہیں | خود تیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے مگر

اپنے دل کی آنکھوں پر حیا کا برقعہ ڈالنا تو تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے۔

(آغا سوم کے فرامین کا مجموعہ فرمان ۱۲ کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۲۴۳ مطبوعہ بمبئی)

۶۳۔ گناہوں کی معافی کا اعلان | آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے ہیں وہ

سب ہم معاف کرتے ہیں اب آئندہ گناہ نہ کرنا۔ کلام امام مبین صفحہ ۳۳۴ فرمان ۱۵۵

۶۴۔ سلطنت برطانیہ سے وفاداری کی تلقین | ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور

ساش رل فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت

(یعنی سلطنت برطانیہ) سے تعاون کریں۔ سلطنت برطانیہ اپنے مذہب اپنے مقصد کا اور اپنی آزادی کا محافظ ہے اس لئے اس وقت پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(کلام امام مبین حصہ دوم صفحہ ۲۸ فرماں ۴۴ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشن بمبئی)

۶۵۔ حضرت علی اپنی طاقت سے گناہ بخش کر مرشد یعنی امام حاضر (کو ہر بات خبر جنت میں بھیج سکتے ہیں) ہے اگر وہ (اپنی تصویر کے بجائے)

شراب کو سجدہ کرنے کو کہے تو کرنا چاہئے کیونکہ وہ مرشد یعنی امام حاضر کا فرمان ہے مرتضیٰ علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں۔ کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔ (کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۵۵۔ فرماں ۱۸)

۶۶۔ قرآن مجید کے چالیس سپاروں میں سے آخری دس پیائے حضرت علی گھر واپس لے گئے اور موجودہ قرآن، اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں بلکہ حضرت عثمان کی کتاب ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ یہ کتاب مجھ کو رسول اللہ صلعم نے دی ہے اور آپ لوگوں تک پہنچانے کی وصیت کی ہے اس لئے آپ اس کو لیجئے اس پر سب لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس حضرت عثمان کی کتاب ہے اور وہ ہمیں کافی ہے آپ کی کتاب کی ہمیں ضرورت نہیں، اس پر علی مرتضیٰ نے فرمایا کہ اس کتاب کی رتی برابر خبر آپ لوگوں کو تاقیامت نہیں ملیگی۔ یہ کہہ کر کتاب اپنے گھر واپس لے گئے۔ وہ کتاب بقیہ دس پیائے ہیں جن کے بارے میں پیر صدر الدین نے گنان میں سمجھا دیا ہے اس کے مطابق عمل کرو۔

(کلام امام مبین حصہ اول صفحہ ۶۴ فرماں ۲۰)

۶۷۔ اماموں کا فرمان قرآن مجید کے برابر ہے | انزل وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد زمانہ کے اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں جو ہدایات کی جاتی ہیں وہ اللہ کے کلام کے برابر ہیں۔ اللہ نے حضرت پیغمبر کی معرفت تیس پیائے نازل کئے (باقی دس پیائے) زمانہ کے

اماموں کی معرفت ان کے فرمانوں کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں۔

(کلام الہی اور فرمان امام از علیہما السلام حضرت نور محمد صفحہ ۲۲ کے از مطبوعہ اسماعیلیہ السیوسی ایشین سنز انیہ)

۶۸۔ قرآن مجید تو صدیوں کی بوسیدہ کتاب ہے | آپ لوگوں کے لئے جو علم ہے وہ گناہ ہے
اب امام کا فرمان ہی قابل عمل ہے | قرآن شریف کو تیرہ سو سال ہو چکے ہیں وہ

ملک عرب کی آبادی کے لئے ہے۔ گناہ کو سات سو سال ہوئے ہیں تم لوگوں کے لئے گناہ ہے
اور اسی پر عمل کرنا۔ (کلام امام مبین حصہ اول ص ۸۱ فرمان ۳۱)

۶۹۔ قرآن شریف بھی حق تھا مگر حضرت عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا جس

امام کی باری ہوتی ہے اس کے فرمان پر عمل کرو تو فائدہ ہوگا اصل میں تورات انجیل زبور اور فرقان
یہ سب کتابیں الگ الگ قوم پر الگ الگ وقف پر نازل ہوتی تھیں۔ قرآن مجید بھی حق تھا مگر خلیفہ
عثمان کے وقت میں اس میں رد و بدل کر دیا گیا۔ اگے کے الفاظ تیچھے اور تیچھے
کے الفاظ آگے رکھ دیئے گئے ہیں۔ اس معاملے میں سارے خلاصے ہمارے پاس ہیں تم
لوگوں ہم سے پوچھو گے تو ہم تم کو یہ خلاصے دکھلائیں گے۔

(کلام مبین حصہ اول ص ۹۶ فرمان ۳۸ مطبوعہ اسماعیلیہ السیواسی برائے ہند بمبئی)

خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن مجید میں سے نکال دیا گیا اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا
امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے بعد میں ہم
بتائیں گے۔ (حوالہ بالا)

۷۰۔ تنسیخ شریعت کا اعلان عام، [تیسویں (۲۳ دس) امام حضرت شاہ حسن علی ذکرہ السلام

نے ۱۷ دس رمضان ۱۱۵۹ھ میں بھرے دربار میں فرمایا۔ ہر آج کے دن سے آپ کو میں
ساری شریعت کی پابندیوں سے آزاد کرتا ہوں، آج کے دن تم لوگوں کے لئے رحمت کے
دردازے کھل گئے ہیں۔ آج کے دن ہم نے پوری دنیا کو شریعت اور قیامت کے مفہوم
سے آگاہ کر دیا ہے آج کے دن کے بعد سے جو کوئی ہمیں پہچانتا تو ہم واضح الفاظ میں

بتا دیتے ہیں ۔

” ہم زمانہ کے (ناسخ شریعت) امام ہیں اور زمانہ (اب شریعت کی نہیں بلکہ علم ہمارے بعد رکے لئے تیار ہے ۔“ نوربین ایڈیشن چہارم کے صفحہ نمبر ۲۵۴

مذکورہ بالا حوالوں پر اجمالی تبصیر

ایسے مذہب کو اسلام اور اس کے ماننے والوں کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔ جس مذہب میں کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی تفسیر ”لا امام الا امام الزمان“ ہو، ”جس میں“ لو کان فیہا الہۃ الا اللہ لفسد تا“ میں اللہ سے اشارہ امام کی طرف ہو، ”جس میں“ ہو اللہ الخالق الباری المصور سے عقل اول یا امام الزمان مراد ہوں، ”جس میں“ عالم الغیب والشہادۃ سے مقصود امام قائم ہوں جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے جس میں سورت اخلاص یعنی سورت قل ہو اللہ احد میں اللہ تعالیٰ کی بجائے عقل اول یا پختن کے اوصاف بیان کئے گئے ہوں جس میں شرک کی تعریف خدا کے ساتھ کسی کو شرک کرنا نہ ہو بلکہ خلافت و امامت میں علی کے ساتھ دوسروں کو شرک کرنا ہو، جس میں رتبہ وصایت و امامت کی حیثیت سے آنحضرت صلعم ”مستودع“ یعنی عارضی اور حضرت علی مستقر یعنی مستقل سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک اور ساتواں رسول پیدا ہو گیا ہو جس میں انبیاء (جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہیں) گنا گار ہوں اور صرف ائمہ معصوم سمجھے گئے ہوں جس میں حضرت علیؑ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک آپ کی رسالت میں شرک ہوں جس میں حضرت علی اور ائمہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار درجے افضل مانے گئے ہوں جس میں حضرت علی نفس اللہ معبود ملئکہ اور غافر خطیبہ الرسول سمجھے گئے ہوں جس میں آنحضرت صلعم کی اذان کے پہلے کلمے ۔ (اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے محمد بن اسماعیل، کی اور دوسرے کلمے ۔ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ سے ظہور کے دوسرے امام، القائم محمد بن عبد اللہ المہدی

کی رسالت کی شہادت مراد ہو، جس میں مومنین کی اذان کے پہلے کلمے، (اشہد ان
 محمدًا رسول اللہ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے کلمے (اشہد ان
 محمدًا رسول اللہ) سے ساتویں امام محمد بن اسماعیل کی رسالت کی طرف اشارہ
 ہو جس میں قرآن مجید، تورات اور انجیل کی طرح ایک تحریف شدہ کتاب سمجھی گئی ہو جس میں
 شریعت محمدی کے ظاہر کی نہ صرف توہین کی گئی ہو بلکہ یہ بھی کہا گیا ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ۳۳
 کے بعد سے محمد بن اسماعیل کے ذریعے اسے معطل کر دیا ہے جس کی بنیاد باطنیت پر قائم
 ہو۔ جس سے ارتکاب فواحش و منکرات مباح ہو جائے جس میں اپنے علم حقیقت
 کے مسائل مثلاً حلول، تناسخ اور عقول عشرہ وغیرہ یونانی، ایرانی اور ہندی نظریات
 سے لئے گئے ہوں، جس میں دس حدود (یعنی ارکان دعوت) میں رومن کیتھولک
 بہرحرح کے نظام کی تقلید کی گئی ہو۔ جس میں حدود علویہ (یعنی عقول عشرہ) اور
 دس حدود سفلیہ (یعنی ارکان دعوت) کے واسطے کے بغیر خدا تک پہنچنا یا نجات حاصل
 کرنا ناممکن ہو۔ جس میں اپنی ”پوری وفاداری“ سے اور کلی طاقت سے سلطنت برطانیہ سے
 تعاون کرنے اور پر خلوص وفاداری کے ساتھ لامتناہی خدمات انجام دینے کی تلقین کی گئی ہو
 ہو۔ جس میں امام، محررات اور فواحش کے مرتکب ہونے پر بھی امام باقی رہتا ہو اور فواحش
 کے ارتکاب کی وجہ سے اس کی امامت میں شک کرنے سے مومن کا ایمان جاتا رہتا ہو وغیرہ
 علم تو عالم ہی ہیں لیکن ایک غیر عالم شخص بھی اسمعیلیوں (یعنی آغاخانوں) کے
 ان ان عقائد کو جاننے کے بعد ایک منٹ کے لئے بھی انہیں مومن و مسلم ماننے کے لئے
 تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسے یہ لوگ اپنی کتابوں کے حوالوں کے آئینہ میں صاف طور پر غیر مسلم
 نظر آتے ہیں تاہم ان کے غیر مسلم ہونے کے بارہ میں چند معتبر ترین فتاویٰ نقل کئے جاتے
 ہیں تاکہ مزید تسلی و تشفی کا باعث ہوں۔

فتویٰ نمبر ① ویجب اکفار الروافض فی قولہم برجعة الاموات الی

الدنيا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الى الائمة وبقولهم
 في خروج امام باطنی وبتعطيلهم الامر والنهي الى ان يخرج الامام
 الباطن وبقولهم ان جبريل عليه السلام غلط في الوحي الى محمد صلى الله
 عليه وسلم دون علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه وهو لاء القوم
 خارجون عن ملت الاسلام واحكامهم احكام المرتدين كذا في الظهيرية
 (فتاوى عالمگیری جلد ۲ ص ۲۶۴)

(ترجمہ و مطلب) درج ذیل وجوہ کی بناء پر ایسے روافض (جیسا کہ اسمعیلی اور ان جیسے
 دوسرے فرقے مثلاً زیدی، نصیری، دروزی وغیرہ) کو کافر جاننا واجب ہے جن کے عقائد
 یہ ہوں کہ۔

۱۔ مردے پھر زندہ ہو کر دنیا میں واپس لوٹ آتے ہیں۔

۲۔ رو میں جسمانی ڈھانچے بدل کر دنیا میں پھر نئے روپ میں آ جاتی ہیں (مثلاً
 کوئی گناہ گار مر جائے تو اس کی روح گدھے میں ڈال دی جاتی ہے اور پھر مرنے کے بعد
 کتے میں ڈال دی جاتی ہے اور اس طرح ایک روح بطور سزا چاراسی قالب بدلتی ہے) (انصاف علی)
 ۳۔ اللہ تعالیٰ اماموں کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں یعنی اماموں میں اللہ تعالیٰ کی روح
 منتقل ہو جاتی ہے۔

۴۔ ایک باطنی امام آئے گا اور تب تک احکام شریعت پر عمل درآمد معطل رہے گا۔

۵۔ جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی وحی کو علی بن ابی طالب کے پاس لیجانیکی بجائے غلطی سے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے۔

مذہب جبر بالاعتقاد حامل لوگ ملت اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام مرتدوں

والے احکام ہیں (فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۶۴)

فتویٰ نمبر ۲) نعم لا شک فی تکفیر من قذف الیہ عائشہ رضی اللہ

تعالیٰ عنہا اوانکر صحبۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اواعتقد الالوہیۃ
فی علی اوان جبریل غلط فی الوحی اوانحوذک من الکفر الصریح المخالف
للمقرآن - (رد المحتار جلد ۳ صفحہ ۲۹۴ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ و مطلب :- ہاں اس شخص کو کافر قرار دینے میں کوئی شک نہیں جو کہ منافقین کی طرف سے
ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر لگائی گئی تہمت کو درست کہتا ہو یا ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صحابی رسول ہونے کا انکار کرے یا حضرت علی کو معبود سمجھے
یا یہ سمجھے کہ حضرت میں خدا تعالیٰ سمائے ہوئے ہیں اور ان میں خدا کی روح جلوہ گر ہے یا یہ
سمجھے کہ

کی بجائے غلطی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجاتے ہے یا اسی طرح کا کوئی
اور صاف مخالف قرآن عقیدہ رکھے (مثلاً یہ کہ قرآن مجید کے چالیس پارے ہیں یا موجودہ
قرآن مجید صدیوں کی تحریف شدہ بوسیدہ کتاب ہے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی
نبی یا رسول مانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم النبیین نہ جانے وغیرہ) تاوی شامی ۱۹۹

فتویٰ نمبر (۴۳) (تنبیہ) - یعلم مما صنا حکم الدرر والیامنة فانهم
فی البلاد الشامیۃ یتظہرون الاسلام والصوم والصلوة مع انہم یعتقدون
تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالوہیۃ تظہر فی شخص بعد
شخص ویجحدون الحشر والصوم والصلوۃ ویقولون المسمی بہا غیر
المعنی المراد ویتکلمون فی جناب نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلمات
فطیعة وللعلمۃ المحقق عبد الرحمان العمدی فیہم فتویٰ مطولہ و
ذکر فیہم انہم ینتحلون عقائد النصیریۃ والاسمعیلیۃ الذی یلقبون
بالقرامطۃ والباطنیۃ الذین ذکرہم صاحب المواقف -

(الحی قولہ) و فیہم فتویٰ فی الخیریۃ ایضاً فراجعہا والحاصل انہم یرصدق

علیہم السلام از ندیق و المنافق والمحد (فتاویٰ شامی المعروف رد المحتار جلد ۲۹ یولی)
 ترجمہ مطلب :- علامہ شامی رحمہ اللہ علیہ باب المرتد میں کفار کی قسمیں بیان کرنے کے بعد
 فرماتے ہیں کہ یہیں سے دروزیوں اور تیمنیوں کا حکم بھی معلوم کیا جاسکتا ہے (یعنی وہ زندیق
 ملحد اور منافق ہیں) کیونکہ وہ بلاد شام میں اپنا مسلمان ہونا اور اپنا نماز روزہ ظاہر کرتے ہیں ۔
 حالانکہ وہ تناسخ ارواح (یعنی اوگون) کا عقیدہ رکھتے ہیں اور شراب اور زنا کو حلال جانتے
 ہیں (کیونکہ ان کے ایک امام نے بقول ان کے انہیں شریعت کی سب پابندیوں سے آزاد
 کر کے ان پر رحمت کے دروازے کھول دیئے تھے) اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے
 اماموں کے روپ میں خود خدا تعالیٰ جلوہ گرہوتے ہیں اور یہ لوگ حشر نشر اور نماز روزے
 کے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ نماز اور روزے کا وہ مفہوم نہیں جو عام لوگ سمجھتے ہیں اور
 وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی گندی گندی باتیں کہتے ہیں (مثلاً یہ کہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم علی بیوی ہیں یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیرا ماحب (ایک عیسائی
 درویش) کے شاگرد تھے یا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوطالب نے نبوت سونپی تھی یا یہ
 کہ حضرت خدیجہ کبریٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استانی تھیں جن سے آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تکمیل علوم کی (وغیرہ) محقق علامہ عبدالرحمن عبادی کا ان کے بارے میں ایک طویل
 فتویٰ ہے اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ دروزیوں اور تیمنیوں نے دراصل اپنے پیش
 رو ، اسماعیلیوں اور نصیریوں کے عقائد چرائے ہیں (یعنی ان عقائد کے اصل موجد اسماعیلی
 اور نصیری ہیں) جن کو قرامطہ اور باطنیہ کا نام دیا جاتا ہے جنہیں صاحب مواقف نے بھی
 ذکر کیا ہے اور ان کے بارے میں چاروں مذہبوں کا فتویٰ نقل کیا ہے ۔ (علامہ شامی آگے فرماتے ہیں)
 فتاویٰ خیر یہ میں بھی ان کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے اور خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ زندیق ، منافق
 اور ملحد ہیں (فتاویٰ شامی ج ۲۹)

فتویٰ نمبر (۴) کفایت المفتی جلد نمبر ایک میں مسئلہ نمبر ۳۱۶ کے جواب میں علول الوہیتہ

علی غلطی الوحی اور قرآن مجید میں کمی زیادتی کا اعتقاد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگا کر ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنے کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔

فتویٰ نمبر (۵) امداد الفتاویٰ جلد نمبر ۶ میں مسئلہ ۴۴۶ کے جواب میں آغا خانوں کے کفر پر ایک مفصل فتویٰ بعنوان "الحکم الحقانی فی الحزب الاغاخانی" صادر کیا گیا ہے۔
 فتویٰ نمبر (۶) مفتی اعظم پاکستان حفصہ رحمان مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مفصل فتویٰ بعنوان "تکفیر کے اصول اور آغائانی فرقہ کا حکم" ایک رسالہ کی صورت میں آپ کے فقہی رسائل کے مجموعہ "جواہر الفقہ" کے حصہ اول میں موجود ہے جس کا مطالعہ اس باب میں بے حد مفید اور باعث بصیرت ہے۔

نوٹ :- یہ رسالہ علیحدہ بھی طبع ہو گیا ہے اور مکتبہ دارالعلوم کراچی کے پتہ پر دستیاب ہے۔
 اب ہم استفادہ کے اصل سوالات کا نمبر وار جواب تحریر کرتے ہیں۔

- (۱) ان عقائد و فطریات والافرقہ کا فہم ہے (۲) ان پر نماز جنازہ جائز نہیں
- (۳) ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا جائز نہیں (۴) ان کے ساتھ مناکحت جائز نہیں۔
- (۵) ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔ (۶) یہ خارج اسلام ہیں لہذا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ ہرگز نہیں کیا جاسکتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ اتم واحکم

الجواب صحیح

فیہ فیہ عفا اللہ عنہ
 ۱۹/۳/۳۳



۱۷/۳/۳۳

دارالعلوم
 کراچی

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۱۶/۳/۳۳

بندہ سعد محمد غفرلہ
 ۲-۲-۱۲۰۳

دارالافتاء - دارالعلوم کراچی
 ۱۲۰۳-۲-۱

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی کانٹون
نظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان صدر سودا غظم البسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

اسمعیل فریقے کے جن عقائد و نظریات کا سوال میں ذکر ہے ان کے پیش نظر ان لوگوں
کے کفر میں کسی شک و شبہ کا گنجائش نہیں ہے۔

کلمہ میں حضرت علی رضہ کو صراحتہ اللہ کہا گیا ہے جو کفر ہے آغا خان کو

قرآن ناطق کہنا اور قرآن کریم میں وارد شدہ لفظ اللہ سے آغا خان کو مراد

لینا بھی صریح کفر ہے اسی طرح نماز اور زکوٰۃ کا انکار بھی موجب کفر ہے۔

اس لئے اسمعیلیوں کو مسلمان سمجھنا کھلی ہوئی گمراہی ہے ان کا دوزے

سے انکار اور حج سے انحراف بھی مشہور و معروف ہے، اس لئے کسی طور سے

ان کو مسلمان نہیں کہا جاسکتا نہ ان کا جنازہ پڑھنا جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے

قبرستان میں دفن کرنا درست ہے ان کا ذبیحہ بھی حلال نہیں نہ شادی بیاہ کا

کا تعلق ان کے ساتھ صحیح ہے۔ غرضیکہ مسلمانوں کی طرح ان کے ساتھ کسی

قسم کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے فقط

واللہ اعلم وعلیہ اتم واکمل

سلیم اللہ خان

مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

۱۳/۸/۱۴۰۳ ۲۷/۵/۱۹۸۳

توقیعات علماء کراچی

دارالافتاء

الجامعۃ الفائقۃ

شاہ فیصل کالونی رقم ۵، سکر اتھی ۵۵، پاکستان

الجواب صحیح

سید محمد خاں مہتمم جامعہ دار فقیہ

الجواب صحیح و ناظم علی وفاقی المدارس العربیہ پاکستان کراچی
نظام الدین سامری
دارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی

الجواب صحیح

محمد علی شاہ
نظم الدین سامری

الجواب صحیح مولانا اسفندیار خان مہتمم مدرسہ صدیقیہ

دار النہج بکراچی کراچی

جنرل سکریٹری سودا و عظیم المہنت پاکستان

الجواب صحیح محمد زکریا مہتمم مدرسہ انوار القرآن کراچی

الجواب صحیح

آغا خانی خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے اور جو علماء سوال میں لکھے ہیں یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہو نہیں سکتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اپنے عبادت خانوں میں آغا خان کی تصویر کی تقریباً پرستش کرتے ہیں۔ لہذا حکم شرعی کے اعتبار سے

وہ مسلمان ہیں نہ ان کے ساتھ مسلمانوں سا برتاؤ

کرنا جائز ہے۔ نہ ان کی نماز جنازہ جائز ہے

نہ ذبیحہ حلال ہے نہ مقابر مسلمین میں

دفن کیا جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

دارالین شریعہ



علمائے پنجاب کا فتویٰ

الجواب باسم فہم الصواب

- ۱۔ مندرجہ بالا اعتقادات کا رکھنے والا کافر ہے اس کو مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہوگا
- ۲۔ ان کی نماز جنازہ میں ہرگز شرکت نہ کی جائے ورنہ اندیشہ کفر ہے۔ (۳) مسلمانوں کے قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیا جائے۔ (۴) ان کے ساتھ نکاح ہو ہی نہیں سکتا اگر نکاح ہو تو خالص زنا ہوگا اولاد و ولدان حرامی ہوگی۔ ۵۔ ان کا ذبیحہ مردار ہوگا۔ ۶۔ ہرگز نہیں۔

الجواب صحیح
آپ کا مخلص دعا گو ہے
فقیر سراج احمد دہلوی
علمائے حق کے فیصلہ کی
فیر بھی تائید کرتا ہے



(حضرت مولانا) سراج احمد دہلوی

حضرت مولانا حامد میاں صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ مدنیہ کریم یارک لاہور
عبدالحمید غفور جامعہ مدنیہ لاہور
۲۴ رجب المرجب ۱۴۱۲ھ

الجواب ومنہ الصدق والصواب

صفحہ ۶

اکابر امت کا فتویٰ ہے کہ جماعت آغا خانی اور فرقہ آغا خانی کافر ہے۔ امدانضاوی

میں تصریح ہے کہ اسلام میں کلمہ توحید بنیاد ہے اس کے وہ قائل نہیں، شہادت کے معنی میں تغیر کیا لفظ اللہ ہی کو غلط سمجھا، نماز پنجگانہ روزہ، حج ذکوۃ کا انکار کیا۔ اور ذکوۃ

کے نام سے جو کچھ دیا تو وہ بھی دنیا کے ایک امیر ترین آدمی کو دیا - حالانکہ صدیق اکبرؓ نے صرف منکرینِ زکوٰۃ سے جہاد فرمایا ہے - مساجد شعار اللہ ہیں انہوں نے اسی سے انحراف کیا - اور جو جماعت خانے ہیں اُن کا رخ قبلہ کی طرف بھی نہیں ہے یعنی یہ اہل قبلہ بھی نہیں ہیں - سلام جو عند اللقاء ایک مستون طریقہ ہے انہوں نے اس کو بدل دیا - فقہاء کرام نے فرمایا ہے ایک بستی اگر مشفق ہو کر صرف ایک سنت کا انکار کریں مثلاً اذان دینا چھوڑ دیں - تو خلیفہ وقت کے لئے ان کے ساتھ جہاد کرنا فرض ہے اور بھی ان میں تباہتیں ہیں جو سوال میں نہیں آئے ہیں وہ یہ کہ میتہ کھاتے ہیں محرمات سے نکاح کرتے ہیں -

جبکہ قادیانی صرف ختم نبوت کے منکر ہو کر اقلیت میں آکر کافر ہوئے ہیں تو کیا یہ پوری شریعت پر جھاڑ و پھیرنے کے بعد بھی کافر نہ ہوں گے ، یہ کافر ہیں کافر ہیں کافر ہیں - اور یہ بالکل مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ، لہذا نہ ان کو مسلمانوں کے قبروں میں دفن جائز ہے اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے اور نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ مناکحت جائز ہے مسلمانوں جیسا کوئی معاملہ ان کے ساتھ نہ کریں -

فقط والسلام غلامِ مصطفیٰ خضر جامعہ ضیاء العلوم

بیگم پورہ لاہور ، ۱۶/۸/۱۴۰۳ھ

الجواب

علمائے ہند کا یہ منقطع حکم ہے تو فرقہ آغا خانی جو بہت سے احکام کے منکر ہے - قطعاً کافر ہے -

احقر نوادۃ الحسن عفی عنہ

دارالعلوم رحمانیہ فیروز پورہ روڈ لاہور

الجواب هو المفتی الصدق

آغا خان فرماتے ہیں کہ جو عقائد آپ نے سوال میں تحریر فرمائے ہیں اس کی بنیاد پر یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہے حج اور روزے کا انکار تو صریحاً قرآن کریم کا انکار ہے اسی طرح دیگر عقائد بھی اسلام کے خلاف ہیں یہ فرقہ مسلمانوں سے علیحدہ ہے اس لئے ان کے احکام بھی مسلمانوں کی طرح نہیں تمام احکام میں مسلمانوں سے جدا ہیں۔ نماز جنازہ مناکحہ بیسیہ وغیرہ بھی درست نہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

مفتی محمد حسین نعیمی جامعہ نعیمیہ

لاہور

الجواب

جو فرقہ فرائض کا منکر ہے اور سلف صالحین کے عقائد کے خلاف عقائد رکھتا ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں۔

احقر العباد مولوی ابوالربان محمد رمضان

مفتی دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم، واضح ہے کہ ضروریات دین میں سے کسی ایک چیز کا بھی اگر کوئی شخص منکر ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہے لہذا اگر فرقہ مذکورہ کے واقعی یہی عقائد ہیں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ مسلمان کہلانے کے مستحق نہیں ہیں۔ مسلمانوں کے لئے ان کی نماز جنازہ پڑھنا، ان کو مسلمانوں کی قبرستان میں دفن کرنا ان کے ساتھ مناکحت کرنا، ان کا ذبیحہ کھانا اور ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے سلوک کرنا

جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد عفا اللہ عنہ

معین مفتی جامعہ قاسم العلوم ملتان

۱۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

الجواب صحیح

بندہ محمد اسحاق خضر مفتی جامعہ قاسم العلوم



الجواب مذکورہ عقائد کو صحیح سمجھنے والا بلاشبہ کافر ہے اس کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ نہ کیا جائے ان سے مناکحت ان کا جنازہ، ان کے ذبیحہ کو کھانا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے فرقہ آغاخانی کے بارے میں حضرت تھانوی کا رسالہ "القول الحقانی فی الخبز الاغاخانی" ہے اس میں اور دیگر اکابر اہل علم کی تحریرات میں اس فرقہ کو کافر قرار دیا گیا ہے۔

فقط واللہ اعلم

عبد القادر عفی عنہ

مدرس دارالعلوم کراچی

۲۲ رجب ۱۴۰۲ھ



الجواب مشہور آغاخانی فرقہ کافر اور خارج از اسلام ہے۔ ان کے ساتھ مسلمانوں کا سبوتاؤ ہرگز نہ کیا جائے۔ نہ ان سے مناکحت صحیح ہے اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کیا جائے ان کی بعض کفریات کی سوال میں بھی تصریح ہے مثلاً

لفظ اللہ سے مراد امام لینا اور صلوٰۃ خمسہ زکوٰۃ ، روزہ ، حج کا انکار کرنا یہ امور بلاشبہ
کفر ہیں مزید تفصیل کے لئے دیکھیں حضرت اقدس حکیم الامت حضرت تھانوی قدس سرہ
کا رسالہ ”الحکم الحقانی فی الحزب الاغلاخانی“ (جواہر الفقہ ص ۶۲)
فقط واللہ اعلم

مفتی خیر المدارس

الجواب صحیح

بندہ عبدالستار عفا اللہ عنہ

نائب مفتی ، محمدانور

خیر المدارس - ملتان پاکستان



مندرجہ بالا عبارت سے مندرجہ ذیل مسائل معلوم ہوئے ۔

۱۔ فرق ضالہ درنویہ ۔ تیامنہ ، نصیریہ ، اسماعیلیہ شریعت صوم صلوٰۃ
حج کے منکر ہیں اور شخص بعد شخص میں ظہور الوصیت کے قائل ہیں معاذ اللہ ۔

۲۔ مذاہب اربعہ میں ان کا یہ حکم ہے کہ انہیں دارالاسلام میں رہنے نہ دیا جائے
اور نہ ان سے مناکحت جائز ہے اور ان کا ذبیحہ حلال ہے ۳۔ انہیں زندیق
منافق ملحد کہا جاسکتا ہے ۴۔ اسلامی حکومت پر ان کا قلع قمع اور استئصال

واجب ہے ۔ فقط واللہ اعلم

العبد
محمد امجدی

خادم الافتاء مدرسہ اسلامیہ عربیہ خیر المعاد ملتان شریف

آغا خانینور کے عقائد سراسر اسلام کے منافی ہیں ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے نہ ہی یہ لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں نہ اپنی عبادت گاہوں کو مسجد کہتے ہیں اُن کے مسلمانوں کی طرح نہ اذان ہے نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ حج ہے جب اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے ہی یہ لوگ قائل نہیں تو ان کے کفر میں کیا شک ہے جو شخص ان کے کفریہ عقائد پر مطلع ہونے کے باوجود کافر نہ کہے وہ خود کافر ہوگا۔

علماء کرام ان کے کفر پر متفق ہیں بندہ ناچیز بھی علماء کرام کے فتویٰ کا موید اور صدق ہے فقط

زندہ منظور احمد چنیوٹی عفا اللہ عنہ

ناظم اعلیٰ ادارہ مرکز یہ دعوت و ارشاد چنیوٹ

صدر مجاہدین احرار پاکستان

الجواب الموفق للصواب

ایسے عقائد رکھنے والا ضروریات دین اور اسلام کے اصولی و مسائل قطعیہ کا منکر ہے یہ صریح عقائد کفریہ ہیں جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اس لئے ان عقائد والے بلاشبہ بالاتفاق کافر ہیں ان سے یکجا میل جول کا معاملہ حرام ہے نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے (شامی باب المرتدین ج ۲) تفصیل حضرت تھانوی کے رسالہ "القول الحقانی فی الحزب الاغانی" میں ہے۔

الحبيب شفيق الرحمن درخواستی مفتی مدرسہ

مخزن العلوم عید گاہ خانیپور

حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صاحب

صدر جمعیت علماء اسلام

جس شخص یا قوم و فرقہ کے وہ نظریات ہوں جو سوال میں مذکور ہیں تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے کیونکہ ایمان تصدیق باللہ و بحجج ما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے ۔



کتبہ احقر الوری
عبد اللطیف مفتی مدرسہ عربیہ
قاسم العلوم فقیر والی

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الجواب صحیح

عبد الکریم خادم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ظاہر پیر

الحجیب مصیب
مکتبہ حنفیہ (علی) خادم مدرسہ احیاء
ظاہر پیر

الجواب

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نے اس فرقہ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا تھا جو کہ جواہر الفقہ مفتی محمد شفیع صاحب ص ۶۴ تا ۶۵ پر درج ہے جس میں سوال سے ملتی جلتی بعض باتیں مذکور ہیں اور ان پر کفر کا فتویٰ

ہے ۔ فقط واللہ اعلم بالصواب
غلام رسول عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ رشیدیہ جٹڑ ساہیوال

الجواب

اس قسم کا عقیدہ رکھنے والا شخص کافر مرتد واجب القتل، ان پر نماز جنازہ، مسلمانوں کے مقبرہ میں دفنانا، ان کے ساتھ مناکحہ ان کا ذبیحہ تمام حرام ہیں ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کرنا درست نہیں۔

الجواب صحیح

جمال الدین خطیب جامع رحمانیہ نامی محلہ ساہیوال پنجاب

الجواب صحیح

فقیر ابوالاحمد، خادم مدار العلوم مدنیہ بہاول پور
عبد الحمید عفی عنہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ بہاول پور

الجواب

مذکورہ بالا عقائد و نظریات رکھنے والا کوئی شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے جو شخص ایسے آدمی کو اس کے ان عقائد پر مطلع ہو کر بھی مسلمان سمجھے وہ بھی یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح

سلمان احمد مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامع مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ فیصل آباد

الجواب

مندرجہ بالا عقائد اسلام کے خلاف ہیں ضروریات دین کا انہیں انکار ہے لہذا مندرجہ بالا عقائد رکھنے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے اسے مسلمانوں کا سا سلوک رکھنا درست نہیں۔

الجواب صحیح محمد سعید عفی عنہ مدرس مدرسہ مصباح العلوم خوشاب ضلع سرگودھا

الجواب بعون الوهاب

استفتاء میں مذکورہ فرقہ اگر واقعہً ایسے نظریات کا حامل ہے تو پھر ایسا شخص جس کے عقائد و نظریات اور انکار اسلام کے بنیادی اصولوں کے مخالف ہوں اور وہ اسلام کے متعین کردہ احکامات سے نہ صرف روگردانی کا مرتکب ہوتا ہے بلکہ ان کے مقابلہ میں اپنی طرف سے خود ساختہ احکامات کی تعمیل کو ضروری خیال کرتا ہے ایسا شخص بلاشبہ دائرہ اسلام سے خارج اور ملت بیضا الحنفیہ السحا کا باغی ہے۔

الجواب صحیح هذا ما عندی والله اعلم بالصواب

صاحبزادہ برق التوحیدی ، دارالافتاء

جامعہ تعلیم الاسلام مامونہ کابجھ فیصل آباد

الجواب صحیح

محمد حسن غفرلہ مدرسہ عربیہ جامعہ احیاء العلوم عید گاہ مظفر گڑھ

الجواب

ایسے عقائد والے لوگ مسلمان نہیں ہیں اور جو غیر معاملات غیر مسلموں سے جائز نہیں ان سے بھی جائز نہیں ہیں واللہ اعلم

محمد بن عبد اللہ کان اللہ

مہتمم مدرسہ عربیہ دارالہدی بھکر۔

الجواب

بالاعقیدہ کہنے والا کافر ہے کیونکہ یہ تمام عقائد نص صریح کے خلاف ہیں لہذا ان کے ساتھ معاملہ بھی کفر والا کی جائے۔ واللہ اعلم
محمد حسین ، ناظم اسٹی ادارہ احیاء العلوم العربیہ عید گاہ روڈ چوٹ

الجواب

مندرجہ ذیل مذکورہ توحید و رسالت، نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ ضروریات دین میں سے ہیں اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے اور ان میں تاویل بھی کفر ہے۔

غلام رسول فیصل آبادی

دارالعلوم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ مدرسہ عربیہ اسلامیہ بوئے والا
بورسہ والا ضلع وہاڑی
فضل احمد مدرسہ عربیہ اسلامیہ جسٹریڈ بورسہ والا

الجواب

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم تحریر فرماتے ہیں

حضرت عائشہ پر تہمت یا قرآن مجید صحیح اور کالی نہ سمجھنا۔ حضرت ابو بکر صدیق کی محبت کا منکر ہونا۔ یا حضرت علی کو الوہیت کا مستحق اعتقاد کرنا یا حضرت علی کو وحی الہی کا حقدار جانا، بے شک کفر ہے (بالفاظ تغیر فیہ ۲۸)

مذکورہ بالا عقائد میں سے اکثر و بیشتر کفریہ عقائد ہیں مثلاً اپنے امام کو حقیقی مالک سمجھنا۔ قرآن کے حقیقی معانی سے انحراف کر کے اپنے معانی میں لینا۔ اور اللہ سے آغا خان مراد لینا (غضب تو یہ بالکل فرعون کی طرح دعویٰ ربوبیت سے) زکوٰۃ، ٹیکس، نماز، روزہ اور رمضان کا اور حج کا انکار کرنا صریح کفر ہیں ان کے ساتھ میل جول، دوستی اور محبت جملہ تعلقات اہل اسلام کے منقطع کرنے اور ان سے بیزارگی کا اظہار واجب اور لازم ہے۔ ان کی ذبیحہ کھانی اور ان سے مناکحہ بھی جائز نہیں ہے یہ مرتدین یا کفار غیر اہل کتاب کے حکم میں ہیں۔

نقطہ واللہ تعالیٰ اعلم وھو بہدی السبل

محمد عیسیٰ نصر العلوم کوثر نوالہ



الجواب صحیح کیونکہ ضروریات دین سے کسی ایک کا انکار بھی کفر ہے
خطیب جامع مسجد ریڑکہ بالا حافظ قاری حاجی
خطیب جامع مسجد حضرت مولانا
محمد ادریس صاحب
(غلام نبی)

مولوی منظور الرحمن فاضل
جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ

الجواب یہ لوگ حضرت ابو بکر عثمان رضی اللہ عنہم کو کافر ظالم
وغیرہ سمجھتے ہیں۔ اور ہم کو بھی یہ کافر ہی سمجھتے ہیں ایسوں کو ہم مسلمان کسی طرح کہہ
سکتے ہیں۔

الرحمہم البورکات
احمد اسماعیل صاحب جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ

الجواب ایسے باطل نظریات کا حامل ہرگز ہرگز مسلمان نہیں ہے بلکہ اُسے مسلمان
کہنا اسلام کی توہین ہے وہ احکام خدا کے منکر ہو کر اسلام کے نظریہ سے مکمل چلے
پڑے اور اس سے ان کا ارتداد ثابت ہو چکا ہے لہذا انہیں کافر کہا جائے گا۔

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ ورسولہ اعلم
ماکم علی رضوی مدرس مدرسہ خدیفہ رضویہ سراج العلوم
گوجرانوالہ

الجواب بعون الملک الوہاب

صورت مسئلہ میں جواباً عرض ہے کہ مذکورہ عقائد و نظریات کا حامل
اہل سنت کے نزدیک بلاشبہ کافر و مشرک ہے دوسرے جوابات کی چیزیں
ضرورت نہیں کیونکہ جب وہ کافر ہے تو پھر اس پر نماز جنازہ کیسی، وہ

تو قضاء حق مسلمان کے لئے ہوتی ہے مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا
 بھی جائز نہیں، ان کے ساتھ نکاح بھی جائز نہیں فرمانے خداوندی
 ہے۔ ولاتسکح المشرکات حتی یؤمنن الیہ معلوم ہوا کہ مشرک
 کے ساتھ نکاح جائز نہیں جب تک کہ وہ مشرق باسلام نہ ہوں اُن کا
 ذبیحہ بھی مردار اور حرام ہے جب وہ مسلمان نہیں تو پھر ان کے
 ساتھ مسلمانوں جیسے معاملات کیسے جواز رکھتے ہیں

هذا ما عنی واللہ اعلم بالصواب

سید محمد علل الدین شاہ صاحب
 مہتمم جامعہ محمدیہ بھیکھی شریف



الجواب

جو فرقہ یا جماعت ایسے عقائد و نظریات رکھتی ہے وہ یقیناً کافر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب
 مکتبہ شیعہ محمدیہ، نائب مفتی و عربی مدرس
 مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالعلوم ربانیہ ضلع لاہور

الجواب واللہ الموفق للصواب

یہ عقائد و اعمال جو درج سوال ہیں اہل اسلام میں سے کسی فرقہ کے نہیں ہیں ان کا حامل
 مسلم نہیں ہے ایسے لوگوں سے کوئی معاملہ مندرجہ فی سوال اور دیگر معاملات اسلامیہ

رکھنا اہل اسلام کے لئے جائز نہیں ہے شامی جلد ثالث باب المرتین میں ہے۔

وذكر فيها أنهم ينتحلون عقائد النصيرية والاسماعيلية
الذي يلقبون بالقرامطة والباطنية الذي ذكرهم صاحب
المواقف ونقل عن علماء المذاهب الأربعة أنه لا يحل أقرانهم
في ديار الإسلام بحرية ولا غيرها ولا تحل مناكحتهم ولا ذبايحهم
هذا والله تعالى أعلم بالصواب

عبد الرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن
راجہ بازار داولپنڈی
الجواب صحیح
قاضی احسان الحق



الجواب

فرقہ آغا خانیہ کے مذکورہ عقائد کے مطابق یہ فرقہ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں
ضروریات دین اور اسلام کے مسائل قطعیہ کا منکر بالاتفاق کافر ہے۔ لہذا مسلمانوں
کے احکام ان پر جاری نہیں ہوں گے تو ان کے ساتھ مناکحہ اور ان پر نماز جنازہ پڑھنا وغیرہ
جائز نہیں۔
نثار اللہ خفر جامعہ اسلامیہ داولپنڈی صد

الجواب

اگر اسماعیلی فرقہ ان نظریات اور مزعومات و معتقدات وہی ہیں جو
سائل نے رقم فرمائے ہیں تو ان کا امت مسلمہ سے خارج ہونے میں کیا شبہ رہ گیا
ہے اور ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک کیسے روا رکھا جاسکتا ہے

صدر مدرس جامعہ تدریس القرآن والحديث راولپنڈی

الجواب صحیح ، قاضی فتح اللہ ، سدیافتہ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب

بصورت مذکورہ محررہ ایسے لوگ گمراہ و مضل ہیں

قاری محمد امین عفا اللہ عنہ ، دارالعلوم خفیہ عثمانیہ محلہ روکشیالی راولپنڈی

الجواب

مذکورہ بالا عبارات جو کہ آپ نے تحریر فرمائی ہیں ان کی رو سے ایسا فرقہ مسلمین کہلانے

کا مستحق نہیں یہ عقائد مشرکینہ ہیں ۔

ان اللہ لا یعفان ان یشرک بہ ویعفی ما دون ذلک

سب گناہ معاف ہو سکتے ہیں مگر شرک معاف نہیں ہو سکتا ۔ فقط

سید محمود شاہ مہتمم دارالعلوم الاسلامیہ

محلہ تیاریاں ، راولپنڈی

الجواب

فرقہ اسماعیلیہ آغا خانیہ جو مذکورہ بالا عقائد اور نظریات کا معتقد

ہے ۔ قطعاً مرتد ، کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے ان کے احکام مثل احکام مرتدین کے ہیں انکا

نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں ۔ مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کرنا حرام ہے ان کے ساتھ

مناکحت جائز نہیں ۔ اگر کہیں ہو گئی ہو تو بلا طلاق دوسری جگہ نکاح کیا جائے ان کا ذبیحہ

مثل خنزیر ہے واللہ اعلم بالصواب

حررہ رشید احمد عفی عنہ خطیب صدر مدرس مدرسہ ریاض الاسلام چٹانوالہ جھنگ

توقعاتِ علماءِ پشاور سرحد

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، اما بعد پس واضح ہے کہ دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء کا جواب حق اور صواب ہے یہ فرقہ اسماعیلیہ ضروریاتِ دین سے انکار اور انحراف کی وجہ سے کافر اور خارج از اسلام ہے اس سے کفار اور مرتدین جیسا معاملہ کیا جائے گا ۔ - الجواب صحیح محمد فرید عفی عنہ



بسم الله الرحمن الرحيم ،

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى ۔

اما بعد ۔ فرقہ اسماعیلیہ کے بائے میں جو استفتاء کیا گیا ہے فرقہ اسماعیلیہ کی تحریروں کی روشنی میں دلائل و براہین کے ساتھ ہمارا دو ٹوک جواب یہ ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ کے تمام لوگ مرتد ہیں خارج از اسلام ہیں اس بائے میں دارالعلوم کراچی ۱۲ کے دارالافتاء سے جو جواب فتویٰ کی صورت میں دیا گیا ہے وہ بالکل حرف بحرف صحیح ہے ۔

الجواب صحیح محمد تقی بن محمد ہاشم و شیخ محمد شاکر دارالعلوم سرحد پشاور ، عبد اللطیف عفا اللہ عنہ مفتی رحمد الجواب صحیح ، مفتی سرحد حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پریلنری رحمۃ اللہ علیہ الجواب صحیح ، فضل الرحمن مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

- الجواب صحیح - مبلغ اسلام ڈاکٹر فدا حسین بھانہ ماڈی پشاور (پاکستان)
- الجواب صحیح خطیب سرحد مولانا محمد امیر بجلی گھر پشاور
- الجواب صحیح قاضی حبیب الرحمن (فاضل دیوبند) مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح عبید اللہ مدرس دارالعلوم سرحد (پشاور)
- الجواب صحیح عبد اللہ عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح پادشاہ گل عفی عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح سید قسم عفا اللہ عنہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شفیع الدین غفرلہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح مطیع اللہ مدرس دارالعلوم سرحد پشاور
- الجواب صحیح شاہ نخت روان غفرلہ ، مدرس دارالعلوم سرحد پشاور

الجواب

مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس قسم کے عقائد کے حاملین اسلام سے خارج اور یکے کافر ہیں ان کی نماز جاذہ مسلمانوں کو نہیں پڑھنی چاہیے نہ ان سے نکاح کیا جائے اور نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنایا جائے۔

الجواب صحیح فیاض الرحمن مہتمم مدرسہ مرکزی دارالقرآن مکہ منڈی پشاور

الجواب صحیح - مولانا محمد ضیاء الحق صاحب شاہ فیصل شہید مسجد پشاور

الجواب

جس شخص یا جماعت کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ سے مراد کوئی مخلوق ہے اور نماز روزہ اور زکوٰۃ فرض نہیں ہیں وہ کافر اور اسلام کے دائرہ سے خارج ہے اس کے ساتھ مسلمان جیسا لوگ جائز نہیں ہے۔ فقط محمد یوسف عفی عنہ

الجواب صحیح ، مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ حدیثہ العلوم پشاور شہر

الجواب ۱:- واضح ہو کہ فرقہ اسماعیلیہ مذکورہ فی السوال عقائد و نظریات کے رو سے خارج از اسلام ہیں کیونکہ ارکان اسلام سے انکار کفر ہے۔

الجواب صحیح ابو عمر عبد الغیز النورستانی، خادم الجامعہ الاثریہ اثر آباد پشاور
الجواب ۱:- مذکورہ اعتقادات کے معتقد کو مسلمان کہنا ناجائز ہے بلکہ مذکورہ معتقدات کی وجہ سے ان کی کفر میں شک نہیں رہتا۔ واللہ اعلم

الجواب صحیح - مولانا شاہد القادری مفتی دارالعلوم غوثیہ پشاور

مولانا پیر محمد چشتی جامعہ غوثیہ پشاور

الجواب عقائد مذکورہ عقائد کفر ہیں اسلام سے ایسے عقائد والا کا کوئی مناسبت نہیں ہے

(شیخ القرآن پنج پیر) احقر محمد طاہر عفی عنہ

الجواب ۱:- مذکورہ عقائد رکھنے والے شخص یا فرقہ کی کفر اور شرک اجل الابدی بات سے ہے ان کی کفر و شرک میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ ان کے ساتھ مسلمان جیسا کوئی معاملہ جائز نہیں۔

الجواب صحیح - امیر جمعیۃ العلماء اسلام عزیز الرحمن کان اللہ (فاضل دیوبند) ڈھکی چارسدہ

الجواب ۱:- جو فرد یا جماعت ان اعتقادات پر قائم ہو۔ جو درج ہیں۔ چاہے کوئی بھی ہو۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج غیر مسلم ہیں۔ کیونکہ یہ اعتقادات اسلام کے بنیادی عقائد کے خلاف ہیں۔ ایسا فرد یا قوم کسی صورت میں مسلمان نہیں۔

الجواب صحیح - احقر سعید الرحمن عفی عنہ ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیہ عربیہ رستم، مردان

الجواب صحیح ۱:- محمد حسن خان خادم علوم حدیث اکبر دارالعلوم مردان

مولوی محمد عبد الرحمن بہتم دارالعلوم و خطیب مسجد تھانہ تخت بجائی

ضلع مردان

الجواب صحیح :- تاج زرین مدرس دارالعلوم شرگڑہ ضلع مردان
الجواب صحیح :- فضل مالک ، دارالعلوم اسلامیہ چارباغ ضلع مردان سرحد

عبدالشکور مردان عبدالحلیم مردان
محمد ادریس مردان مولوی محمد فاضل صدر مدرس تجوید القرآن دیر

محمد عنایت الرحمن ، دارالعلوم رحمانیہ درگئی ملاکنڈ ڈویشن -

الجواب صحیح :- محمد علی صدر مدرس تعلیم القرآن حنفیہ ٹیری ضلع کوہاٹ

الجواب صحیح :- اصل بادشاہ مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

الجواب صحیح :- منظور الحق مہتمم مدرسہ و خادم مدرسہ عربیہ ممتاز المدارس کوٹ رتہ ضلع منظر گرگڑہ

خدا بخش مدرس " " " "

حفیظ اللہ " " " "

الجواب صحیح مولوی محمود سمنی خان مفتی و شیخ الحدیث دارالعلوم نظام العلوم بنوں

الجواب صحیح :- مولوی فضل غنی مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں صوبہ سرحد

الجواب صحیح مولوی حبیب اللہ ، خادم دارالافتاء صدر مدرس دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت ، بنوں

الجواب صحیح :- مولوی محمد عبدالقیوم شاہ ، صدر مدرس شیخ الحدیث دارالعلوم نظامیہ

اہل سنت و الجماعت تجوڑی لکی مروت ضلع بنوں

الجواب صحیح :- ناظم اعلیٰ مولانا حضرت علی شاہ مدرسہ عربیہ مطلع العلوم

محمد انور خان ناز ، داخل ضلع بنوں -

الجواب صحیح :- امان اللہ خادم الحدیث دارالعلوم نظامیہ میرانشاہ شمالی وزیرستان

الجواب صحیح :- امیر گل ، مفتی و مہتمم فیض المدارس ملبن کلان ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

الجواب صحیح :- نیاز محمد مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس ، ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

محمد احمد خان مدرس " " " "

الجواب صحیح عبید اللہ - مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و مفتی ڈیرہ غازیخان بلاک ۲

توقیعات علمائے حیرال

الجواب الصمیم مرشد حیرال حضرت مولانا محمد مستجاب صاحب مدظلہم جو عقائد اور نظریات سوال میں درج کئے گئے ہیں ان کا حامل کافر ہے، نہ ان پر نماز جنازہ جائز ہے نہ ان کو مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن چاہیے نہ اس کے ساتھ مناکح جائز ہے نہ ان کا ذبیحہ حلال ہے اور نہ ان کے ساتھ مسلمانوں جیسا معاملہ کیا جاسکتا ہے بلکہ ان کے ساتھ کافروں جیسا سلوک کرنا چاہیے۔ فقط (حقیر فقیر محمد مستجاب عفرلہ)

مجاہد ملت حضرت مولانا عبداللہ صاحب حیرال

فرقہ اسماعیلیہ آغا خان کے کفر میں ذرا بھی تردد نہیں۔ یہ فرقہ یقیناً کافر ہے

مولانا جلال الدین صاحب مولانا گلاب خان صاحب

جو شخص مذکورہ بالا عقیدہ رکھتا ہے وہ یقیناً کافر ہے اور خارج از اسلام ہو میں کوئی شک نہیں۔ مولوی محمد شریف صدر دارالعلوم حیرال۔

الجواب صحیح مفتی نور اللہ مفتی اعظم حیرال

(۱) محمد صاحب زمان خطیب شاہی جامع مسجد حیرال

مولوی طیب عفا اللہ عنہ

(۲) عبدالربیان -

(۳) محمد مجید فاضل دیوبند (۴) مولوی جمیل اللہ صاحب مدرس دارالعلوم حیرال

(۵) مولانا حفیظ الرحمن صاحب مولانا ذاکر اللہ صاحب

(۶) مولوی شیر احمد اشرفی، (۷) مولانا امان اللہ صاحب حیرال

(۸) مولانا بشیر احمد صاحب حیرال (۹) مولانا شیخ عبداللہ صاحب حیرال

(۱۰) الحاج محمد علی صاحب مہتمم دارالعلوم جنجور حیرال

الجواب صحیح

مولانا محمد یوسف صاحب جغور چترال

مولانا سعید احمد صاحب دارالعلوم جغور چترال

مولانا عبدالحکیم عرف کمپنی مولائی چترال

الجواب

صاحب هذه العقيدة خارج عن دائرة الاسلام بالكتاب
والسنة واجماع المسلمين وهذه العقيدة والامثلة لا
تحمّل التأويل فمن يكفر بالايمان قعد حبط عمله وهو في
الآخرة من الخاسرين والتأويل في ضروريات الدين كفى
الحق لا يجاوز هذا الجواب ، شيخ الاسلام دارالعلوم ربانيہ دروش
الجواب الصحيح مولوی محمد عبدالرؤف صاحب

محمد تاج الدین اشرف الدین محمد سعید

عبد المجید مدرس دارالعلوم ربانيہ دروش ببل چترال

مولانا مشرف خان صاحب دروش مولانا حمید الرحمن صاحب جغت تحصیل دروش

مولانا محمود غزنوی صاحب جغت تحصیل دروش مولانا کرامت اللہ صاحب شیشی تحصیل دروش

مولانا منور شاہ نگر تحصیل دروش مولانا نادر حسین صاحب عشریت

مولانا قاضی ولی محمد صاحب ارندو

الجواب صحیح

قاضی غلام نبی چیرین تجویز نفاذ شریعت چترال مولانا محمد طاشاہ اویر موٹر کہو

مولانا رحمت ہادی ہستم دارالعلوم ہادیہ چترال

قاضی حمید الرحمن اویر عبد الغفار اویر فضل الرحمن واصف اویر

مولانا عبداللطيف ادير مولانا عبدالرحيم صاحب ادير عبدالبصير ادير
غلام محمد ادير مولانا محمد وزير مولانا مير محمد خان

الجواب صحيح

مولانا قاضي محمد ادر صاحب كوشت مولانا قاضي محمد شاه صاحب موڑ كهو
مولانا قاضي نور محمد صاحب كوشت مولانا فيض الله صاحب كوشت
مولانا عبدالحق صاحب عن نئين گهڪر مولانا عبدالحق صاحب گهڪر

مولانا سرفراز صاحب مہتمم مدرسہ فيض العلوم مرگول تحصيل موڑ كهو
محمد نظام الدين ، صدر مدرس مدرسہ فيض العلوم مرگول ضلع چترال

مولانا حبيب الله موڑ كهو مولانا عبدالڪريم صاحب موڑ كهو

مولانا صاحب دار شاه صاحب مولانا فيض الله موڑ كهو

مولانا غلام حضرت صاحب موڑ كهو مولانا قوت الاسلام صاحب موڑ كهو

جان محمد صاحب موڑ كهو مولانا مفتي هدايت القوين صاحب موڑ كهو

مولانا مفتي نعمت الله صاحب مولانا اشرف الدين موڑ كهو

مولانا حسن شاه صاحب موڑ كهو مولانا خانزاده صاحب موڑ كهو

مولانا سلطان محمد صاحب موڑ كهو مولانا حميد الله صاحب موڑ كهو

مولانا رحمت ڪريم صاحب تشكو مولانا مفتي عبدالحميد صاحب موڑ كهو

مولانا قيوم شاه صاحب توڑ كهو مولانا عبد الواسع توڑ كهو

مولانا غلام شفي مولانا كفايت الله صاحب موڑ كهو

مولانا قاضي جمال الدين صاحب مستوح مولانا رحمت امين صاحب تحصيل مستوح لوني

مولانا مستقيم شاه موڑ كهو ششم ، مولانا انوار الحق موڑ كهو ششم ، مولانا عيسى الرحمن موڑ كهو ششم

مولانا سعاد الدين موڑ كهو ششم ، مولانا عبدالحڪيم موڑ كهو ششم

توقیعات علمائے گلگت

فرقہ آغا خان فیقینا دائرہ اسلام سے خارج ہے

الجواب صحیح مفتی غلام مصطفیٰ صاحب

حضرت مولانا قاضی عبدالرزاق صاحب گلگت

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب	حضرت مولانا عبدالشکور صاحب
حضرت مولانا عبدالباری صاحب	حضرت مولانا شمس الحق صاحب
حضرت مولانا محمد دل صاحب	حضرت مولانا محمد میاں صاحب
حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب	حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب
حضرت مولانا محمد رسلین صاحب	حضرت مولانا بدر الدین صاحب
حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب	

توقیعات علمائے کوہستان

مولانا عبدالخالق صاحب مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ڈاکخانہ پٹن، تحصیل پٹن ضلع کوہستان

مولانا عبدالخلیم صاحب " " " " " "

مولانا محمد بوستان صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ پٹن " " " "

مولانا خیر الناس صاحب " " " "

مولانا الف خان پاس شیل کھن آباد " " " "

مولانا عبدالمتین غازی آباد سیر پاس مہتمم مدرسہ پاس " " " "

مولانا عبدالستعان مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن پاس " " " "

مولانا محمد ہاشم خان و ہدایت اللہ بالاپاس	ڈاکخانہ پٹن تحصیل پٹن	ضلع کوہستان
مولانا عبد العزیز خطیب جامع مسجد دو بیر نالہ	دو بیر	"
مولانا عبد الرزاق صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ کوزگاؤں رانویا	"	"
مولانا نور الحق و عبد الکریم رانویا بالا گاؤں	ڈاکخانہ رانویا	"
مولانا محمد ابراہیم سومرہ بنکڑہ	ڈاکخانہ سومرہ	"
مولانا عبد القدیم	"	"
مولانا عبد الخمان معروف ملنگ صاحب	ڈاکخانہ کملہ تحصیل راسو ضلع کوہستان	"
مولانا محمد یونس صاحب	"	"
مولانا عبد اللہ صاحب	"	"
مولانا نور الہادی صاحب کنڈیا	"	"
مولانا قربان صاحب	ڈاکخانہ داسو تحصیل داسو ضلع کوہستان	"
مولانا سرور صاحب	"	"
مولانا حکیم خان صاحب جالکوٹ	"	"
مولانا فضل الرحمن صاحب	کملہ	"
مولانا فخر الاسلام صاحب	"	"
مولانا عبد المتین سیو	"	"
مولانا فضل حق صاحب	دو بیر	پٹن
مولانا فضل کریم	"	"
مولانا سلیمان صاحب	"	"
مولانا سید قول صاحب	کیال	"
مولانا سردار صاحب	"	"
مولانا اسکندر صاحب	"	"

توقعات علمائے آزاد کشمیر

الجواب

اگر کوئی شخص مندرجہ بالا عقائد کھتا ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے اور

اس کے ساتھ اہل اسلام کا معاملہ کرنا درست نہیں، واللہ اعلم

الجواب صحیح ، مولانا محمد یوسف خاں صاحب مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن پبندری پونچھ آزاد کشمیر
ہارون الرشید راشد

قاضی محمد اسلم کشمیری ، باغ پونچھ آزاد کشمیر

مولانا بشیر احمد کشمیری ، مظفر آباد ، آزاد کشمیر

مولانا محمد طیب کشمیری ، مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا امیر الزمان خان ، مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالغیز تھوڑی مہتمم جامعہ اسلامیہ راولا کوٹ آزاد کشمیر

مولانا محمد انور صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ آزاد کشمیر

مولانا محمد امین الحق صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد یسین صاحب مہتمم جامعہ العلوم منگ ، آزاد کشمیر

مولانا محمد صدیق صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم تعلیم القرآن بلندری آزاد کشمیر

مولانا عبدالکبیر صاحب مدرسہ فیض القرآن بین گل تحصیل باغ آزاد کشمیر

مولانا محمد ظہور احمد صاحب

مولانا ممتاز احمد صاحب دارالعلوم تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالروف صاحب مدرسہ عربیہ قاسم العلوم نعمان پورہ باغ آزاد کشمیر

مولانا عبدالرحیم

توقیعات علماء بلوچستان

الجواب -

یہ فرقہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کافر ہیں کیونکہ فرائض کے منکر ہیں۔ اور ان کا ذبیحہ وغیرہ حرام ہیں۔ یہ مشہور مسئلہ ہے۔

الجواب صحیح حافظ عبدالحکیم صاحب مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم کوٹ بسی بلوچستان
قاضی سعد اللہ صاحب

الجواب صحیح ۱۔ محمد علی کوٹہ پٹن، مولانا قاضی محمد یعقوب مسلم باغ بلوچستان
مولانا رحمت اللہ مندوخیل ثرو بلوچستان۔

مولانا عبد الغفور اخوندزادہ، لورالائی بلوچستان،

مولانا محمد صدیق خطیب جامع مسجد، کوٹہ شہر

مولانا عبد الواحد خطیب جامع مسجد، قنہاری، کوٹہ

مولانا عبد الحلیم کارٹ گورنمنٹری کوٹہ

قاضی، دوست محمد صاحب، کوٹہ

دارالعلوم دیوبند

الجواب :- کافتوی

سوال میں اس فرقہ کے جو عقائد لکھے گئے ہیں اگر وہ صحیح ہیں تو ان کے کافر ہونے میں قطعاً کوئی شبہ نہیں ہے اور ان کے مرنے والے کے ساتھ وہ تمام مذہبی معاملے جائز نہیں جو مسلمانوں کے لئے مخصوص ہیں پس نہ نماز بخازہ درست ہوگی نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن کرنا اسی طرح ان کے ساتھ نکاح کرنا بھی جائز نہیں ہوگا اور نہ ان کا ذبیحہ جائز ہوگا اور نہ مسلمانوں کا جیسا برتاؤ کرنا

بہذا اظہر ان الرافضی ان کان ممن یعتقد الا لہویۃ فی علی
او ان جبریل غلط فی الوحی الخ فہو کافر لمخالفتہ الحقواطع
المعلومتہ من الدین بالضرورة (رد المحتار)

ضروریات دین نماز ، روزہ ، حج ، زکوٰۃ جیسے ارکان کا جو منکر ہو اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا ہے

واللہ اعلم

نظم الامام

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند

۱۹ رجب الاول ۱۴۱۸ھ

الجواب صحیح

نظم الامام

دارالعلوم دیوبند

۲۲-۳-۱۴۱۸ھ



مدتہ مظاہر علوم سہارنپور

کافتوی

الجواب

حامداً ومصلياً۔ عرصہ دراز سے فرقہ اسماعیلیہ پر کفر کافتوی ہے جو ایسے گھرانے میں پیدا ہوا وہ کافر ہے اور جس نے از خود اسلامی عقائد ترک کر کے فرقہ اسماعیلیہ کے عقائد اختیار کئے وہ مرتد ہے، مرتد کے احکام بہت سخت ہیں اس سے سلام و کلام اس کے ساتھ نشست و برخاست اور خرید و فروخت کا معاملہ کرنا جائز نہیں۔ اسلامی حکومت میں ایسے شخص کو (اگر وہ تین دن کے اندر اسلام کے اندر نہ لوٹے) قتل کر دیا جاتا ہے۔

جلد ۵، باب ۱۰، مدتہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۲۸۲ھ

جواب۔ صحیح علیہ السلام



آغا خانوں کے کفر کے بارے میں دنیا کے سب سے قدیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ ازہر کا فتویٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الله شرف

بسم الله الرحمن الرحيم

بنو العباس

وادی کے ان مقامات میں طوائفہ عیسائیہ ہوا کما ہی

[illegible]

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف المرسلين سيدنا محمد وعلى
آله وصحبه أجمعين أما بعد

فقد راجعنا إذاً ما كان في هذه المطائفة من تقدم ذكر
فكرنا أنكرنا ما علمنا من الدين بالضرورة وغيره مما يعقبة
الدين عليه وعلى منتهى كراهة متى ثبت ذلك فليس
والله تعالى اعلم

1984/2/4



سعودی عرب کے مشہور و معروف عالم دین عبداللہ بن باز کا فتویٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْمَلِكَةُ الْقَوِيَّةُ
الْمَلِكَةُ الْقَوِيَّةُ

الرقم :
التاريخ :
المرفقات :

الموضوع

صنوع رقم ۵۵۰۸ وتاریخ ۱۴۰۲/۵/۲۸

الحمد لله وحده والحمد لله والحمد لله على من لا ينسى مدد و...

فقد ألقى الله الدائمة للعبود المسلمة والأعناق طم حاورني الى حياحة الرشيد الامام من المستغنى
خليل الرحمن والتقى بادارة البحوث العلمية برقم ۱۵۰ في ۱۴۰۲/۲/۲۸ هـ وقد سال المستغنى ما نصه
الفتوى طم الاسلام والفتوى الكرام في حل مرة الاساطيل (الاغانية) التي يمكن امرارها على
اليد المخلقة خصوصا في البدن الشمالي من باكستان . تذكر بين مستغنيهم وافعالهم التي تدل على
مفادهم هنا (۱) الكلبة التي لا اله الا الله واشبه ان يحذر رجل الله واشبه ان اسير المؤمنين على الله
هذه كلبتهم مقام كلمة الاسلام كلفه التوحيد والهداية ويسونها بالكلمة الاسلامية الحقيقية (۲) الامام وهم
يعتقدون ان اغاخان (اء كرم) هو امامهم وهو مالك كرم من الارض والسماء وما فيها وما بينهما
بالخير والشر ويعتقدون انه هو الحاكم في العالم بقده وقضيه (۳) الشريعة : هم لا يرون اتباع الشريعة
الاسلامية بل يعتقدون ان اغاخان هو القرآن الثاني والقرآن الحقيقي الاسبق . و الكلمة وهو يعتبر
المعبر وهو المتبعون المتبعين ولا يكون شر . سواء يحرم اتباع . وفي كلبهم ان ما ذكر في القرآن الباقين من
لفظ الله صدق انه امام اغاخان (۴) الصلوة هم لا يستقرون وجوب الصلاة ويقولون بوجوب
الدعوات الثلاثة مكانها (۵) المسجد هم يعتقدون محبة اخر مكان المسجد ويسونها بجماعت خانسه
(۶) الزكاة هم يجعلون الزكاة الشرعية ويؤم . مكانها من جميع اقسام المال فشرها للاغاخان ويسونها
بحال النواحيات . دوتوند (۷) الصوم يتكبرون فرضية صوم رمضان (۸) لا يقولون فرضية حرم البهائم
ويعتقدون ان دعوة امة خان (والحق) (۹) الصلاة تحية مخصوصة كان التقدم عليكم يقولون عند اللقاة
على مدد . ان اغانك على ويقولون في : واه يقول على مدد مكان وطيفكم السلام هذه نية من افوالهم
ومفادهم هم قالان : من عدة امور . (۱) ان هذه العرفة من بين الاسلاميه ام من بين الكفرية
(۲) ان يجوز ان يملك طم موافقهم عبادة الجاهل (۳) هل يجوز ان يدعوا في مقابر المسلمين
(۴) هل يجوز ما كلبتهم (۵) هل تدب كلبتهم (۶) هل يدعوا في مقابر المسلمين
منكم باسم الله العظيم ان تدعوا جواب الاسفا . وتزيعوا النساء . من قلوب المسلمين لان هؤلاء الناس
يدعون مفادهم الى الان ولذا سماعهم المتقدمين من المتأخرين بالباطنية والان : ان يدعوا مفادهم
ويدعون النساء . هذا انما لا تارة المسلمين في مفادهم . ولو دعوهم اخر : تعلمنا)

وبعد دراسة اللجنة اجاب :

اولا : ان الله عز وجل امر بغير كفر مع . مغرب . وكذا استقام . وكذلك استقام ان هناك احد
يتصرف في الارض . غير الله سبحانه كفرا ايها قال : اني (ان ربكم الله الذين خلق السموات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الرقم :

التاريخ :

المرفقات :

الموضوع :

الملك فيصل بن الحسين
عبد الله بن عبد العزيز آل سعود

- ٢ -

والارض في سنة ايام ثم استولى على الامون باسم المظفر الصبار باسمه حشيتا المذبح والفر والنجوم
سعدوا باسمه ان له النخل والامر تبارك الله رب العلمين .

ثانياً : من اعتد ان هناك احد يدعي الخروج من اتباع تربة محمد ص الله عليه وسلم فهو كافر كفروا
بخر من طاعة الله وشركه في القرآن الذي اوصاه الله به قال لا اله الا هو (وقرانا مرفقا لتقراء
على النبا طو حكت ونزلنا نزيه) ومن الشبهة : السنة النبوية التي هي حسين وشعبه المرفق قال
تعالى (وما اتيناكم الا كتاب الا نؤمن به) ومن الشبهة : الكتاب الا نؤمن به (وما اتيناكم الا كتاب الا نؤمن به)

ثالثاً : انكر واحد شيئاً من اركان الاسلام او من واجبات الدين المعروفة بالضرورة فهو كافر وبما من دين
الاسلام .

رابعاً : اذا كان واقع هذه العائفة هو ما ذكرته في السوالات من غير الصلة طو جوتي من ذكر ولا ذنبتهم
في مقام المسلمين ولا يجوز شاكعتهم ولا تحريم دينهم ولا معاملتهم كالحق المسلمين وبالله التوفيق
و لا اله الا الله وسلم على نبينا محمد وآله وصحبه .

اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء

الرئيس

نائب الرئيس

عضو

عضو

عبد الله بن عبد العزيز

عبد الله بن عبد العزيز

عبد الله بن عبد العزيز

عبد الله بن عبد العزيز

عبد الله بن عبد العزيز

الإستفنا

کیا فرماتے ہیں علماء کرام کہ حیرال اور ملکات کے علاقہ میں آغاخانوں کا خاص اثر ہے چونکہ یہ علاقہ بہت ہی پسند ہے اور یہاں کے اکثر لوگ کافی غریب ہیں اس لئے آغاخانوں کو اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے اور غریب مسلمانوں کو لالچ دے کر آغاخان بننے کی کوشش کرتے ہیں پچھلے دنوں کئی لوگوں کو آغاخان بنایا گیا تو بعض علماء کو اس کا احساس ہوا اور آغاخانوں کے مذہب کی حقیقت تمام مسلمانوں کو بتانا شروع کی۔ اس پر آغاخانوں کی طرف سے ان پر شدید حملے کئے گئے اور ان کا داخل اس علاقے میں بند کر دیا اب آغاخانوں نے وہاں کے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے آغاخان فاؤنڈیشن کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے جس کے تحت وہاں کے مسلمانوں کو دولت کے لالچ میں گمراہ کرنے کا ایک بہت بڑا منصوبہ بنایا ہے اس ادارے کا طریق کار یہ ہے کہ وہ ہر گاؤں سے کم انکم پچاس لاکھ روپے کا ممبر بناتا ہے ہر ممبر اس ادارہ کو ۵۵ روپے فیس ممبری ادا کرتا ہے اور پھر ان ممبروں کی سفارش پر ان کے ترقیاتی کاموں کے لئے ۵۰ روپے ہر ممبر سے لیکر تین لاکھ روپے تک دیا جاتا ہے اس ممبروں کے لئے علماء اور باشرع لوگوں کو چنا جاتا ہے اور سنا گیا ہے کہ ہر ممبر ماہوار دو روپے فیس دے گا۔ ادا کرنا پڑتی ہے۔ کسی مسلمان کے لئے "آغاخان فاؤنڈیشن" کا ممبر بننا شرعی نقطہ نظر سے درست یا نہیں؟

ن مسئلہ یہ وہاں کے لوگوں میں خاصا نزاع پایا جاتا ہے بعض لوگ بڑی شدت سے اس کی حمایت اور تائید کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کو آغاخانوں کی ایک خوفناک سازش تصور کرتے ہوئے اس کی مبری کو مسلمانوں کے لئے جائز قرار نہیں دیتے کیونکہ اس کا مقصد اس سترے جال کے ذریعے سے وہاں کے فادائوں اور غریب عوام کو آغاخانوں کے مذہب میں پھنسانا ہے۔ یہ رقم جب تک گاؤں کو دی جاتی ہے تو ممبروں سے مختلف قسم کے نعرے لگوائے جاتے ہیں اور ان کو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے، نیز اس موقع کی تصویر لیکر فلم تیار کی جاتی ہے۔ آغاخان تمام علماء کے متفقہ فیصلے کے مطابق ذلیل ہیں اور اس آغاخان فاؤنڈیشن کا مستند مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہے۔ ایسی حالات میں کیا کسی مسلمان کو اس فاؤنڈیشن کا ممبر بننا اور امداد وصول کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کے حکم کے مطابق اس کے ممبر بننے والے لوگ گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

المستفتی: رحمت قادر دیشی ضلع حیرال

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی مدظلہ کافتوی

الجواب باسمہ تعالیٰ

ارشاد ربانی ہے - یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلکون الیہم بالمودة وقد کفوا بعا جاءکم من الحق یخرجون الرسول وایاکم ان تؤمنوا بالله وبکم ان کنتم خرجتم جہاداً فی سبیلی وابتغاء مرضاتی تسرون الیہم بالمودة وانا اعلم بما اذینتم و ما اعلنتم ومن ینبغی فقد ضل سواد السبیل (الممتحنہ، آیت ۱ پارہ ۲۸)

ترجمہ ۱۔ اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو پیغام دوستی بھیجتے ہو حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے وہ اس کا انکار کرتے ہیں رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اور تم کو صرف اس بنا پر نکالتے ہیں کہ تم اپنے رب پر ایمان لائے ہو جبکہ تم میرے راستے پر جہاد پر نکلے اور میری رعایا مندن کی تلاش میں گئے تم ان سے خفیہ محبت رکھتے ہو حالانکہ میں تمہاری خفیہ اور علانیہ باتوں کو خوب جانتا ہوں اور جو ایسا کریگا اس نے راہ حق گم کر دیا۔ " (آیت کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے دشمنوں سے محبت اور دوستی رکھنا اور اسی طرح ان سے خفیہ محبت و مودت رکھنا جس سے اسلام کو نقصان اور ضرر پہنچے منع ہے۔) (مسیحی طرح سورۃ المجادل میں ہے -

لا تعبدوا غیر اللہ واللہ والیوم الآخر یوادون من - اللہ ورسولہ، اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لائے والوں کو نہ پاؤ گے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین سے محبت رکھیں) (المجادلہ آخری آیت پارہ ۲۸)

قاضی شام اللہ پانی پتی مفتی وقت تفسیر مظہری میں لکھتے ہیں -

ہذہ الایۃ تدل علی أن ایمان المؤمن تفسد بمودۃ الکافرین وان المؤمن لا یوالی الکفار وان کان قریمہ (یعنی ۲۲۸ ج ۶) اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ کافروں سے محبت کرنے سے مومن کا ایمان فاسد ہو جاتا ہے اور یہ کہ مومن کو کافروں سے معاملات نہیں کرنا چاہئے اگرچہ اس کا قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

یا ایہا الذین آمنوا لا تتخذوا الکافرین اولیاء من دون المؤمنین (آل عمران)

ایمان والو! تم کافروں کو اپنا دل اور دوست نہ بناؤ مؤمنوں کو چھوڑ کر۔

ابوبکر الرازی الجصاص اس آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔ اقتصت الایۃ النہی عن استنصار
بائس کفار والا استعانۃ بھو والرکون الیہو والنہو بھو۔ آیت کریمہ کا تفسار
یہ ہے کہ کافروں سے نصرت حاصل کرنا، مدد حاصل کرنا ان کی طرف میلان رکھنا اور اعتماد کرنے کی
ممانعت شدید ہے۔

جاست یہ ہے کہ قرآن کریم میں مندرجہ بالا مضمون کو متعدد مقامات پر بیان فرمایا ہے
جس سے چاروں درجے برآمد ہوتے ہیں ایک درجہ قلبی موالات یا دل مودت و محبت کہے یہ عربی مؤمن
کے ساتھ مخصوص نہیں ہے غیر مؤمن کے ساتھ قطعاً کسی حال میں جائز نہیں ہے۔ دوسرا درجہ موارات کا
ہے جس کے معنی ہمدردی و خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں یہ بجز کفار اہل حرب کے جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار
ہیں باقی سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے، تیسرا درجہ مدارات کا ہے جس کے معنی ظاہری خوش خلقی
اور دوستانہ برتاؤ یہ بھی تمام غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ جبکہ اس سے مقصود ان کو دینی نفع پہنچانا یا
ان کے شر اور ضرر و رسانی سے اپنے آپ کو بچانا مقصود ہو، پھر چاروا درجہ معاملات کا ہے کہ ان سے
تجارت یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کئے جائیں یہ سب امور جائز ہیں
احادیث کے سلسلہ میں سب پہلے عاظم بن ابی بلتعہ کی حدیث آتی ہے جس میں انہوں نے کافروں کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم، اشرفیٰ لیلجائے کی اطلاع دیدی تھی آپ کو وحی کے ذریعے سے معلوم ہو گیا چند صحابہ کرام
کو بھیجا گیا وہ جاوے عورت سے عاظم بن ابی بلتعہ کا خط لے آئے بعض صحابہ نے عاظم کو قتل کرنا چاہا تاہم
آپ نے ان کے صدق نیت سے معافی کر دیا اسی موقع پر سورہ ممتحنہ کی آیات نازل ہوئیں اور اس سے مسلمانوں
کے لئے قانون بن گیا کہ کافروں سے موالات و مودت جائز نہیں ہے (بخاری ۲۰۲۰ غزوہ بدر فتح مکہ)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ اور علامہ محمد امین شامی و المحار
میں لکھتے ہیں۔ یعلم ماہنا کم الدروز والیثاخنۃ انہم فی البلاد الشارۃ بظہر و الاسلام و
الصوم والصلوۃ مع انہم یعتقدون تناسخ الارواح وحل الحمر والزنا وان الاوہیۃ تظہر فی
شخص بعد شخص ویجحدون المحشر والصوم والصلاۃ والحج ویقولون المسمی بجا غیر المعنی
المراد ویستکلمون فی جناب نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلمات فطیعیۃ وللعلامۃ المحقق
عبد الرحمن العادی فیہم فتویٰ مطولہ۔ و ذکر فیہا۔ انہم ینتحلون عقائد النصیریۃ و

الاسماعیلیہ الذین یلقبون بالقرامطہ والباطنیۃ الذین ذکر ہم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعۃ انه لا یحل اقوامہم فی دیار الاسلام بحزیۃ ولا غیرہا ولا تحمل منا کحتہم ولا ذباحتہم۔

(رد المحتار ص ۲۱ ج ۲)

ترجمہ ۱۔ یہاں سے درود اور تیا منہ کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے۔ نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں علامہ محقق عبدالرحمان عبادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب مواقف نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذاہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روا نہیں نہ ان سے نکاح کرنا حلال ہے اور نہ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

دلائل مندرجہ بالا اور آغاخانوں (جو دراصل قرامطہ اور اسماعیلیہ ہیں)

کی گزشتہ تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ آغاخان فائڈیشن کا ممبر بننا قطعاً ناجائز اور حرام ہے کیوں کہ اس سے ان کا مقصد مسلمانوں کی غربت و افلاس سے فائدہ اٹھا کر ان کے ایمان و اسلام کو خرمیدنا ہے جو علماء اس فائڈیشن کے حق میں ہیں وہ سخت نا عاقبت اندیشی میں مبتلا ہیں ان کو چاہیے کہ فوراً اس سے رجوع کریں اور مسلمانوں کو ابتلاء و آزمائش میں ڈالنے کا سبب نہ بنیں مسلمانوں کو چاہیے کہ جو لوگ ان کو اس فائڈیشن کا

ممبر بننے کی تلقین کریں اُن سے مقاطعہ کریں اور غربت و افلاس کو کفر اور زندہ کے
مقابلہ میں قبول کریں حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں جب سے اسلامی حکومت کا
نام لیا جا رہا ہے خواہ غلط یا صحیح اس نے جہاں اسلام دشمن طاقتوں کو پاکستان کی
متوجہ کر دیا ہے وہاں یہاں کے فرق باطلہ کو بیدار کر دیا ہے یہ لوگ کبھی ملک توڑنے
کی طرف لگ جاتے ہیں اور کبھی مسلمانوں کو کافر اور بد دین بنانے کی طرف متوجہ ہو جاتے
ہیں ضرورت ہے کہ مسلمان جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ، تابعین، علماء
ربانین کے ماننے والے ہیں ان کی سازشوں کو بالکل ناکام بنادیں۔
واللہ یقول الحق وهو یھدی السبیل۔

۱۲
المفتی ولی عجیلین
رئیس دارالافتاء جامعہ اسلامیہ
مدیر محمد یوسف بنوری تاون کراچی ۵



الجواب صحیح
محمد ادریس علی

الجواب صحیح

محمد بن علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبد اللہ

محمد حسن محمد

قال تعالیٰ ان الذین یلمیظون فی آیاتنا لیرضون علینا
اس آیت مبارکہ کی روشنی میں جواب بالکل صحیح ہے

محمد حیات

محمد انور مدظلہ العالی

دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ کافتوی

المجواب :-

آغاخان خود بھی اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہتے ہیں ۔ اور دنیا میں کہیں انہوں نے مسجد نہیں بنوائی ۔ اس لئے کہ وہ نماز کو فرض ہی نہیں سمجھتے ہیں ۔ صرف جماعت خانے بولتے ہیں جس میں شام کو سب عورت مرد جمع ہو کر کچھ تفریح کر لیتے ہیں وہ دنیاوی کاموں میں جو کچھ بھی حصہ لیں یہ اُن کا فعل ہے ۔ مگر مال و دولت کا لالچ دے کر اگر مسلمانوں کو اسلام سے پھرتے ہیں اور اپنی جماعت میں داخل کرتے ہیں جیسا کہ سوال سے معلوم ہوتا ہے تو مسلمانوں پر فریض ہے کہ وہ اس فتنہ ارتداد کو روکیں اور ان کے ان افعال سے جب اُن کی نیتوں اور ارادوں کا ظہور ہو گیا تو دنیاوی کاموں میں بھی اُن سے کسی طرح کا تعاون نہ کریں اور اپنے آپ کو اُن سے جدا رکھیں ۔ اور اُن کو اپنے علاقوں میں آنے نہ دیں اور اجتماعی طور پر حکومت سے مطالبہ کریں کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور ان کی اس قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائے ۔

واللہ تعالیٰ اعلم



فتاویٰ الدین علیہ

2/2/84

درمندانہ اپیل

آپ کو خدا اور رسول کا واسطہ دیکر اپیل کی جاتی ہے کہ کتاب کو پڑھ لینے کے بعد خدا کو حاضر و
ناظر جان کر اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ اب آپ کی ذمہ داری کیا ہے ؟ دین کی حرمت اور اسلام کی
غیرت آپ سے کیا تقاضا کرتی ہے ؟ - نیز ملک کے ارباب اقتدار، علماء و فضلاء ارکانِ ثوری
و علماء و دانشور، سیاسی عمائدین و قائدین کا اس سلسلے میں کیا فریضہ ہے ؟ - اس کا
جواب آپ اپنے ضمیر اور اپنے رب حقیقی کو دیں - جس نے ہمیں پیدا کیا - دین اسلام کی دولت
عطا کی اور ختم المرین صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے نوازا -

نہ ہم اپنی کتابوں کے قیمت وصول کرتے ہیں اور نہ ہم جملہ حقوق
محفوظ رکھتے ہیں یہ آپ کا دینی فریضہ ہے کہ آپ انفرادی اجتماعی
طور پر کتاب کو چھپوا کر تقسیم فرمائیں -

واجب علیہ السلام

مفت، طلب، فرمائیے: مکتبہ اہلسنت مدینہ مسجد
سول کواٹر پشاور، صدر ..

حسب ذیل بھی مطالعہ فرمائیے

- ① الحکم الحقانی فی الحزب للآغا خانی (حکیم الامت حضرت اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ)
- ② آغا خانیت کیا ہے ۔
- ③ آغا خانیوں کے سیاسی عزائم
- ④ آغا خانیت علماء امت کی نظر میں
- ⑤ آغا خان فاؤنڈیشن، چترال
- ⑥ آغا خانیوں کے زیر زمین منصوبے
- ⑦ جماعت خسانہ سے مسجد تک
- ⑧ آغا خانیت کی حقیقت

سواد اعظم اہلسنت
چترال